وَسیلۃ القبُول الیَ اللہ والرسولؐ

۱۱۱۵ھ

یعنی مکتوبات شریف از حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمۃ)

(حصّہ اول اور دوئم)

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونیورسٹی حیدر آباد

۱۹۶۳ء


www.maktabah.org




www.maktabah.org

(سلسلۂ مطبوعات تصوف سوسائٹی، سندھ یونی ورسٹی حیدرآباد نمبر ۲)

وسیلۃ القبول الی اللہ و الرسول

۱ ۱ ۵ ھ

یعنی مکتوبات شریف از حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

(م سنہ ۱۱۱۵ھ)

(جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمہ)

(حصۂ اول)



مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

سنہ ۱۹۶۳ء

(مطبوعہ: سعید آرٹ پریس حیدرآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۷۹ھ) کے منجھلے صاحبزادے حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ اِن مکتوباتِ شریفہ کے مصنف ہیں۔ وہ ماہِ ذی قعدہ ۱۰۳۴ھ میں سرہند شریف میں پیدا ہوئے اور چھوٹی سی عمر ہی میں قرآنِ پاک حفظ کر کے اپنے چچا خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے علوم متداولہ کی تکمیل کی۔ پھر اپنے والد بزرگوارؒ سے علوم باطنی کی تحصیل کی اور جلد ہی اعلیٰ مقامات وکمالات سے بہرہ ور ہوئے۔ اس مجموعے کے ابتدائی چھے ۶ مکتوبات اُن کے والدِ بزرگوارؒ ہی کے نام ہیں جن میں اِن کمالات کا ذکر آتا ہے۔ پہلے مکتوب کے جواب میں حضرت والد بزرگوارؒ نے جو مکتوب تحریر فرمایا تھا وہ اس طرح ہے:۔ "اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ آنچہ از اذواق علیہ ومواجید سنیہ وشمولِ عنایات ومواہب کہ در مادۂ خود احساس نمودہ اند وسرفرازی یافتن بہ اسرارِ خلّت وملقّب شدن بہ القابِ بزرگ .... کہ برنگاشتہ بودند بوضوح پیوست وسببِ لذتِ معنویہ گردید۔ عُلُوُّ رُتبۂ این اسرار چہ بیان نماید کہ از حیطۂ درکِ عقل وتصویرِ خیال بیرون است ......"

اس مجموعے کے دوسرے مکتوب کے جواب میں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ نے فرمایا تھا:۔ "اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ چہ نویسد از مطالعۂ رقعۂ شریفہ کہ مشتمل بر المامات عجیبہ والقاب غریبہ وخطاباتِ علیّہ وتشریفات وتکریماتِ سنیہ کہ بہ آن ممتاز وسربلند شدہ اید۔

چہ قدر خوش وقت و متلذذ گردید...... واز مشاہدۂ انوار و برکاتِ این شہر مبارک و معائنہ نمودنِ فتحِ ابوابِ آسمان و ابوابِ جنان بوضوح پیوست، امور یست کہ دیدۂ عقل و فکر در درکِ آں خیرہ و در مرارت و جذبہ انوارِ الٰہی و تائیداتِ لامتناہی پے نتواں برد و احتیاج بتصدیق این حقیر ندارد...."

یہ واردات ابتدائی دور سے متعلق ہیں تو ظاہر ہے کہ بعد کی کیفیات کیا ہوں گی۔ اسی لیے حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ "اگر شمہ از حقیقت معاملہ این اکابر درمیان آرد نزدیک کہ نزدیکان دوری جویند و واصلان راہ ہجر پویند۔ مستمع از ہوش رود و متکلم را تاب نماند...."

بادشاہ اورنگ زیب عالمگیرؒ کی تربیتِ باطنی کے لیے آپ کے چھوٹے بھائی خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۹۶ھ) دہلی تشریف لے گئے تھے۔ لیکن پھر آپ بھی تشریف لے گئے (صفحہ ۱۳۹) اور بادشاہ کو متعدد مکتوبات (صفحات ۲۵-۲۷-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۸-۸۷-۹۹-) ارسال فرمائے[۱]۔ اسی طرح بادشاہ کے مقربین میں سے قاضی شیخ الاسلام (صفحہ ۳۱)۔ بادشاہ زادی (صفحہ ۸۸)۔ شائستہ خان (صفحہ ۲۳، ۲۴) عاقل خان (صفحہ ۷۳) سیف خان (صفحہ ۴۰)، بختاور خان (صفحہ ۸۵) مکرم خان (صفحہ ۳۶) مصطفےٰ خان (صفحہ ۱۰۴) میرزای میرک گرز بردار (صفحہ ۱۶) وغیرہ کے نام مکتوبات ہیں، جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ جہانگیر کے زمانے سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا فیض خاندانِ مغلیہ پر کس قدر جاری و ساری رہا ہے۔ یہ حضرتؒ ہی کا فیض ہے کہ وہ سیاست جو اکبر کی وجہ سے کفر و الحاد کی طرف جارہی تھی اُس کا رُخ دین کی طرف پھیر دیا اور شاہجہاں اور اورنگ زیب جیسے متقی بادشاہ پیدا ہوئے۔ اور فن مصوری جو جہانگیر کے ابتدائی عہد میں کمال کو پہنچا ہوا تھا فنِ خطاطی کی طرف منتقل ہوگیا۔ اورنگ زیب کے عہد میں فقہ کی سب سے بڑی کتاب فتاویٰ عالمگیری مرتب ہوئی اور دربار میں دینی علماء و فضلا کو جگہ ملی۔ یہ بھی حضرتؒ ہی کا فیض ہے کہ آپ کے شاگردان سلسلہ میں حضرت

---

[۱] ان تعلقات کی وجہ سے نعمت خاں عالی نے اپنے وقائع میں ہمارے بزرگوں پر اس طرح حملہ کیا ہے:-

افتراء و زرق و بہتان فال و خوابِ خواجگان ۔۔۔ شید و خدعہ دعوتِ شیخانِ سرہندی وطن

شاہ ولی اللہ دہلوی، حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں، خواجہ میر درد، شاہ غلام علی، قاضی ثناء اللہ پانی پتی وغیرہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) اور ان کے اسباط و اخلاف نے دین کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ حضرت قدس سرہٗ کا الفِ ثانی کا مجدد ہونا اُن کے فیوض و برکات کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ دین سے متعلق جتنے مسائل سنہ ۱۰۰۱ھ سے لے کر اب تک کھڑے ہوئے ہیں (یا آئندہ بھی اس دوسرے ہزار سال کے اختتام تک کھڑے ہوں گے، اگر دنیا قائم رہی) اُن سب کا حل صراحۃً یا کنایۃً اُن کے مکتوباتِ شریف میں موجود ہے۔ اس سے بڑھ کر آپ کے مجددِ الف ثانی ہونے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے؟

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ نے غالباً سنہ ۱۰۹۵ھ میں حج کیا تھا۔ واقعہ اس طرح منقول ہے کہ حج کے لیے روانگی کے وقت آپ نے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے بچوں پر نظر رکھنا کیونکہ زندگی کا بھروسا نہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ آپ کی عمر بہت ہوگی، البتہ مجھے اپنی زندگی کی بالکل امید نہیں، اس لیے آپ میرے بچوں پر نظرِ شفقت رکھیے گا چنانچہ پھر ان دونوں بھائیوں کی ملاقات نہیں ہو سکی۔ چونکہ حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ۲۶ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۰۹۶ھ (دوشنبہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۶۸۵ء) کو ہوا، اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وہ حج سنہ ۱۰۹۵ھ میں ہوا ہوگا اور حضرت سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے شیخ عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ کا ذکر جس مکتوب (صفحہ ۱۴۳) میں آیا ہے، وہ اس سال کے بعد کا ہے۔ اس مجموعے میں حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کے صاحبزادگان محمد زبیر، عبدالاحد، ابوالاعلیٰ[1]، محمد عمر اور محمد کاظم (رحمہم اللہ) کا ذکر بھی آتا ہے۔

حضرت حجۃ اللہ علیہ الرحمہ کا وصال ۸۰ سال کی عمر میں شب جمعہ ۹ محرم سنہ ۱۱۱۵ھ (۱۴ مئی سنہ ۱۷۰۳ء) کو ہوا، اور آپ اپنے والد بزرگوار کے مقبرے کے شمال کی جانب علیحدہ مقبرے میں مدفون ہیں۔ آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ ذی الحجہ ۱۱۵۲ھ) کے ارشاد کے مطابق مکتوبات کا یہ مجموعہ تیار

---

[1] مکتوب نمبر ۱۳۸ میں ابوالاعلیٰ علیہ الرحمہ کے انتقال کی تاریخ ۱۳ شعبان سنہ ۱۱۰۰ھ مذکور ہے۔

کرایا گیا تھا (صفحہ ۸) اور اس کا تاریخی نام "وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول" رکھا گیا تھا یعنی وصال کے بعد ہی مرتب کیا گیا تھا۔

موجودہ مجموعہ حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۱ھ ۱۸۱۶ء) کے کتاب خانے میں تھا جو ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۳ء میں سرہند شریف سے پشاور تشریف لے آئے تھے۔ اور وہاں چوک نامرخاں محلہ حضرت فضل حق میں مدفون ہیں۔ آپ نے علوم باطنی کا استفادہ حضرت شاہ محمد زمان رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تھا، انھوں نے حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور انھوں نے حضرت شیخ عبید اللہ نیز حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی (علیہم الرحمہ) سے کیا تھا حضرت شاہ فضل احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۶ء میں ریاست سوات کو منتقل ہو گئی تھی، انھی کی خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبد اللہ جان صاحب فاروقی سرہندی مدظلہ العالی نے کمال شفقت و عنایت سے یہ مجموعہ راقم الحروف کو مرحمت فرمایا اور اسی کے ساتھ حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری بھی عنایت فرمائی جس کی اشاعت کی سعادت راقم الحروف کو ۱۹۶۱ء میں حاصل ہو چکی ہے۔

موجودہ نسخہ مورخہ ۱۲۴۲ھ کسی نہایت بدخط اور غلط نویس کاتب کا لکھا ہوا تھا چنانچہ اس کی تصحیح کی زحمت مولانا سعد حسن خاں صاحب، مفتی محمد مظہر بقا صاحب، حافظ محمد صاحب اور عزیزم شرف الدین صاحب کو بھی دی گئی، لیکن پھر بھی غلطیاں رہ گئی ہیں سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ احادیث یا اقوال صوفیہ کے نقل کرنے میں سہو نہ ہو گیا ہو جس کے لیے اللہ پاک کی بارگاہ میں راقم الحروف نہایت شرمساری کے ساتھ عفو و درگذر کا ملتجی ہے۔ انھی غلطیوں کی وجہ سے فی الحال اس مجموعے کے ابتدائی ۱۲۸ مکتوبات شایع کیے جا رہے ہیں جو علمی اور تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہیں۔ بقیہ انشاء اللہ پھر شایع کیے جائیں گے۔

یہ اور اس کے پہلے جتنی کتابیں تصوف سے متعلق شایع کی گئی ہیں وہ اپنی طباعتی خامیوں کے باوجود محفوظ تو ہو گئی ہیں۔ اب کسی صاحب کو توفیق ہو تو وہ بہتر طریقے پر شایع کرا سکتے ہیں۔

احقر ــــــ غلام مصطفٰے خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ الَّذی خلقَ الْاِنسَانَ وعَلّمہُ البیان ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ علیٰ محمّدِنِ المصطفیٰ سیّدِ الرسل وَالمرسلین وَحبیبِ الرحمٰن وعلیٰ الہٖ واصحابہ کواکبِ لھدایۃِ وَسَفائنِ النجاتِ وَالاَمَانِ ، وَعلیٰ الّذینَ اتّبعُوھم بِاِحسَانٍ وَعلیٰ الّذینَ جآءُ وا مِن بعدِھم یقولُوْنَ رَبّنا اغفرلنا وَلِاِخوانِنَا الّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالاِیمَانِ الّذین جَدَّدُوا الدّین وَصَارُوا حُجّۃَ اللّٰہِ علیٰ اَھلِ البِدْعَۃِ وَالطغیانِ المَعْصُومِینَ بِفضلِ اللّٰہِ عَنْ فَسَادٍ ظَھَرَ فی ھٰذا الزمَانِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوّۃَ اِلّا بِاللّٰہِ وَعَلَیْہِ التّکلانُ وَھُوَ المستعان ۔

اما بعد از ثناء جناب کبریا و نعت حضرت مصطفیٰ کافہ انام را بتقدیم باید رسانید بشکر منعم حقیقی ہست کہ ظاہر و باطن انسان را از قویٰ و جوارح و حواس و لطائف روحی و نفسی و قالبی و قلبی باجمعہا مشمول انعام و آلاءے خویش ساخت ۔ و این مشت خاک را بہ تشریف خطاب اِنَّ اللّٰہَ اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً بنواخت ۔ و بتوسط انبیاء علیہم السلام قرناً بعد قرنٍ راہ رشد بیان نمود و طریق مستقیم عیاں فرمود ۔ و در آخر ہمہ سید الرسل و افضل الانبیاء رحمت و شفیع امت صدر آراے مقام محمود ، آبرو بخش حوض مورود اَوَّلُھُمْ نُوْرًا وَّ اٰخِرُھُمْ ظُھُوْرًا محمّد عربی را صلی اللہ علیہ وسلم

فرستاد۔ وباین رحمت کہ فی الحقیقت سرمایۂ جمیع رحمتہا است برکافۂ عالمیان منت نہاد، و دین متین او را تا قیام قیامت باقی داشت و در اعلی آن لوائے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ برافراشت۔

اے سید ولد آدم اے فخر بشر　　مدح تو زہر چہ گفتہ آید برتر
اتباع ترا حبیب خود کرد خدا　　بر قدر تو فہم را چہ یارا اے نظر

بعیتش را حکم بعیت خود بخشید اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللہَ۔ و پیروانش را محبوب خویش گردانید فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللہُ۔ امت او را خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمود۔ بہ وعدہ اِنَّ اللہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا مبشر فرمود۔ آرے چوں مہمان عزیز ست طفیلیان نیز عزیز خواہند بود و خیار این امت اصحاب کرام و اہل بیت ذوی الاحترام اند حکم مر الشان را منصور و مؤید گردانید۔ وَکَانُوْا اَحَقَّ بِہَا وَاَہْلَہَا وَکَانَ اللہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۔ و بعد ایشاں این خدمت را از تابعین و تبع تابعین بقدیم رسانید۔ و اقطاب و اوتاد و ابدال را برائے این ہم ایجاد نمود۔ و بہ ہر سر مأتہ مجددے مقرر فرمود تا آنکہ این منصب عظمیٰ در الف ثانی بر امام المحققین قطب العارفین المستغنی عن محمدۃ الحامدین المتعالی من توصیف الواصفین عالم علوم ربانی شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالیٰ قرار گرفت۔ و بعد رحلت آن جناب ہمان دولت علیا بہ امام کامل مکمل برہان الشریعت حجت الطریقت سید الزمان شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد معصوم قدس سرہٗ رسید۔ و پس از وصال آن واصل حق مظہر آن کمالات و مورد آن عنایات ذات بابرکات قدوۃ الاولیاء رئیس الاصفیاء وحید الدہر فرید العصر قطب الوقت قیوم الزمان صاحب الاستقامت و الکرامت مورد انوار محمدی مخزن اسرار احمدی الکریم ابن الکریم شیخ الآفاق حضرت نقشبند گردید۔ امروز مدار قیام عالم وابستہ بذات بابرکات اوست۔ و انتظام نظام عالمیان متعلق بہ وجود گرامی صفات او۔ روز روزِ اوست و وقت وقتِ او۔

اے خامہ بکن گہر فشانی۔ در مدحت نقشبند ثانی۔ آن آیۂ رحمت الٰہی۔ آن مظہر فیض لاتناہی۔

آن ہادیِ خلق و رہبرِ راہ۔ آن عارفِ سرِّ لی مع اللہ۔ مجموعۂ حسنِ ذات و اوصاف۔ نعم الخلفِ گرامیِ اسلاف۔ معصوم صفات و احمد نخلِ برومند گلشنِ دین۔ از راز و نیاز قربِ محرم۔ قیومِ زمانہ قطبِ عالم۔ فانوس مثال چرخِ اخضر۔ از شمعِ وجودِ او منور۔ و قتش ہمہ صرف ہر عبادت ہر عادتِ اوست خوق عادت۔ از بہر ثنائے آن دل آگاہ۔ نامش کافی ست جحۃ اللہ۔ من قابلِ مدحِ او کجایم۔ مداحِ او بود شمایم۔ اَللّٰھُمَّ اَنْعَمْتَ عَلَیْنَا بِرُوْیَتِ جَمَالِہٖ۔ اَنْعِمْ عَلَیْنَا بِاِفَاضَتِ کَمَالِہٖ۔

امّا بعد۔ این خزینہ ایست از اسرارِ الٰہی و کنز یست از فیوضِ لاتناہی کہ قلمِ فیض رقمِ حضرت ایشان بطریقِ مکاتبت مرقوم ساختہ و منعمِ حقیقی بسعادتِ جمعِ آن بندہ عاصی عماد الدین محمّد را نواختہ۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ اگرچہ این ہیچمدان را یارائے باغبانیِ این گلستانِ قدس نہ بود، اما بموجبِ امتثالِ مخدوم و مخدوم زادہ اعلیٰ فطرت کرامت مرتبت نتیجۃ الولایت و القطبیت از سلفِ خود، خلفِ ارجمند زیب دہ سلسلۂ نقشبند۔ از پدر و از جد یادگار، سلمہ اللہ گلے زان بہار نیّرِ اوجِ فلکِ سرمدی، تازہ نہالِ چمنِ احمدی سوے خدا مقبل معرض زغیر عارفِ حق شیخ محمد زبیر سلمہ اللہ سبحانہٗ، بدین امرِ خطیر اقدام نمود۔ امید از سائرانِ این چمن انوار و توقع از زائرانِ این گلشنِ اسرار آن ست کہ اگر امرے بفہم آنہا درنیاید حملِ آن بر قصورِ خود نمایند و از سوے ادب بجنابِ قدس خود را در مہلکہ نیندازند۔ بیت

آثار سبک رواں ز نقصان دور ست خار ست بہ پا کہ نقش پا نسبت تمام

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ۔ و این کتابِ مستطاب را مسمّٰی بہ "وسیلۃ القبول الی اللہ والرّسُول" ساخت۔ الحمد للہ کہ تاریخ جمع آن از اعدادِ آن مستفاد ست۔

مکتوب ۱ - بہ پیر بزرگوار .

قبلۂ عالم و عالَم سلامت ، درین دو سہ روز آن قدر شمول عنایات و مواہب و عطیاتِ الٰہی عزشانہ درباره خود احساس نمود کہ شمہ ازان بیان برنتابد - علی الخصوص درین نزدیکی آن قدر بہ دقائق و اسرار غلت نواختند و بہ آن سر بلند ساختند کہ تفصیل آن از حیطۂ بیان خارج ہست - و موافق بالقاب بزرگ ہم افراز گردید - دیگے روز بعد از نماز عصر کہ فی الجملہ در آزار خفتے داشت متوجہ حال خود گشت ہمان اسرار و احب الاستتار بقوت و غلبۂ تمام ظاہر شدن گرفت و عجائب غنج و دلال درمیان آوردند درین اثنا ء ملہم ساختند کہ خدا تعالے پیش تو آمده ہست ، احساس نمود کہ در ہمان بالاخانہ باخیر و برکت گویا نزدل بے کیف با عظمت و کبریا واقع شد - و خصوصیتے کہ بہ این بندۂ عاجز درمیان آمد تو ام کیفیت لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ . یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ . زیاده برین جرأت نمی توان نمود . اطلاق این قسم الفاظ بر آن حضرت جل سلطانہ از تنگی میدانِ عبارت ہست و مصروف از ظاہر و الّا فہو سبحانہ منزّه عن الزمان والمکان والنقائص کلہا . سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ .

مکتوب ۲ . نیز بہ والد و پیر بزرگوار .

حضرت سلامت درین آزار بعضے اوقات بہ الہامات عجیبہ و القاب غریبہ و خطابات کریمہ مشرف و سر بلندی می سازند از کمالِ حیا و عدم لیاقت بہ اظہار آن جرأت نمی تواند کرد . اما چون این امور بے قصد این حقیر علی التواتر و التوالی موکّد و مؤیّد فائز می گردید ، بہ عرض بعضے ازان جرأت می نماید اَنْتَ حبیبُ اللہ تو ہم یار خدائی و ہم محبوب خدا . اَنْتَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ . اَنْتَ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ اَنْتَ مِنْ اَوْلِیَائِیْ . اَنْتَ مِنْ عِبَادِیَ الصّٰلِحِیْنَ تو مقبولِ خدائی دوست خدائی ، ترا خدا تعالیٰ دوست می دارد ، ترا خدا تعالیٰ یار خود کرد و گناہانِ ما تقدّم

وما تاخر آمرزیدند از مقام شفاعت نصیب دادند. الی غیر ذلک من التشریفات والکرامات
التی لا تعد ولا تحصی خصوصاً درین ایام به القاب خلت ومحبت وتشرفات وخطابات مستوره
الا ما شاء الله تعالیٰ اطلاع می دهند ومثل فلق صبح روشن می سازند وبه دقائق ومعارف هر کدام
مستحق متحقق وسربلندی می کنند. چون علوے شان آن اسرار از حیطۂ ضبط وبیان خارج است غیر
خموشی وسکوت چاره نیست، همان قضیه است لَو اَظهرتُ لَقُطِعَ البُلعُوم، هیچ گونه در خود قابلیت
نمی یابد، وهیچ عمل خود را شایان قبول آن جناب مقدس نمی شناسد. همان مثل است قُبِلَ مَنْ قُبِلَ
بِلا عِلَّةٍ اللّٰهمّ مَغفِرَتُكَ اَوسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحمَتُكَ اَرجٰى عِندِي مِنْ عَمَلِي. معاملۂ کرم
جداست ووسعت مغفرت جداست. روزے الهام ساختند که او سبحانهٗ بر دل تو نزول فرموده است
دران وقت گذشت آنچه گذشت، قلم این جا رسید سر بشکست. گاہے ورود حضرت خضر علیٰ نبینا
وعلیه الصلوٰة والسلام پیش خود می یابد، تا حال مکالمه ومحادثه واقع شده است، حضرت سلامت
انوار وبرکات این ماه معظم را تا کجا معروض دارد که از حیطۂ حد وعد بیرون است. چنانچه در فضائل
این ماه آمده است تُفَتَّحُ اَبوابُ السَّماءِ وَتُفَتَّحُ اَبوابُ الجَنَّة. گویا این امور محسوس گردیده و
دریاے رحمت کشاده شده مثل ابر نیسان می بارد. اَللّٰهُمَّ لا تُحَرِّمْنا مِنْ بَرَكاتِ هٰذا الشَّهرِ
المُعَظَّمِ المُكَرَّمِ. واقعه که درین نزدیکی دیده است بعرض آن گستاخی می کند وتعبیر آن مسالت می نماید
قبل ازین بچند روز درهمین حجره نشسته بود که از دروازه صورت مبارک ظاهر شد. بعد ازان
آمده بمن ملحق شد ودران وقت خود را درصورت ولباس به آن حضرت متحد یافت. درین میان
ندا در دادند که امروز ترا با پدر تو متحد ویکے ساختیم. ظاهراً مکرر ومؤکد به این نوید ساختند. این قسم
دید گاہے بیشتر هم روی داد. اما این الهام مخصوص همی نوبت بود. تعبیر این را همچنین تصدیق
امور سابقه را از حضرت مستدعی است. بعضے چیزها که منوط به مناصب عالیه اند معلوم می کنند.

و بعضے آثار آن در خود می یابد، ادب را جرأت نمی تواند کرد. اگرچہ سابقاً درین باب بلکہ در معاملات سابقہ از آن حضرت بشارت یافتہ است. امّا باز امید وار است کُلٌّ ذٰلِكَ فَضْلُكُمْ وَ انْعَامُكُمْ والّا من ہمان خاکم کہ ہستم وَ الْعبودیۃ.

مکتوب ۳. نیز بہ والد پیر بزرگوار.

الحمد للّٰہ علی جمیع نعمائہ والصلوٰۃ علی سید انبیائہ. حضرت سلامت امروز بہ یاران نشستہ بود دران اثنا دید و ملہم گردید کہ کمالِ رحمتِ الٰہی جل سلطانہ، شاملِ حالِ این ضعیف گردیدہ و محیط عنایات بے غایت او سبحانہ، گشتہ. چون نیک متوجہ حالِ خود شد عجائب و غرائب نوازشہا مشاہدہ نمود. طرفہ در مراتب قرب و ظہور تشریفات و تکریمات در آن بارگاہ مقدس و آن حریم معلّٰی خود را ممتاز و سر بلند یافت. روز بروز نوازشہاے تازہ و عنایتہاے بے اندازہ مرحمت می فرمایند. نزدیک است کہ از تذکر و خطورِ آن عقل بلرزد و این کس از جا رود و فکیف کہ موردِ آن گردد. شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را. نمی داند کہ با وجودِ این ناقابلی و عصیان از چہ راہ این ہمہ قبول یافتہ و مورد این ہمہ عنایات و اہتمامِ او سبحانہ، گشتہ کہ ہرگز عبارات را و اشارات را در حریم قدس آن جا نیست. پس ازان معمیات چہ عرض نماید و چگونہ زبان را بہ بیانِ آن بکشاید، غیر ازان کہ بہ ضمیر منیر کہ مظہرِ فیض انوار الٰہی است جل سلطانہ، آن را حوالہ نماید. ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

فقیر از سعادتِ حضور از راہ عجز محروم است. و اگر در خدمت سراسر سعادت می رسید از بیان آن معانی عاجز بود، لہٰذا غائبانہ در وتیرہ گر توجہات کہ بر حقیقتِ این رموز مطلع گشتہ این فقیر را بجواب سرافراز فرمایند و در حینِ ظہورِ آن اسرار بخاطر رحیت کہ دعا درین وقت مستجاب باشد. ہرچہ مقدر بود بہ آن التجا نمود. دعا آن حضرت را سرافرازی خود دانستہ تقدیم رسانید. انہ سبحانہ،

قریبٌ مجیبٌ۔ حضرت سلامت واقعہ کہ درین نزدیکی دیدہ بعرض آن جرأت می نماید۔ می بیند کہ نورے ازین حقیر ظاہر گشتہ است وعالم فرو گرفتہ، معلوم نیست کہ جاے از و خالی ماندہ باشد، واین نور زمانے در نظر بود از ان افاقت رو نمود، باز بہ نوید منصبی کہ مناسب این دیدہ است سربلند گردید۔ قبل ازین بہ مدت مدیدہ این قسم نور در یقظہ در خود مشاہدہ می نمود، آن را بہ عرض آن حضرت رسانده بود۔ متوجہ گشتہ فرمودند دیدم کہ نور من در ذات وافراد عالم سرایت نمود، بعد از ان نور قوام ہمین قسم دران افراد سریان کرد۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

مکتوب ۴۔ ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت امشب کہ شب بست وہفتم ماہ مبارک بود بہ امید دریافت فیوض وبرکات آن حضرت بعد از نماز عشا منتظر و ملتجی و مستغرق نشستہ بود، ندا در دادند کہ ترا و فرزندان ترا بخشیدند، والدین ترا نیز آمرزیدند، والدہ فرزندان ترا برکات بہ این نیز نواختند، باز ندا در دادند کہ یاران و دوستان ترا بخشیدند۔ ہمین قسم بہ تکرار این معنی سربلند ساختند۔ ظاہرا درین اثنا بخاطر ریخت کہ یاران و دوستان ماضی یا حال یا استقبال نیز ندا در دادند کہ ہمہ را بعد از ان ملہم گردید کہ ہرچہ تو گوئی خدا تعالےٰ ہمان کند۔ مکرر و مؤکد بہ این امور سرفراز ساختند چون این امور را از حوصلۂ خود زیادہ می داند حیران است۔ اما می داند کہ رحمت او واسع است، اِنَّ رَبِّیْ وَاسِعُ المغفرۃ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوْالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا وآلہٖ اجمعین۔

مکتوب ۵۔ نیز بہ والد و پیر بزرگوار۔

حضرت سلامت فیوض وبرکات۔ امشب کہ شب آخر رمضان المبارک بود عرض نماید کہ خارج از بیان است از اول شب بعض معاملات ظاہر شدن گرفتند، چون دران وقت بہ امور دیگر

ہم مشغول بود نوافل ست تقید تمام نمود ۔ در نماز عشاء بعد فراغ از آن بکلیۂ خود متوجہ گشت دید کہ او سبحانہ تعالیٰ بریں بندہ حقیر خود در کمال اقبال ست ۔ و در نظر بصیرت این معنی بصورتِ مواجہ بے پردہ و حجاب با کمالِ توجہ و التفات متمثل گشت ۔ و خود را بہ قبولیت خاص الخاص دران حریم متعال مقبول یافت و تا مدتے این معانی در نظر متمکن بودند ۔ بعد از آن خود را از سر تا قدم مُوَّشع مزیّن و محلی بہ انواع حلی دید کہ نزدیک بود کہ جمال خود والہ و شیفتہ گردد ۔ درین اثنا ملہم ساختند کہ این مقام محبوبیت ست ، گویا از ہر بُن مو این صدا بر خاست و در نظر بصیرت تا مدتے این معنی بہ نوعے منکشف دیدہ گشت کہ گویا دران گنجایش ریب نماند اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ این دید موافق فرمودہ دی روزہ آن حضرت ست ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِہٖ ام وز انتظار قدوم آن حضرت موافق فرمودہ در حد کمال ست ۔

مکتوب ۶ : ایضاً بہ والد و پیر بزرگوار ۔

حضرت سلامت قبلۂ دین پناہ سلامت ۔ از دی روز فقیر بہ جہتِ غلبۂ حرارت بسیار در ضعف و آثار ست ازین جہت از ملازمت سراسر سعادت معتقر ماندہ ۔ بعد از نمازِ فجر روز بہ سکوت نشستہ بود جامعیت و عظمت خود آن قدر محسوس گردید کہ چہ عرض نماید ، گویا تمام عالم علوی و سفلی در گرفت ، بعد از آن نظر بر وصول خود بر کعبۂ مقصود افتاد ، دید کہ وصول این حقیر بہ آن مرتبۂ مقدسہ از روے اصالت و استقلال ست بے تبعیت و توسط احدے ۔ و این دید از دی روز گویا بر سبیلِ استمرار ست ۔ ہر چند تامل می کند خلاف آن ظاہر نمی شود ۔ و این قسم دید سابق گاہے روے نہ دادہ بود ۔ الحال القاے عینی بے سابق تامل و توجہ درین حاصل شدہ و وصولِ ذاتی بہ نظر در آمدہ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ دیگر نوید حصول محبوبیت و غیرہا با ظہور بعضے لوازم دا مرادہا آن نہ چندان بہ ظہور می رسد کہ بہ عرض آن لب توان کشود و ہم چنین ظہور حضرت خضر علیٰ نبینا

وعلیہ الصلوٰۃ والسلام احیاناً وبعض اکابر دیگر با خصوصیات وعنایات کہ رُوے می دہد چہ عرض نماید کُلُّ ذٰلِکَ بِبَرَکَتِ توجُّہَاتِکُمُ العالیہ ۔ امید وارکہ بہ صحت وسقم این معانی سرفراز فرمایند ۔

مکتوب ۷ ۔ بہ مخدوم زادہ ابوالاعلیٰ نویسند ۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِیْ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ۔ یہ شبے دقتے سحری فقیر را ملہم ساختند کہ قدم تو بر گردنِ جمیع اولیاء است ۔ چون این معنی را بہ عرض حضرت پیرِ دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعت ارشاد وتکمیل کہ از حضرت مجدد الف ثانی حضرت عالیشان رضی اللہ عنہ بہ فقیر رسیدہ بود آن را بہ تو پوشانیدند ۔ وبہ خاطر می رسید کہ فرمودند کہ ترا با خود مثل او یقین یافتم ۔ فقیر معروض داشت کہ خلعت کہ از حضرت مجدد الف ثانی بحضرت رسیدہ است خلعت قیومیت است مدار قیام عالم ومعاملہ تکمیل وارشاد منوط بہ آن است ۔ این خلعت کہ باین احقر عنایت شدہ ہمان است یا غیر آن ۔ فرمودند کہ ہمان است ۔ بعد از ارتحال آن حضرت این فقیر بعضے آثار وعلامات آن معاملہ در خود نیز احساس نمود ۔ روزِ دویم از قضیۂ ارتحال بعد از نمازِ عصر عنایاتِ خاص از حضرت واہب العطایا ، جلیب آلاء کہ بیرون از حیطۂ بیان است مشاہدہ نمود ، ومعاملۂ قطبیت را بصد آب وبا چندین طبل ونفیر در خود دریافت ۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔

مکتوب ۸ ۔ بہ حقائق آگاہی برادر زادہ حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد پارسا صدور یافت ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام ، بہ فرزندے شیخ محمد پارسا می رساند ، مکتوب مرغوب با فرمان عالیشان در گشتِ صحرا وسیر نواحی کیتھل وسامانہ دُ سَنّام رسید عریضہ در جواب آن بخدمت آن خلیفۂ رحمان فرستادہ دروقت نیک بہ نظرِ عالی بگذرانند وبظاہر وباطن بیادِ خدا جل وعلی باشند ، باطن

به تمام وکمال برائے حق جل وعلیٰ مسلم ہست وظاہر نیز آن چنان . وانچه برائے حقوق عباد ہست چون بامر الٰہ
است آن نیز عائد به او گشت تعالیٰ وشرکت دیگرے از ظاہر وباطن بالکل رفت وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ
فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ۚ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ . مدار کار به تقوے ہست . آن اگر به حکم
عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ درکلام حضرت علام ہست جل وعلا . پس تقویٰ را شعار خود سازند واز قصد گناه
بگزارند . إِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ . غضب خدا سهل نباید پنداشت .
واز ہیبت آن باید گداخت . زمین وآسمان اگر بگذارند برجا ست ، عرش وکرسی اگر آب شوند رواست .
آتش سوزان اثرے ہست ازان عذاب وجحیم وجہیم متفرع بر آن کریمه لَوْ أَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ گواه آن . دران روز کز فعل پرسند وقول اولوالعزم
ما تن بلرزد زہی ہول دران روز جہات عذابہائے گوناگون در پیش ست تا کے این خواب خرگوش دارند وفکر
فردا نه نمایند . فَسَتَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۚ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللّٰهِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ
را خوانند . بالجمله در بندگی بکوشند ودر طلب او بسوزند وہمواره او را جویند ودل را از نقوش ماسویٰ
بشویند . این زمان درہائے مراتب قرب کشایند ودر وبہار انوار واسرار در آید این کار دولت ہست
کنون تا کرا دہند . درین آوان رساله در تحقیق گناہان وتتمیم نصائح وفوائد دیگر بعد آن به تعجیل تمام
برحسب اقتضاء حال نوشته فرستاده ہست ، آن را مطالعه نمایند . وسعی فرمایند . وبه نظر بندگان حضرت
دارند . وعذر تقصیر خواہند . از آزار شما خاطر دربار بود الحمد لله که مژده صحت رسید نجانا الله سبحانه
عَنِ الْآثَامِ وَالْخَطَايَا فَإِنَّهَا رُؤُوسُ الْبَلَايَا . وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْبَرَايَا .

مکتوب ۹ . بجانب عالی شان مغل خان شرف صدور یافت .

بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ حَامِدًا لِلّٰهِ الْعَظِيمِ وَمُصَلِّيًا عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ . اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ . الله تعالیٰ ما گرفتاران را به تمام وکمال به سوئے خویش خواند واز غیر خود براند .

دلے کہ گرفتار غیر ست ازو چہ توقع خیر است۔ روحے کہ مائل بہ کمتر ست نفس امارہ ازو بہتر است۔ صحیفۂ گرامی آن فرزند سعادت مند رسید۔ مضامین آن بہ وضوح انجامید۔ فقیر را در دعا دارند۔ وامیدوار باشند۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ ہر چیز را وقتے است معین و زمانے ست مسمّٰی۔ کُلُّ ذٰلِكَ فِی كِتَابٍ وَاِلَیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔ ہمت را بلند دارند وکار خود را بہ او سبحانہٗ گزارند۔ و در راہ دیگر اندیشہ بخاطر نیارند۔ و در طلب بندگی مولائے حقیقی مردانہ بوند و بجان و دل بہ سوئے او دوند۔ چند روز کسل و آشوب چشم داشت لہٰذا در جواب توقف افتاد۔ معذور دارند وامیدوار باشند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰ ۔ بہ مرزائی میرک گرز بردار۔

بِاِسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا۔ اَلسلام علیکم وَرَحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ۔ صحیفۂ گرامی آن برادر سامی رسیدہ سبب بہجت ومسرت گردید۔ اللّٰہ تعالےٰ آن برادر را بہ محبت خویش سربلند دارد و بعنایات خود ممتاز گرداند۔ در حق شما امیدہا ست و دقبول بزرگان را اثرہا ست وحدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ کلام حضرت مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ فقیر را دریاد دارند ومشتاق شناسند و در کارِ مولا باشند۔

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است   گر شکر خوردن بود جان کندن است

جزوی بنازی کہ بفقرا فرستادہ بودند بموجب نوشتہ رسید۔ و مہربانی دیگر نیز معلوم گردید۔ اللّٰہ تعالیٰ سعی شما را مشکور سازد و در برکاتہٗ بیفزاید۔

مکتوب ۱۱ ۔ سیادت پناہی محب اہل اللّٰہ میر عبد اللّٰہ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام۔ بخدمت سیدی سندی سلمہ اللّٰہ ربہٗ می رساند۔ از خرابی احوال واطوار چہ نویسد۔ عمر بہ آخر رسید واز سیاہی سفیدی دوید۔

و معاملاتِ گور و قیامت بر سر آمد واز کردارِ خود ہگی شرمندگی و ندامت ۔ فردا چہ جواب خواہد داد، و بکدام رو روزِ حشر خواہد برخاست ۔ مرکب رسید فکرِ آخرت چیست ، خوابِ خرگوش تا کے و عذاب گوناگون پے درپے ، آخر ہمہ را باید گذاشت ۔ فکرِ امروز بہ فردا نباید انداخت ۔ دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا فکرِ آن نماید و کار بر عمل فرماید

ترسم کہ یار با ما ناآشنا بماند　　　تا دامنِ قیامت این غم بما بماند

بعد برسات بر تقدیرِ حیات عزمِ سفرِ حجاز مصمم است تا مشیتِ الٰہی جل شانہ ، کدام سو مہیا است شوق غالب آمدہ و لَبَّیْکَ بر زبان ماندہ ، اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلیٰ مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ وَسَلَّمَ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ ارادہ راہِ خشکی غالب بہت ۔ تا خواست جل شانہٗ بہ کدام جانب است والسلام برادر عزیز میر اسد اللّٰہ و میر فضل اللّٰہ بعافیت و استقامت و براہِ خدا جل و علا شتابند ۔ کار این است و غیر این ہمہ ہیچ ۔

مکتوب ۱۲ ۔ بمرزا محمد مقیم صدور یافت ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ والسلام ، بہ برادر عزیز مرزا مقیم لازال مستقیماً علی الدین می رساند ۔ مکتوب مرغوب رسیدہ سبب بہجت و مسرت گردید ۔ اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی ۔ ہموارہ بیاد و ذکرِ الٰہی معمور و منور باشند ، و در محبتِ او سرخوش و مسرور بوند ، بلکہ از ذکر بہ مذکور روند واز محب بہ محبوب شوند ، واز لفظ بہ معنی روند خوش گفت

قدمے ز وجودِ خویش فانی　　　رفتہ ز حروف در معانی

از محبت دیوانگی شما این امور ماًمول است و بہ مقتضائے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ این معانی سرمایہ بالخصوص ابیاتِ شما خواند ، و با عدمِ لیاقت ہر دو دست بہ دعا برداشت ، واو سبحانہٗ مجیب الدعوات ہموارہ بر وظائفِ بندگی و طاعات راسخ و مستقیم باشند ۔ و بر محبتِ شیوخ

خود مستدیم بوند، واین را سرمایۂ سعادت شمارند. اہل خانہ و فرزندان و برادران را سلام رسانند، و بیاد خدا جل شانہ سرگرم بوند. کار این ہست و غیر این ہمہ ہیچ. استماع توفیق آن ہمیشہ سبب مسرت گردید. اللہ تعالی در توفیق و در جمعیت بیفزاید. احوال را نویسیان باشند والسلام. واز سفر حجاز استفسار بودند. بعد اقتضاے موسم برسات بر تقدیر حیات احرام این سعادت را امید وار ہست. وتعین طریق را من بعد قلم گذار انشاء اللہ المتعال والسلام.

مکتوب ۱۳۳ . بہ شیخ پیر صدور یافت.

باسمہ سبحانہ حامداً ومصلیاً ومسلماً خدمت فضائل وکمالات دستگاہی شیخ جیو ازین فقیر سراپا تقصیر سلام عاقبت انجام خوانند ومعقر دانند از محبت واخلاص این فقیر نسبت شما خداے جل وعلا آگاہ ودانا ہست، وبرہر چیزاو توانا ہست. در دوستی واخلاص ہا بمقتضاے بشری چیزہا درمیانہ می آید. اللہ تعالی بہ کرم خویش آن ہمہ را عفو فرماید. اگر عفو نباشد کار بر عاصیان مشکل آید ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین ط بہر حال ازین فقیر راضی باشند ومحبت شناسند وبخاطر شریف ہیچ نیارند و بہ دعا یاد دارند. دانۂ کبش کہ فرستادہ بودند رسید، تصدیع کشیدند، اللہ تعالی قبول فرماید وبیفزاید از جانب فقیر زادہ ہا سلام مطالع نمایند. والسلام والاکرام.

مکتوب ۱۳۴ . بحقائق ومعارف آگاہ مولانا عبد الصمد کابلی صدور یافت.

باسمہ سبحانہ بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام بہ آن حقائق ومعارف واگاہ می رسانند صحیفہ گرامی شریفہ مشرف ساخت ومضامین آن شناخت. اللہ تعالی عواقب امور محمود گرداند، واز ماسوا برہاند. خاطر فقیر بجہت جمعیت شما ہست انہ المیسر لکل عسیر وعلی ما یشاء قدیر ط کار خود بہ او انداز ند وخود را در راہ او در بازند. چون این قدر اقامت نمودند چند روز دیگر

ہم دران جا باشند و باستغنا بوند فَاِنَّ شرفَ المؤمنِ قیامُہٗ باللیلِ وَعزّہٗ استغناءہٗ عنِ النّاسِ. اٰنچہ مقدر ہست بمشیت الہٰی جل شانہٗ بوجہ احسن ظہور خواہد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نعمَ المَوْلٰی وَنِعمَ النَّصِیر. از صحبتہا شہزادہ عالی مقدار نوشتہ بودند از جانب خود حتی المقدور استمالت نمایند و از جانب این فقیر ہرچہ دانند مطمئن الخاطر سازند. بعد انقضاے برسات بر تقدیر حیات عازم حرمین شریفین زادہما اللّٰہ تشریفاً و تکریماً مصمم ہست والحال راہ خشکی بہ خاطر مقرر تا درمیان خواستہ کردگار چیست. وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ. و در کتاب فرزندے محمد پارسا دعاے خود شما نوشتہ ہست مطالعہ نمایند. این فقیر را بہ دعا یاد دارند الْعَاقِبَۃُ بِالْعَافِیَۃِ وَالسَّلَام. برادر گرامی خواجہ عبدالاحد و خواجہ میر و سائر دوستان سلام خوانند و بیاد مولا جل و علا باشند.

مکتوب ۱۵. بحقائق و معارف آگاہ جامع علوم عقلیہ و نقلیہ مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد سلمہ اللّٰہ تعالیٰ صدور یافت.

وَہُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ. درود صحیفہ گرامی آن عارف سجایا از خود فانی برادر امجد شیخ عبدالاحد مشرف و مسرور ساخت. اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی. مہربانی ہا نمودہ، زیادہ از استحقاق ستودہ من ہیچم و کمتر از ہیچ بسیارے در باب استخارہ ملازمت حضرت ظل الرحمۃ لَازَالَ فِیْ عَیْنِ الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ. ایماے نمودہ بودند. بعد وصول رقیمہ تجدید وضو کردہ بحصول پیوست و اہتمامے درین امر مفہوم گشت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وقت رفتن شما بعد آن این قسم امور مکشوف و محسوس این حقیر می باشد چنانکہ ہموارہ درین گمان می بود کہ قَدْ وَقَعَ مَا فِیْ قَلْبِیْ وَقَعَ. تا حق را سبحانہٗ در تحریک دوستان خود چہ حکمتہا است. وَہُوَ سُبْحَانَہٗ اَعْلَمُ وَحِکْمَتُہٗ اَحْکَمُ دیگر از تشتت

احوال ناشی از کثرت عیوب و معاصی چه نویسد. خواہم شد از دیده، درین فکر جگر سوز مع ذلک بمقتضاے بیت:

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِيْنَ يَقْسِمُهَا تَأْتِي عَلٰى حَسْبِ الْعِصْيَانِ

داین قسم امیدہا لقد وقت ہست. اگر بہ تفصیل آن بحار رحمت وکمال رافت پردازد مگر کمتری قبول کنند. اَمَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ، وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. محتمل کہ برخے ازان از زبان برادر عزیز محمد خلیل اللہ کہ مصداق شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ است معلوم شریف گردد. استغفر اللہ سخن بجاے دیگر رفت مقصود در یوزہ دعا و توجہ شفاست واز مثل شما سابقان امیدداری ہا ست کہ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ نشان حال شان است. دیگر چون ازان دو امر عظیم القدر اَحَدُهُمَا الْمَغْفِرَةُ الْمُطْلَقَةُ وَالثَّانِيْ اَمْرُ الرَّدِّ وَالْقُبُوْلِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ. استفسار فرمودند. توجہات دران بکار بردہ در حین آن تفرعات القاء نمودند کہ ہرچہ خواہی چنان کنم. خاطر تو عزیز ہست چنان کردیم. وایں دو امر بہ فلانے عطا فرمایم هٰذَا اَقْرَبُ مِنْ هٰذَا. چون درین باب از الیشان مبالغہ تام ظاہر شد انچہ دریافت نیکان آمد وَالْغَيْبُ لَدُنَّ الْعَلِيْمِ الْوَهَّابِ. رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا ، والسلام.

مکتوب ۱۶ • بپادشاہ دین پناہ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السَّادَاتِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَمْجَادِ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ. اما بعد ذرۂ احقر بعرض حضرت خلافت منزلت می رساند بہ ورود فرمود عالی شان سرافراز وسربلند گردید، ودر اداے شکر آن خود را عاجز وقاصر دید۔

من کہ یا شم کہ بر آں خاطر عاطر کنندم ۔ لطفہا می کنی ، اے خاکِ درت تاج سرم ۔ دیگر چہ عرض نماید وگناہانِ خود را تا کجا شمارد وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔ اِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ حَلَّ سَخَطُ اللّٰہِ ۔ گناہ و معصیت الٰہ موجب سخط خدا است و سبب غضب من جل وعلیٰ ۔ سخط وغضب خدا را سہل نباید پنداشت بلکہ از تذکر و ہیبتِ آن باید گداخت ۔ از ہیبتِ او زمین و آسمان بگداز در واست و از ہولِ آن عرش و کرسی لشگافد بر جاہست ۔ آتش سوزان اثرے از آثار آن و عذاب الیم و جحیم متفرع بران دران روز کہ فعل پسند و قول اولوالعزم تن بلرزد در ہول و از ہیبتِ خدا اے کوہ بگریہ در آید و از عظمت و قہر و کبریائی او عرش بہ آن شکوہ بزاری در آید ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ ۔ مرگ رسید و معاملۂ گور و قیامت بسر دوید ۔ علاج آن چیست بے یادِ او نباید زیست ۔ یاران و دوستان رفتند و بخاک پیوستند و بمحاسبہ خود مشغول گشتند ما را نیز باید رفت و بزیر خاک نشست و بہ دو فرشتہ مہیب جواب باید داد و حدیث اَلْقَبْرُ اِمَّا رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ ۔ راہ باید شناخت ۔ ہیہات وقت کار است نہ موسم خورد و خواب فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ط و در حدیث آمدہ است ، چون میّت را دفن کنند و اصحاب وی برگردند او ہر آئینہ می شنود آواز نعالِ ایشان را دوستان او را در زیر خاک گذارند و او احساس آن نماید و چارہ بجز آن نہ دارد و ہیہات آخر ہمہ را باید گذاشت ، چرا امروز نہ گزارند ۔ دم دانہ وار رو بادآرند و کریمہ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ را خواندہ در بندِ این و آن نمانند اِنَّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدَاھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی ۔ دوبارہ در دنیا آمدنی نیست تا تلافی ماضی نماید و فکر بر اصل فرماید ۔

ترسم کہ یار با ما نا آشنا بماند   تا دامنِ قیامت این غم بما بماند

وفی الحدیث وَاللہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلاً وَ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْراً وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللہِ۔ رواہ احمد وَالترمذی وَابن ماجہ۔ این گریہ وزاری بہ از ہزاران سرور وشادی۔ واین درد وغم بہتر از گوناگون تنعم۔

بیت

غرض از عشق توام چاشنی درد وغم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

و خوش گفت:

متاعے کزین رہ گذر می برند لب خشک و مژگان ترمی برند

قبلہ گاہا چند روز از راہ جنون وشور بصحرا بہ آمدہ بود، ہمان جا عنایت حضرت رسید و مناسب حال خود این بیت دید:

بسوز دفتر اشعار راہ صحرا گیر! چہ وقت مدرسہ و بحث کشف و کشاف است

قبلہ گاہا رسالہ در تحقیق گناہان کبار و صغار یا ذکر و آداب و اخلاق زوائد بعجالۃ الوقت بطریق اجمال و اختصار نوشتہ فرستادہ است و تفصیل و تتمیم آن را بر وقت دیگر انداختہ امید کہ بمطالعہ خاص درآید و قبول یابد والسلام قبلہ گاہا مکتوب قطب محی الدین علیہ الرحمہ مطالعہ نمودہ عبرت افزود واین مراتب معلوم است اما توفیق عطا کریم کسے را کہ مرگ در پیش است شصت و ہفتاد سال نزد او ہیچ است۔ اگر بالفرض ہزاران ہزار سال عمر باید یک ساعت شمارد و جز بندگی ہیچ نیارد مع ذلک در کمال انفعال و خجالت ماند واز و او را خواہد داند نعیم و جحیم ہیچ در نظر در نیارد، بلکہ خود را فدائے مولا سازد و در راہ او خویش را در بازد این زمان بہ اعلیٰ مراتب عبودیت رود و بہ اقصائے منازل علیین دود۔ وَاللہُ المُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ۔

مکتوب ۱۷۰ بہ خان عالی شان شایستہ خان۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ عِبَاداً یَفْزَعُ النَّاسُ اِلَیْھِمْ فِیْ حَوَائِجِھِمْ ھُمُ الْاٰمِنُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ۔ حضرت فیاض علی الاطلاق جل ذکرہٗ جہانیان را بوجود سراسر جود خان والاشان رفیع المکان منبع الجود والاحسان سلمہ اللہ المنان، کامیاب دارد۔ وازہر چہ می رود سخن دوست خوش تر ہست مخدوما مطاعا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ فَکَمَا تَزْرَعُ تَحْصُدُ وَکَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ۔ پس امروز برہر کسے واجب ولازم آید کہ فکر حصول فردا نماید۔ اگر تخم صالح درزمین استعداد کاشتہ امیدوار ثمرۂ نیک باشد فَلْیَزِدْ۔ واگر فاسد انداختہ تا تواند تلافی وتدارک آن نماید آیۂ کریمہ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ط ہیہات آن فزع اکبر کہ اولین وآخرین از ہیبت آن درخروش اند۔ جن وانس ووحوش وطیور از ہول آن در اضطراب اند جلوریز آمدہ وہنگام ردّ وقبول کہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ کنایہ ازان ہست شتابان دررسیدہ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ ط اِنِّیْ لَکُمْ مِّنْہُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ۔ حیف ہست از جوانان خردمند وپیران ہوشمند غفلت از گوش ہوش برنیارند وپردۂ غرور از بصر بصیرت برندارند۔ وہر جا کہ نشان ازان بے نشان یابند خود را فدائے آن دیار ویار نسازند۔

دلبرے در برے وما فارغ ۔۔۔ درقدح جرعۂ وما ہشیار

زین سپس دست ما ودامن دوست ۔۔۔ زین پس گوش ما وحلقۂ یار

آوردہ اند کہ مجو بہ دار القضا از اختیار کردن زوج او زوجۂ دیگر شکوہ نمود۔ قاضی فرمود منعش نہ می رسد۔ آن مجو بہ گفت آرے منعش نہ می رسد اگر نہ پردۂ حیا بروے داشتمے ودرین مجمع چہرۂ زیبائے خود آشکارا می کردم تامردم الصاف می دادند کہ ہر کہ چنین کبری ورعنائی داشتہ باشد وے را نسزد کہ خردے بہ دیگرے پردازد۔ صاحب دلے حاضر بود نعرہ بزد وبے ہوش

افتاد. چون بخود آمد استکشاف نمودند. فرمودند چون این ضعیف این نکته رنگین ظاہر نمود، در برمن ندا در دادند که اگر نہ حجاب عظمت ونقاب جبروت بروجہ کریم داشتمے ذات مقدس را بہر دم عیانا می نمودمے تا جہانیان می دیدند و الفحات می دادند کہ ہر کہ چنین مولائے ذوالجلال داشتہ باشد تواند کہ او آن دیگرے باشد، سزد کہ بما سواے او آرام وقرار گیرد. امّا بعد احقر فقرا متصدع خدمت سامی می گردد. شرافت مآب کمالات انتساب خواجہ عباد اللہ بہ صلاح آراستہ ہست وبحلیہ تقوے وخدا پرستی پیراستہ. درین ولا بہر انتفاع عامہ خلق اللہ از قصبہ رو پر بھوے کندہ بجانب سرہند رسید، بعض حسود از راہ تعدی وعناد اخبار او بے راہ ساختند وپلہاے آن را بشکستند. اکنون آن عزیز در ورطۂ پریشانی در گرداب حیرت افتادہ، مختہا بر بادشاہے می باید داد. او در گرداب فقر و ناداری جان کاہ داہل مطالبہ گیرد دادخواہ چون آوازہ ذات الامتنان. ہر جانب پیچیدہ وبانگ کرم آن جناب بہر سو رسیدہ فقرا را ناچار بر آن آوردہ کہ یکے بخدمت گرامی اظہار این معنی نماید باشد کہ بہ آب آن محتاج دستگیرے رود واز ذمہ آن بے چارہ کُلًّا اَوْ بَعْضًا بقراضہ خوان احسان مفروغ گردد. قَالَ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ اَكْمَلُهَا مَنْ فَرَّجَ عَنْ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَاَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ. وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ

مکتوب ۱۸ • نیز بخان شائستہ خان صدور یافت.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا سَرْمَدًا. سلام وتحیت تمام از این احقر انام بہ آن مکرم وثمرۂ انعام خان رفیع المکان سلمہ المنان موصول باد، دیگر چہ

گوید و چه نویسد کارے کہ ازان آفریدہ اند و خدمتے کہ بآن امر فرمودہ اند ہیچ از دست نیاید بلکہ تمام خلاف آن ازین کس بر آید، ازین سبب مستحق حرمان گشت، و بخسران پیوست انا للّٰہ الخ

کدام مصیبت عدیل این حرمان است | کدام بلا برابر آتش سوزان است
ہیہات نہ بیگانگی کسے کند یا دوست | آنچہ تو بحق می کنی بگو از یاران است

دوستان باید کہ این قسم مصاب را تعزیہ نمایند۔ السلام۔

مکتوب ۱۹ ۔ بپادشاہ دین پناہ شرف صدور یافت۔

الحمد للّٰہ علی ما انعم وعلّم من البیان ما لم نعلم۔ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد سیّد العرب والعجم، وعلی آلہ واصحابہ خیر الامم والسلام علی امیر المؤمنین وعلی جمیع عباد اللّٰہ الصالحین۔ قبلہ گاہا، عالم پناہا، چون عمر عزیز در ذنوب و معاصی صرف نمودہ و گناہان از حد افزودہ و ذکر توبہ را از ہمہ اہم می داند۔ و اشتغال بہ آن فرض عین می شناسد۔ لہٰذا در تحقیق معنی توبہ و مراتب آن با تدقیق درا و و ذکر اختلاف مذاہب در ضمن آن رسالہ مرتب ساختہ و بذکر فضل و ثواب آن در آخر رسالہ پرداختہ۔ و رسالہ دیگر در شرح اسماے حسنیٰ و بیان فضیلت و اجر قاری آن نیز ترتیب دادہ، بعد نقل از سواد بیاض امید کہ شرف قبول نظر کیمیا اثر یابد۔ ہر چند مؤلف آن ہیچ نباشد و درین عریضہ شمہ ازان نیز ایراد می نماید۔ با ہمہ شرمندگی گناہان از فضل او امیدہا دارد۔ باز آ باز آ، صد بار اگر توبہ شکستی باز آ۔ کریمہ۔ انّ اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعًا۔ بر آن برہان است۔ توبہ بنزد جمہور علما عبارت است از ترک گناہ از خوف خدا جل و علا و ندامت بر آن و عزیمت بر عدم معاودت بسوئے آن و استغفار و تضرع بدل و جان و تدارک آن ہر چہ ممکن است، تدارک آن مثل قضا ما فات من الاعمال و ردّ الحقوق

الی العباد وتحصیل البرأۃ من ہذہ الآفات، وہرچند این ندم وعزم بیشتر توبہ مقبول تر۔ بعضے اکابر گفتہ اند کہ لفظ توبہ جامع شش معنی ہست۔ اول ندم بر تقصیر ماضی، دوم عزم بر ترکِ آن در مستقبل، سیوم ادائے فرض کہ آن را ضایع ساختہ ہست، چہارم ردِ مظالم واستغفار آن، پنجم گداز ساختن گوشت وپوست وخون کہ از حرام پیدا شدہ ہست، ششم چشانیدن بدن را الم طاعات، چنانکہ چشانیدہ ہست آن را لذات سیئات۔ واگر صاحب مال وعوض مردہ باشد یا او را نشناسد بقدر آن بفقرا ومساکین بہ نیتِ او تصدق کند۔ اگر وارث او نہ باشد۔ واگر وارث یابد باُو عائد سازد وبہر حال خصوصاً در اعراض بہ دعا واستغفار او را امداد فرماید۔ وبعد غیبت بمقتضائے حدیث این دعا بخواند رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ۔ و این را کفارت آن داند۔ وتلافی تقصیرات مادر وپدر میّت را بدعا واستغفار شان نماید تا بموجب حدیث در زمرہ یاران در آید۔ امّا تدارک مظالم کفار دعا واستغفار در حق آن غیر نافع ہست، بسیار مشکل ہست، وتلافی آن بکمال استغفار در حق خود۔ اما توبہ در حال غرغرہ۔ پس ظاہر از احادیث وقرآن عدم قبول توبہ ہست درین آوان۔ وبعضے گفتہ اند کہ توبہ از سائر معاصی ورائے کفر در حالت غرغرہ جائز ہست نہ توبہ از کفر۔ فَعِنْدَهُمْ اِيْمَانُ الْيَائِسِ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ و تَوْبَةُ سَائِرِ الْمَعَاصِيْ مَقْبُوْلَةٌ طیبی شارح مشکوٰۃ گفتہ کہ این اختلاف در توبہ از گناہان ہست۔ اَمَّا تَحَلِّيْ وَاسْتِحْلَالِ از مظلمہ درین وقت جائز ہست وہمچنین وصیت بر خیر یا لنصب وصی بر اطفال خود دران حال نیز جائز ہست۔ وتوبہ از جمیع گناہان واجب۔ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ بر آن دلیل قاطع کرم او عام ہست واز بندہ عجز وشکستگی تمام

چہ توفیق توبہ ہم از فضل تست — زما ہرچہ باشد بود نادرست

نیاوردم از خانہ چیزے نخست　　　تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

بارِ خدایا تو راہ نمائے ودرے بسوئے معرفتِ خویش بکشائے! الٰہی تو دستگیر در سکرات موت وسوال منکر نکیر و دران روز شدید ظہور غیظ وغصّہ سیحوکن ہمہ۔ وَهِيَ تَفُورُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ بر آن دلیل۔ اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا سَوَاءَ السَّبِيْلِ وَقِنَا عَذَابَ الْجَحِيْمِ وَاَدْخِلْنَا جَنّٰتِ النَّعِيْمِ۔ قبلہ گاہا حقیقت دعاگوئے این فقیر ومراتب اخلاص این سراپا تقصیر را عرفان پناہی فضائل وکمالات دستگاہی شیخ عبد الاحد زبانی معروض خواہند داشت۔ امید کہ از غایتِ کرم برادر مشارٌ الیہ آثار کمالِ عنایات آن حضرت اخواہند شناخت۔ والسلام:

مکتوب ۲۰ ۔ ایضاً بہ سلطانِ وقت مدظلہٗ ورود یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنَزِّلِ الْمَطَرِ مِنَ السَّمَاءِ مَلِكِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى. والصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَالْهُدٰى، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْبَرَرَةِ التُّقٰى۔ عالم پناہا، این بندہ شرمندہ از عنایات والتعامات بادشاہی مفتخر ومباہی گشت۔ ونظر بر امید یالیست از شکر آن چہ عرض نماید بجز آنکہ دست بدعا بر آورد اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْ اِمَامَنَا فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ فِيْ مَجْمَعِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَاَدْخِلْهُ فِيْ زُمْرَةِ الصَّالِحِيْنَ السَّابِقِيْنَ۔ بارِ خدایا این بندۂ عاصی را نیز از عذاب خود آزاد کن ودرہائے رحمت ومعرفت بروئے واکن۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ ذُو الدِّرْهَمِ اَقَلُّ حِسَابًا مِنْ ذِي الدِّرْهَمَيْنِ جُزْئِيَّةٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِنُ عَمَلَ الثَّقَلَيْنِ۔ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ

تتبعها الرادفة اين العمل ونحن في الحرص وطول الامل، اين الطاعة فكيف الفلاح جاءت الممات فاين اسباب النجاة فريق في الجنة وفريق في السعير. ونحن في طلب المال والجاه. ونحن في الراحة والتخليص عن النار في الطاعة كيف السرور والنار نفور. فمن زحزح عن النار في الطاعة وادخل الجنة فقد فاز وما الحيوة الدنيا الا متاع الغرور. طال الشوق اليك والخير كله في يديك اليك الرغباء و منك النعماء انت الغني ونحن الفقراء. صل يا رب على سيد الانبياء وارحم علينا وعلى سائر عبادك الضعفاء. از دعاگوے خود چه عرض نماید. در هر باب رضاے آن حضرت می خواهد. والسلام.

مکتوب ۲۱ • به هدایت و ارشاد و مرتبهٔ نتیجهٔ الولایت والقطبیت شیخ مخدوم زاده محمد زبیر سلمه الله الی یوم الدین.

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. فرزند ارجمند شیخ محمد زبیر زید عمره وتوفیقه. ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند وسلامتی در ترک آثام ومعاصی دانند. در ترک اسباب جمعیت شناسند. مدتے ست که از چگونگی احوال ظاهر و باطن اطلاع نه داده اید. هر کجا ست خدایا بسلامت دارش. ساعتے به غفلت نه گذرد. في الحديث الشريف لن يتحسر اهل الجنة الا على ساعة مرت بهم ولم يذكروا الله فيها. بالجمله وقت کار ست نه هنگام خور و خواب. روحے که مائل به کمتر ست نفس اماره از و بهتر ست. آتش سوزان در پیش و ما به تدبیر نفس خویش تا عقده الهام فريق في الجنة وفريق في السعير وابسته ست. کمر خواص وعوام ازان فرو شکسته. وما توفيقي الا بالله. عليه توكلت واليه انيب. وصلى الله على سيدنا واله اجمعين. احوال خیر مآل را نویسان باشند و مشتاق شناسند. والسلام.

مکتوب ۲۲ ۔ بہ حقایق و معرفت آگاہی جامع علوم عقلیہ و نقلیہ العارف باللہ الصمد مخدوم زادہ شیخ عبد الاحد سلمہ اللہ صمد دریافت ۔

باسمہ سبحانہ حَامِدَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ مُصَلِّیًا عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ' اَللّٰھُمَّ صَغِّرِ الدُّنْیَا بِاَعْیُنِنَا وَ کَبِّرِ الْاٰخِرَۃَ فِیْ قُلُوْبِنَا بِحُرْمَۃِ مَنِ افْتَخَرَ بِالْفَقْرِ وَ تَجَنَّبَ عَنِ الْغِنٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی وَ نَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہٖ اَنْ یَّکُوْنَ الْحَالُ عَلٰی کَذٰلِکَ وَ الْمَاٰلُ عَلٰی ذٰلِکَ وَ الْاٰخِرَۃُ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۔ وَ النُّوْرُ وَ الظُّھُوْرُ وَ مَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ مفتون مین محروم ہست و معشوق این دیوان مجنون ۔ حب آن سم قاتل ست و بر محب آن متاع بلا نازل ۔ اِنَّ الدُّنْیَا بَاطِلٌ وَّ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ الْحَقِّ فَاِنَّہٗ النُّوْرُ الْمُطْلَقُ رَبِّ نَجِّنَا مِنْ فِتْنَتِھَا وَ مِنْ مَحَبَّتِھَا کَمَا الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃُ لَاضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحْدٰھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی ۔ عاقل را نا پسند دما در کید و فکر آن پاے بند ۔ خوش گفت ہر کہ گفت ۔

پئے خوقہ لقمہ ہر لحظہ بند	نہ شاید کشیدن ز خلقے گزند
بروزے بود نیم نانے کفاف	بعیری بود کہنہ ۔ دلقے پسند

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ جَاءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ زاد آن کجاست و فکر آن کرا ۔ صاحب این زاد دائم در شفا و رضاے خلاصل و علا و فاقد آن ہمیشہ در بلا و غضب مولا ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اللہ تعالیٰ ما پیران و امیران را بطفیل شما جوانان و آزادان و نشاط بازان ہر انچہ باید متحد گرداند بجاہ النَّبِیِّ وَ اٰلِہِ الْاَمْجَادِ ۔ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ ۔ شفقت نامۂ گرامی بعد از انتظار بسیار مشرف ساخت و احقر بر مضامین آن اطلاع یافت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ

نِعْمَ الْمَوْلیٰ وَنِعْمَ النَّصِیْرُ. وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. این غریق بحر معاصی را از دعا فراموش نہ سازند ہموارہ بیادِ آن آرند. و این حقیر را نیز دریاد و دعاے خود دانند امید بکرم او سبحانہ، عواقب امور محو گردد. و مآل بخیر انجامد بہ زاد اندچہ پردازد. والسلام علیکم و علیٰ من لدیکم.

مکتوب ۲۳ • بہ فضائل و کمالات دستگاہ حقائق و معارف آگاہ مخدوم زادہ میاں فقیر اللہ ورود یافت.

فرزند سعادت مند میان فقیر اللہ سلام خوانند و از دعا فراموش نہ سازند. کتابت آن فرزند کہ مشتمل بر مطلب اعلیٰ بود مسرور گردانید اَللّٰھُمَّ زِدْ ہمہ نور چشمان و فرزندان و متعلقان سلام می رسانند قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ اَنْ یَّھْدِیَہٗ یَشْرَحْ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ. وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلیٰ نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ. قَالَ الْمُفَسِّرُوْنَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ یَشْرَحُ اللّٰہُ صَدْرَہٗ فَقَالَ نُوْرٌ یَّقْذِفُہُ اللّٰہُ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَیَنْشَرِحُ لَہٗ فَیَنْفَسِحُ فَقَالُوْا ھَلْ لِّذٰلِکَ اَمَارَةٌ یُّعْرَفُ بِھَا فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلیٰ دَارِ الْخُلْدِ وَالتَّجَافِیْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَ الْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِہٖ. بیانِ حقیقت شرح صدر بظہور نور فرمود علامت آن یا قبال و رجوع بسوے دار الخلد و تجافی و اعراض از دار غرور و استعداد للموت قبل نزولہ نمود. چون آن نور بہ سینہ بندہ درآید تمام براہ مولا جل و علا خواند. و از ماسوی برہاند. و از ظہور آن سینہ چندان منشرح و وسیع شود کہ در جنب آن سمٰوات و ارضین محو و متلاشی گردند. این جا حقیقت قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ ظہور فرماید. و آیہ کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا. اَیْ اَوَمَنْ کَانَ فَانِیًا عَنِ الصِّفَاتِ

النَّفسانیۃِ فَاتبعناہُ بِالنُّورِ الحقّنا وَصَیّرنَاہُ نُورَ الحقّنا بروے کار آید. این زمانہ نور بہ نور رسد و این کسے از ملوکِ دین گردد. درین وقت فکر و اندیشہ وے ہمہ برائے آخرت شود. این کار دولت ہست کنون تاکرا دہند. اَلدَّاعی فَدَعی وَمَا تَوفِیقی اِلَّا بِاللّٰہِ و از ہوا و ہوس دارد. ہیہات ہیہات گوئی توفیق و سعادت درمیان افگندہ اند. کسے بمیدان درنمی آید بسوا مان راچہ شد.

بِاِسمِہٖ سُبحَانَہٗ الحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلامُ عَلیٰ رَسُولِہٖ صحیفۂ شریفہ رسید سبب مسرتہا گردید مضامینِ آن بہ وضوح انجامید. ہموارہ در طلب و یاد او باید بود و در مراتب بندگی باید افزود. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَنَا عِندَ ظَنِّ عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِی فَاِن ذَکَرَنِی فِی نَفسِہٖ ذَکَرتُہٗ فِی نَفسِی وَ اِن ذَکَرَنِی فِی مَلَاءٍ ذَکَرتُہٗ فِی مَلَاءٍ خَیرٍ مِنہُ وَمَن تَقَرَّبَ مِنِّی شِبرًا تَقَرَّبتُ مِنہُ ذِرَاعًا وَمَن تَقَرَّبَ مِنِّی ذِرَاعًا تَقَرَّبتُ مِنہُ بَاعًا وَمَن اَتَانِی یَمشِی اَتَیتُہٗ ہَروَلَۃً وبالجملہ ازان طرف ہمہ رحمت ہست. لہٰذا مثل این عاصی از کرا امیدوار این ہمہ مکرمۃ ہست. گر بگویم شرح این بے حد شود لایق آن نہ از قسم گفتار ہست بل از اسرار لازم استتار ہست. و قول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لَو اَظہَرتُہٗ لَقُطِعَ البُلعُومُ. نشانِ حال این ہست. مَن عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ، نیز بر آن برہان ہست اَستَغفِرُ اللّٰہَ مِن قَولٍ بِلَا عَمَلٍ متعذب نیست. بہ ہموارہ بر احوال خود اطلاع می دادہ باشند و از دعا فراموش نہ کنند. والسلام.

مکتوب ۲۴۔ بہ فضائل و کمالات دستگاہ قاضی شیخ الاسلام۔

بِاِسمِہٖ سُبحَانَہٗ الحمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ہَدَانَا اِلَی الاِسلَامِ وَجَعَلَنَا مِن اُمَّۃِ سَیِّدِ الاَنَامِ مُحَمَّدٍ عَلَیہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ. اَمَّا بعد فَسَلَامٌ عَلَیکُم وَ

رَحمۃ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعد ورودِ صحیفۂ گرامی و نمیقۂ سامی آں مقتدائے قاصی و دانی مشرف گشت و مضامین خجستہ آئین آں بہ دل و جان عَظَّمَ اللّٰہُ اَجْرَکُمْ وَرَفَعَ قَدْرَکُمْ حُکْمُکُمْ عَلَی النَّاسِ وَالعین وَنَحْنُ فِی کَمَالِ النَّقْصِ وَالشَّیْنِ آں جا این ہم ہدایت وارشاد داز ما تمامی اطاعت و انقیاد۔ اما این حقیر ہیچ مدان عاری مدارسۂ این و آں ہست و گرفتاری ذنوب و آثام عاصی را فکر معاصی خود اہم دادنی کہ فردا کار تا جبّار و مولا گناہگار را توبہ و استغفار و گریۂ اسحار بہتر از مطالع اسرار و مکاشفۂ انوار۔ ہیہات قرب وقت الحساب والکتاب وَنَحْنُ فِی کَمَالِ الْغَفْلَۃِ وَالْاُدْبَارِ فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ فقیر در مدت عمر بدرسی این امور نہ پرداختہ و آں را در مردم مذکور ساختہ ہرگاہ از درسی امور ضروریہ از راہ عوارض بشریہ معقر ماند در امور دیگر خود چہ گو نہ نشاید از مدت ایّام بغیر نام بجہت استعداد بہ کلام سیدِ انام عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسلام۔ بہ درس صحیح بخاری با شروح و حواشی مع فرزندان و جماعۃ دیگر از فضلا و درویشان اشتغال دارد و آں را ہم از غایت پریشانی حال ہمگی و بال ہر روزے تواند سرانجام داد۔ گاہے بہ آں مشغول ہست و زمانے بہ دیدنِ عیوب مقبوض و مہجور۔ راہ اختلاط بہ کس کمتر دارد و خود از ہمہ بدتر می انگارد۔ من ہیچم و کم زہیچ

من ہیچم و کم زہیچ ہم بسیارے ... وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

دیگر این خود ارادہ درست نہ دارد دیگرے را چگونہ مرید خود سازد۔ آں مثل ہست کہ زنگ ریز بہ ریش خود گرفتار ہست۔ اما یاران و دوستان این فقیر اصلا گفتگوے این امور نہ دارند بلکہ اکثرے آں را نمی دانند۔ و اگر بالفرض کسے بر آں واقف ہست از راہِ علم و تنبہ وارشاد صاحب کلام بر اعتقاد اہلِ حق راسخ ہست بہ کرم اللہ تعالیٰ۔ ہمہ اہلِ طریقت بر مرکز استقامت در عقائد اہلِ سنت و جماعت ثابت اند۔ و از زیغ و ریب بہ مراحل دور ہمہ را براہ حق می خوانند

دبتدعان می رانند. واین معنی نہ پنہان ہست، بلکہ در عالم عیان ہست قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ مقصود از اطالت کلام دفع اتہام ہست، در عقائد اسلام نہ دعوت استقامت در جمیع احوال واعمال وَلَوْ عَادَ تَنَزُّهٌ از ہمہ ذنوب وآثام فَاِنَّهٗ مِمَّا تَزِلُّ فِيْهِ الْاَقْدَامُ وَ يَتَحَيَّرُ فِيْهِ الْاَفْهَامُ۔ خصوصاً این دور از کار کہ درین باب کمال شرمندہ از پروردگار است۔ اما اوکریم ذی پروردگار ہست وغفار ہست مخدوما مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ وصیت بزرگان این طریق خصوصاً جدّ شریف این چنین ہست۔ وفی الواقع نیز ہمین است کہ مدار کار بر کمال اتباع سید اولین وآخرین ہست صلوٰۃ اللّٰہِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَصَحْبِهِ الْعِظَامِ۔ والتزام طریقہ اہل سنت وجماعت وکمال اجتناب از بدعت باشناعت ہزاران مواجید واحوال وکشوف وخوارق عادات رابے اتباع والتزام دبال وضلال می دانند وباطل واستدراج می شمارند۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ۔ محال ہست

محال ہست سعدی کہ راہِ صفا — توان رفت جز درپے مصطفٰے

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى وکتب ورسائل ازین امور مشحون ہست ودر عالم معروف ومشہور۔ بالجملہ عالمے بنور ارشاد الیشان می بارد وکمال عشق جمال احمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام متعال الیشان می آرد، خود را فداے دین محمدی ساختہ اند کہ ادنیٰ صحابی را از جمیع اولیاے امت افضل انگاشتہ دعدیل فضل صحبت خیر البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام الاطہر ہیچ چیز نہ پنداشتہ بہ انبیاے کرام خصوصاً بخاتم وسید این بزرگان عظام چہ رسد

در قافلہ کہ اوست دانم نہ رسم — این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم

خوش گفتہ: محمد عربی کآبروے ہر دوسرا ست — کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

جَزَاهُ اللّٰهُ عَنِ الطَّالِبِیْنَ خَیْرَ الْجَزَاءِ غایتہ ما فی الباب . اگر گاہے بہ مقتضاے حالے
دَعَلٰی سَبِیْلِ الْقِلَّةِ وَالنُّدْرَةِ کلمہ دور از الیشان صادر شدہ بعد انتباہ حل آن نمودند.
وبراہِ حق ارشاد فرمودند کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی النَّاظِرِیْنَ فِی کَلَامِہٖ قُدِّسَ سِرُّہٗ. پس چون
صاحب کلام خود بیان مرام نماید اشتباہ والتباس از کجا ماند و ماذٰلک شواھد دلظاہر آن
بے تکلف در کتب شریعتِ غراء بسیار پیداشت وموافق آن بہ اصول ملتِ بیضاء ظاہر وَھُوَ ھٰذا
عَلَی الْعَالِمِ الیقینِ فی المتبع القطعی وچون این رقیمہ گنجایش ذکر آن نہ داشت آن را بہ دو فور عالم
الیشان گذاشت منع نداشت . اگر اشارہ شود تحقیق وتفصیل آن نوشتہ بخدمت شریف بفرستد.
وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ . وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَلْعَلَّامِ.
وباقی آنچہ درین باب تحریفات ومفتریات ہست عہدۂ آن بر مفتری ومحرف آن کلمات ہست ہمانا
کہ رسالہ باین جماعۃ منسوب ہست ہمہ معلول ومجہول ہست . وبمصداق مؤلف آن ہمان مثل مشہور ہست
مَنْ لَمْ یَعْرِفْ وَصَنَّفَ فِیْهِ کِتَابًا فَکَیْفَ یَعْرِفُ هُوَ دَقَائِقَ الْعِلْمِ سُؤَالًا وَجَوَابًا
بِتَعْیِیْبٍ وَتَنْقِیْصٍ . دیگرے ہرچند حرام ہست اما کریمہ لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ
الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ . در بعض کتاب ہست بالجملہ آنچہ براے خدا ہست جل وعلٰی ہمہ زیبا وشفا
است وآنچہ براے نفس بدخواہ ہست ہمہ رنج وبلا ہست . عجیب ازان جماعۃ کہ محل اشتباہ مع
تحریفات بہ اندازہ دریافت . نقل کردہ اند واز جوابہا صاحب کلام زبان بستہ وقلم شکستہ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰی وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی . وباب توجیہات
در کلام نہ بعید ونہ عجیب ہست وصرف از ظاہر مرام نہ محدث وغریب بلکہ آن در کلام الٰہی وحدیث
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نیز بسیار ہست . چہ حل آن بر ظاہر عبارت دشوار ہست . ودر
کلام مشائخ طریقت بے شمار توجیہ وتاویل آن از کمال ایمان ہست وابقاے آن بر ظاہر موجب

تفضیل انام۔ کریمہ یُضِلُّ بِهٖ كَثِيْراً وَّ يَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْراً در لفظ قرآن بالجملہ فَاخْتِيَارُ طَرِيْقَةِ التَّوْجِيْهِ وَالتَّاوِيْلِ هُوَ طَرِيْقَةُ السَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ وَالْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ۔ بہر حال در فہم مرام و توجیہ کلام ہر کسے علم باحوال آں شخص بس است۔ اگر بعلم و صلاح موصوف و معروف است اصلاح کلام وے محمود و مرغوب است۔ و اگر از ارباب جہل و فساد است انکار وے بر عباد است۔ و ایں معنی بہ تتبع اقوال و اطوار و مشاہدہ آثار و اتباع ہر کسے مخفی و نہاں است۔ فقاہت ابو حنیفہ و ولایت بعض اولیاء گذشتہ ہیں امارات ظاہر و عیاں است فَمِنْ تِلْكَ الْاَحَادِيْثِ الْمَحْمُوْلَةِ عَلَى التَّوْجِيْهِ وَالتَّاوِيْلِ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ عَادٰى لِىْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَىَّ عَبْدِىْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَىَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِىْ يَتَقَرَّبُ اِلَىَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِىْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِىْ يَمْشِىْ بِهَا وَاِنْ سَاَلَنِىْ لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِىْ لَاُعِيْذَنَّهٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهٗ تَرَدُّدِىْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهٗ وَلَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ۔ رواہ البخاری مجذوماً۔ ایں فقیر فقرات چند از فقرات بسیار ہمگی انوار از کلام جد بزرگوار در کاغذ علیحدہ نوشتہ بخدمت شریف فرستادہ است حِسْبَةً لِلّٰهِ آں را مطالعہ نمایند و قیاس فرمایند و بہ نظر بندگان حضرت در آرند اَلْقَلِيْلُ يَدُلُّ عَلَى الْكَثِيْرِ وَالْقَطْرَةُ تُنْبِئُ عَلَى الْبَحْرِ الْغَدِيْرِ۔ اشفاق پناہا بہ مقتضائے ضرورت و دفع تہمت ایں ہمہ اطالت و جرأت نمود معذور خواہند فرمود اَلْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

ہر چہ جز عشق خدائے احسن است۔ گر شکر خوردن بود جاں کندن است۔ والسلام!

مکتوب ۲۵ ۔ بہ خان رفیع الشان مکرم خان ۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ و تبلیغ التحیۃ و السلام ۔ بخان سعادت نشان مکرم و مہربان سلمہ المنان می رساند صحیفۂ شریفہ مشرف ساخت و مضامین خجستہ آئین آن راشناخت انچہ از عنایت حضرت ظل الرحمٰن نوشتہ بودند سبب افتخار این دوراز کار شرمندۂ روزگار گردید و اختیار مرضی آن حضرت سعادت خود دیدہ خود را مسلوب الاختیار ساخت در تمام اختیار بہ آن حضرت گذاشت مرامی الجمیل جمیل کیف الجمیل و ھو امام المسلمین محی السنۃ والدین کنف العلماء والصالحین لا زال وجیھا عند رب العالمین و رالقبیح قبیح کیف القبیح و ھو شر العالمین و بئس القرین از قبیح خود چہ گوید کہ از غیر قبیح از و ہیچ نہ روید خیر او ش زائد از شر او ۔ چہ گفتہ آید ۔ وائے بر حال و مآل این قسم شخصے کردے بدتر از ہمہ کس ۔ ہیہات توشۂ آخرت مہیب نہ ساخت و ہمگی بہ ہوا و ہوس پرداخت کسے کہ آتش سوزان در پیش دارد کہ از گوشت و پوست بگداز د چگونہ با غیر می سازد و چسان قرار و آرام دارد ۔ دیگر نمی داند تا چہ درمیان آرد مگر آن کہ از قرآن و حدیث چیزے بخواند ۔ قال اللہ سبحانہ و تعالیٰ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ قال المفسرون و لما نزلت ھذہ الآیۃ ۔ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یشرح اللہ صدرہ فقال نور یقذفہ اللہ فی قلب المؤمن فینشرح لہ وینفسح فقالوا فھل لذالک امارۃ یعرف بھا ۔ فقال نعم الانابۃ الی دار الخلود و التجافی عن دار الغرور و الاستعداد للموت قبل نزولہ ۔ بیان حقیقت شرح بظہور نور فرمود و علامۃ باقبال در رجوع بسوے دار الخلود و تجافی و اعراض از دار غرور و استعداد موت قبل نزول نمود ۔ وچون آن نور بسینہ در آید بندہ را بہ تمام براہ مولا جل و علیٰ خواند و از ما سواء

برآید واز ظہور این سینہ چندان منشرح ووسیع شود کہ در جنب آن سموات و ارضین محو و متلاشی گردد۔ این جا حدیث قدسی لَا یَسَعُنِیْ اَرْضِیْ وَلَا سَمَائِیْ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ قَلْبُ عَبْدِیْ مُؤْمِنٍ ظہور فرماید و تاویل کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا فَانِیًا عَنِ الشِّقَاقِ النَّفْسَانِیَّۃِ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَبْقَیْنَاہُ النُّوْرَ الْحَقَّانِیْ وَصَیَّرْنَاہُ نُوْرًا مَحْضًا بروے کار آید۔ این زمان نور بہ نور رسد و این کس از مقربان گردد۔ و درین وقت فکر و اندیشہ دین ہمہ برائے آخرت شود از ہوس وارہد و مستحق روح و ریحان گردد۔ و در زمرہ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ شود۔ این کار دولت است کنون تا کرا دہند۔ حدیث ھُوَ لَاءِ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ در الیشان صادق است و ملائکہ لطواف اینہا از آسمان نازل آیند کُلُّ ذٰلِکَ مَنُوْطٌ بِمُتَابَعَتِ سَیِّدِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ حبیب رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ بیت

محال است سعدی کہ راہ صفا — توان رفت جز در پئے مصطفٰے

عَلَیْکُمْ بِاِتِّبَاعِہٖ وَاقْتِفَاءِ اٰثَارِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ لہذا این احقر انام بجہت استسعاد بکلام سید انام علیہ وعلٰی آلہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بدرس صحیح بخاری با شروح و حواشی بہ فرزندان و جماعۃ دیگر از فضلاء و درولیشان از مدتے گاہ بگاہ اشتغال دارد و دران اثنا تحقیقات عجیبہ و تدقیقات غریبہ رُو می آرد، امّا توفیق آن نمی یابد و خود را نیز قابل آن نمی داند وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ ہیہات

گوئے توفیقِ سعادت درمیان افگندہ اند — کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد

مکتوب ۲۶ ۔ بہ خانِ ذی شان عاقل خان۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مگرہا مدتے ہست کہ فقیر را از احوال خیر مآل ذات بابرکات اطلاع نیست. بسلامت باشند و سلامتی
را در طاعت و یادِ حق تصور فرمایند. وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست. ہنگام بندگی ہست کہ
فردا خوفِ شرمندگی ہست. عذاب گوناگون در پیش قرار و آرام کرا در کیش آرام در یادِ رحمن ہست کہ
آن سبب دخول جنان ہست. ذِکرُ اللہِ دَوَاءٌ وَّ شِفَاءٌ. اَلدُّنیا سَاعَۃٌ وَّلَنَا فِیہَا طَاعَۃٌ.
اَلدُّنیا یَومٌ وَّلَنَا فِیہَا صَومٌ. توفیق از خدا ہست. و نفس ما ہمہ بلا. ذکر اللہ اعلیٰ و ادلے
اشفاق پناہا و اقبال آثار حاجی عوض کہ یکے از نیکان روزگار ہست چنانکہ معلوم الیشان ہست
در صوبۂ کابل ہمراہ امیر خان ہست. می خواہد بہ این صوبہ بیاید، براہ یثرب و بطحا در آید. و
برائے امرے کہ آفریدہ اند بہ آن گراید. توقع کہ حقیقتِ او بعرض معلیٰ برسد تا ہرگاہ بخواہد
از صاحب صوبہ دستک راہ یابد و بکار آخرت پردازد. ہر چند وجودِ او دران صوبہ درکار ہست
اما خواہان درگاہ پروردگار ہست. والسلام!

مکتوب ۴۷ - بہ مخدوم زادہ شیخ محمد پارسا.

فرزند سعادت مند، ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند. چرا
دل ریش نباشد کہ گور و قیامت در پیش دارد. چہ گونہ بہ جمعیت و آرام بود نمی داند کہ فردا
کجا مسکن و ماویٰ شود. فَرِیقٌ فِی الجَنَّۃِ وَفَرِیقٌ فِی النَّارِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ
الجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وقتِ عمل ہست نہ ہنگام حرص و طول امل. وقت کار ہست نہ موسم خورد و خواب
فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال. یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللہَ
بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ. فَاعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِیْمٌ. ہیہات گوئی توفیق سعادت
درمیان افگندہ اند. کسے بہ میدان در نمی آید، سواران را چہ شد. مدتے ہست کہ چیزے از ان
فرزند نہ داد. ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش. اَلسَّلَامَۃُ فِی اِدَامِ الطَّاعَۃِ وَفِی الْاِقْبَالِ عَلیٰ

الآخِرَةِ . اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ . اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
كَاشِفَةٌ . نَحْمَدُهٗ وَهُوَ بِالْحَمْدِ حَقِيْقٌ وَنُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ بِهٖ يَلِيْقُ وَعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَهْلِ الْفَضْلِ عَلَى التَّحْقِيْقِ . وَالسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْفَةٍ وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ

مکتوب ۲۸ - بپادشاه دین پناه — قبله گاها فقیر زادها عازم ملازمت سراسر سعادت بودند - این فقیر سراپا
تقصیر بوسیلهٔ کلام رسول و چند کلمهٔ دیگر نامه بود اظهار دعاگوی خود نیز نمود . وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَمَسَاكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ مِنْ
لُؤْلُؤٍ فِيْهَا سَبْعُوْنَ دَارًا مِنْ يَاقُوْتٍ حَمْرَاءَ فِيْ كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ بَيْتًا مِنْ زُمُرُّدٍ خَضْرَاءَ
فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلِّ سَرِيْرٍ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا مِنْ كُلِّ لَوْنٍ عَلٰى كُلِّ فِرَاشٍ
اِمْرَاَةٌ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ مَائِدَةً سَبْعُوْنَ لَوْنًا مِنْ طَعَامٍ فِيْ كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ
وَصِيْفًا وَوَصِيْفَةً يُعْطَى الْمُؤْمِنُ مِنَ الْقُوَّةِ مَا يُعْطِيْ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ فِيْ غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ
رَوَاهُ الطَّبْرَانِيْ وَبَيْهَقِيْ وَعَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفْلَةَ . قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّنْسٰى اَهْلَ
النَّارِ جَعَلَ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ صُنْدُوْقًا فِيْ صُنْدُوْقٍ عَلٰى قَدْرِهٖ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تصوم تقفل
مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُجْعَلُ ذٰلِكَ الصُّنْدُوْقُ فِيْ صُنْدُوْقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تصوم بَيْنَهُمَا نَارٌ . ثُمَّ
تقفل ثُمَّ يُلْقٰى اَوْ يُطْرَحُ فِي النَّارِ فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ
وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيْ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَمِيْعَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ ذٰلِكَ .
هیهات هرگاه حال کار بر آن و این است پس چرا ما غافلان را فکر چنان و چنین است و چگونه آرام و
تمکین است ، و چه طور جان ببدن قرین است مگر وعیدات الٰهی جل شانهٗ نه در گوش است تخویفات
قرآنی همه فراموش . کلا آتش سوزان در کمال جوش و خروش است و عامیان را آن طبق و سرپوش

و مردم از هیبت آن همه بے خود و بے ہوش ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَ تَرَی النَّاسَ سُکٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُکٰرٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ۔ اما اولیاء و مقربان ازان بعید ۔ کریمه اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰی اُولٰٓئِکَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ۔ بر آن شاهد دلیل ۔ و کریمه اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ ۔ و کریمه فَاَمَّآ اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّتُ نَعِیْمٍ نیز آن را هادی و سبیل ۔ الٰهی رحمت تو عام ست و ما عاصیان را هزاران امید تام ست والسلام ۔

مکتوب ۲۹ ۔ ایضاً بہ پادشاہ دین پناہ :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ قبله گاہا عالم پناہا ، این دعاگو فرزندے شیخ محمد پارسا را از جمله سالکان مسالک حقیقت و از مقبولان درگاه باعظمت و رفعت تعالےٰ و تقدس می فهمد و از صغر سن تا حال بر اطوار بزرگان خود مستقیم و بر اذکار و مراقبات و اشواق و اذواق مستدیم و دعوات به اجابت قرین ۔ مع هٰذا در غربت و مسکنت و شکستگی و گداختگی بے نظیر ۔ بهمه حال دعاگوے موروثی ہست و فدوی آن حضرت بجان بسیار قوی سزاوار عنایات و مستحق اکرامات ہست

هَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُهُمْ   وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْکِیْنِ مَا یَتَجَرَّعُ ۔ والسلام ۔

مکتوب ۳۰ ۔ بہ سیادت پناہ سموالمکان سیف خان ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَهٗ ۔ والسلام علیکم ورحمة الله و برکاته ۔ بزرگے گفته ہست اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا ۔ وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَةَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَةِ یعنی اگر سلامت خواہی بر دنیا سلام گو و دست از دل بشو و اگر کرامت و بزرگی خواہی آخرت نیز وداع بساز و با خدا جل و علا طلب آخرت اگرچه لابد ست ۔ اما اگر از برائے خود ہست آن نیز منوط بتقوی و زہد ہست ۔ و اگر از برائے مولا ہست پس آن اعلیٰ و اولیٰ ہست ۔ این نصیب مقربان درگاہ ہست و آن نصیب مومنان ابرار ۔ ہیہات وقت کار ہست نه ہنگام خورد و خواب

فردا کار با جبار ہست فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی النَّارِ، فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ. قصہ مختصر از ہمہ چیز یاد خدا بہتر وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن ہست	گر شکر خوردن بود جان کندن ست

چون سعادت آثار نصرت خان ہمراہ جماعۃ متعلقان عازم ملازمت بود بہ این دو کلمہ نام لوط مصدع خدمت گرامی گردید. این فقیر را در دعا دانند و فراموش نہ سازند و آن حدود را بہ ترویج سنت در رفع بدعت منور سازند. مخدوما کمالات اکتساب سید عبد الحکیم نبیرہ مولانا شیخ عبد الحی از خلفائے حضرت قطب الاقطاب مجدد الف ثانی و بلدہ میتنہ بر جادۂ بزرگان و طریقۂ الیشان است درحق او و شیخ محمد امین از خویش الیشان و فرزندان شیخ نور محمد نیز خلیفہ آن قطب اکبر مہربانیہا مامول است. والسلام.

مکتوب ۱۳۱ • بپادشاہ دین پناہ.

الحمد للہ العلی الاعلی الذی جعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ہی العلیا. والصلوۃ علی رسولہ محمد سید الوری وعلی الہ واصحابہ اسلتقی. امابعد فالسلام علیکم واللہ عونکم وھو معکم اینما کنتم. معیت او سبحانہ منوط بتقوی واحسان است اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ ھُمْ مُحْسِنُوْنَ. قول رحمن است وحقیقت تقوی در ترک ذنوب و آثام است. وَالْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ قول نبی علیہ السلام است فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاَحْسِنُوْا اِنْ کُنْتُمْ شَکَرْتُمْ. جعلنا اللہ وایاکم من المتقین المحسنین ونجانا وایاکم من عذاب الالیم یوم الدین. ونصرنا وایاکم علی القوم الکافرین وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ اجمعین. اشتفاق پنا با عریضہ نیاز بخدمت حضرت ظل الٰہی بدست فرزند محمد پارسا بآن کہ درین ایام

بہ تحصیلِ کمال بعنایت اشتیاق گذاشت فرستادہ است۔ توقع کہ بزودی شرفِ ملازمت یافتہ عریضہ را بہ نظرِ معلیٰ بگذارند و بعنایات امتیاز یابد۔ چون غربت و مسافرت در حق وے از بزرگان امیدہا سدا فرست۔ ہیہات سفر بعید و شدید در پیش است و زاد و راحلہ آن ہیچ در ہیچ است بارخدایا تو دستگیری فرما دماشکستگان را بمنزلِ مقصود رسان۔

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　پیادہ می روم و ہمرہان سوارانند

مکتوب ۳۲ ۔ بباد شاہِ دین پناہ۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَ اِلَيْكَ الْمُشْتَكىٰ وَ اَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلَّامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْاَنَامِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهِ الْكِرَامِ۔ وَ هٰذَا الْحَمْدُ وَالدُّعَاءُ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ هُوَ الْمُلْهَمُ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ وَ لِلظَّفَرِ عَلَى الْاَعْدَاءِ كَمَا اُلْهِمَ بِهٖ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَغَلَبَ بِهٖ عَلَيْهِمْ وَ اُلْهِمَ بِهٖ مُوْسٰى يَوْمَ فَلْقِ الْبَحْرِ وَ غَرَقِ فِرْعَوْنَ مَعَ الْاَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ جُنْدَكَ وَاهْزِمْ عَدُوَّكَ۔ كَانَ اللّٰهُ فِيْ عَوْنِكُمْ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَكُمْ لِاِزَالَةِ السَّلَاطِيْنِ الْخَائِنِيْنَ وَعَنْ عَذَابِ اللّٰهِ اٰمِنِيْنَ وَالْاَعْدَاءِ الْخَاسِرِيْنَ وَفِي النَّكَالِ دَائِمِيْنَ وَالْعَبْدُ الضَّعِيْفُ فِي الدُّعَاءِ وَاللّٰهُ نَاصِرُ الْاَوْلِيَاءِ۔

قبلہ گاہا چون خود درین وقت از عدم لیاقت مقصر ماند فرزندے محمد پارسا را باین عریضہ مختصر بخدمت سراسر سعادت فرستادہ و وظیفہ دعاے خود ظاہر ساخت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ دیگرچہ معروض دارد کہ غیر از بدی در خود ہیچ نمی داند۔ چون درین ایام بہ درسِ صحیح بخاری باشروح و حواشی و جماعۃ دیگر از فضلاء و درویشان بعد صلوٰۃ العصر اشتغال داشت تیمناً حدیث چند ازان و از غیر آن درین عریضہ نیز می خوانند۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ" رَوَاہُ الْبُخَارِی۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ رواہ المسلم۔ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ رَوَاہُ الْمُسْلِمُ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا۔ رَوَاہُ الْبُخَارِی۔ قبلہ گاہا در دنیا ہیچ آرزوے نیست جز آنکہ گوشۂ خاطر بیابد و بہ این امور پردازد و با گریہ وسوز لبسازد الی اَنْ یَّبْلُغَ الْکِتٰبُ اَجَلَہٗ کَیْفَ لَا. وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ ہیہات عمر برباد رفت وہیچ عمل شایانِ درگاہِ مقدس او نہ کردہ وخجالت وبطالت ہمہ نقد وقت ہست وانفعال وشرمندگی برکفِ دستِ حساب، وکتاب آخرت در پیش وما در عیش وعشرتِ خویش۔ تنگی وتاریکی گور فراموش۔ آخر تا کے این خواب خرگوش۔ آخر بیدار خواہند ساخت وہیچ سود نہ خواہد داشت۔ آتشِ سوزان در کمال جوش وخروش وآن مرعاصیان طبق وسرپوش گوشت وپوست از سوزشے بریزد ومانند آن بجاے آن بخیزد۔ ودم قبیح از احراق آن جاری وصاحب آن خزی وخواری۔ ہرکس ساعتے درین تصور نشیند ولمحہ مثلاً خود را دران آتش بہ بیند، بعد ازین چون خواہد زیست وچگونہ نخواہد گریست بمقتضاے عمل ما زیادہ ازین ہست۔ اما خداے ما کریم ورحیم است۔ عجب بعد این خبر چسان جان در بدن ہست وچگونہ دعوئ مادمن ہست۔ ہر بلا ازین مادمن ہست۔ چون این از میان رفت از ہوا وہوس رُست وہمہ نور گشت۔ وبحق جل وعلا واصل واعلی پیوست۔ ونعمت درحق او تمام گشت۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا۔ وَقَالَ فِیْ نَبِیِّہٖ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ۝ نور رب العلمين وجعله سيد الأولين والاخرين صلى الله تعالى عليه وعلى اله واصحابه اجمعين . خاتمة حسنه بكلام الملك العلام وحديث سيد الانام عليه وعلى اله الصلوٰة والسلام . قال عز من قائل الاولياء فى مقابلة الاعدا قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ . وقال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم . الغدوة فى سبيل الله أو روحة خير من الدنيا وما فيها . رواه البخارى . من اغبرت قدماه فى سبيل الله فلا تمسه النار . رواه البخارى . الحمد لله الذى نصر اولياءه قال الله تعالى وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ . وقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين . والصلوٰة على سيد العالمين سيدنا محمد واله اجمعين . السلام عليكم ورحمة الله وبركاته . مرا از حال خود چه نویسد.

مکتوب ۳۳ .

مہر پیوند ما نہ دادہ یار	چون توان شد زعمر برخوردار
کار ما یا یکیست در ہمہ شہر	وان یکے تن نمی دہد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز	ہم دمے نیست تا بگریم زار
در خرد وشم زصیت آن معشوق	در سماعم زصوت آن فرماد

آن خداے متعال بہ آن بندگی واستغفار ما را بجود خواند وابلیس را بہ آن عبادت بہ یک گناہ از درگاہ خود راند . ما باین بار گناہ، واز وے کرم ہائے بے شمار . ہیہات ازین جہان چہ خواہد برد وازین شرمندگی وحسرت خواہد مرد . دعوت اکرم الاکرمین قبول کرد .

زود او حضرت او بچہ رُو خواہد رفت خرمی آن روز بدتر از آتش جان سوز . ہنوز ہیچ نہ رفتہ است
و درہاے توبہ نہ بستہ ہست . اے غافل بشتاب و قدر مولاے خود بشناس . بیت

کس نہ کند ہیچ بہ بیگانگان ... انچہ تو با حضرت حق می کنی

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ . وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ .

مکتوب ۴۳ ۔ بہ مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد قدس اللہ سرہٗ صدور یافت .

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام . ذرہ احقر بخدمت مخدوم معظم می رساند . بہ ورود صحیفہ گرامی مشرف گشت و مضامین خجستہ آئین آن بجان و دل پیوست رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَجْرَكُمْ بِبَرَكَةِ الصَّالِحِيْنَ و دُعَائِهِمْ يَرْحَمُ عَلٰى هٰذَا الْعَاصِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ . وفی ذٰلِكَ فَلْتَسِلْ تِلْكَ الدُّمُوْعُ فَيَا اَسَفٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ وَاَعْرَضْتُ عَنِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مخدوما کتابت اخوی اعزی میان خلیل اللہ را دید و مضامین آن فہمید لَا زِلْتُمْ فِيْ خَيْرٍ وَّبَرَكَةٍ وَّهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ . اہل اللہ ہر جا باشند مبارک ہست و مرا بدالِ آن مقام را لبشارت . باقی تفصیل جواب از مکتوب اخوی مذکور معلوم شریف خواہد گردید . انشاء اللہ العزیز والسلام . چند روز از تنگی سینہ بر سبیل تجرید و تفرید بکوہ و بیابان گذارند . و بلسان حال این بیت می خوانند .

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ... کہ سر بہ کوہ و بیابان تو دادہٗ ما را

بعد از ان گذشت انچہ گذشت نو از شہاے لضیب عاصیان گشت قلم این جا رسید سر بشکست

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ . والسلام .

مکتوب ۳۵ ۔ بہ مخدوم زادہ محمد زبیر نوشتہ ۔

بعد الحمد والصّلوٰۃ و تبلیغ التّحیّۃ والسّلام ۔ بہ فرزندارجمند زید توفیقہ می رساند مرغوب رسید و مضامین آن معلوم گردید ۔ اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَزِلْتُمْ فِیْ خَیْرٍ وَّ بَرَکَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَکُوْنُوْا فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ مَعَ اللّٰہِ ۔ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۔ اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وُجُوْھَنَا یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ ۔ وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْتَتَسِلْ تِلْکَ الدُّمُوْعُ ۔ از غایت تنگی سینہ و تذکر گناہان تو دیدہ چندروز بہ سبیل تجرید افتان وخیزان واشک حسرت از چشم ریزان ...... بکوہ وصحرا گذارند وملیسان حال این بیت می خوانند ؎

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ۔۔۔ کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ ما را

بعد ازان گذشت آنچہ گذشت ۔ وآنچہ نوازشہاے الٰہی وحضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نصیب عاصیان گشت ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۔ ملازمت حضرت ظل الٰہی امام ربانی را کمالات سعادت خود دانند ۔ اگر رخصت فرمایند بیایند واگر نگاہ دارند سعادت دانستہ باشند ۔ سبق صحیح بخاری انشاء اللہ تعالیٰ تلافی خواہد رفت ۔ بہرحال در بندگی او کمر محکم باید بست ۔ از فقیر زادہا سلام خوانند ۔ ومشتاق دانند بکرم اللہ سبحانہٗ ۔ ہرکدام بہ تحصیل ظاہری و تکمیل باطنی مشغول اند ۔ اَللّٰھُمَّ بَلِّغْھُمْ اِلَی الْکَمَالِ ۔ واے برحال این عاصی کہ در وے بوے از خیر شناسی نیست ۔ آرے رحمت او وسیع است وآن مر عاصیان را دستگیر ؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من　　　پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند　والسلام۔

مکتوب ۲۳۶۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ خصوصاً علی سید الوری المصطفیٰ

آن امام زمان ظل رحمان احقر انام پس از اداے مراتب سلام با کمال شکستگی و نیاز تمام بعرض مقدس معلا می رساند و ورود فرمان عالی نشان این کمترین عالمیان را مفتخر و مباہی ساخت و آن را بر دیدہ و سر گذاشت: در شکر آن ازین ہیچ مدان چہ آید غیر ازانکہ دست بہ دعا با کمال تضرع والتجا بدرگاہ کبریا بردارد اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ کَلِمَۃَ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ رَوَاہُ التِرمذی وغیرہ۔ لَا یُغْنِیْ حَذَرٌ مِّنَ الْقَدَرِ وَالدُّعَاءُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاءَ لَیَنْزِلُ یَتَلَقَّاہُ الدُّعَاءُ فَیَلْتَقِیَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ۔ رواہ المستدرک مَنْ لَّمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِرمِذِی۔ لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَمْ یَھْلِکْ الدُّعَاءِ۔ رواہ ابن حبان۔ لَوْ اَنَّ بَاکِیًا بَکٰی فِیْ اُمَّۃٍ مِّنَ الْاُمَمِ رُحِمَ رَوَاہُ البیہقی وغیرہ من سلاگ۔ دعا را اثرہا بسیار است، رعایت آن از جملہ ضروریات است۔ ہیہات توفیق کجا است و ما در ہواے نفس مبتلا و عذاب گوناگون در قفا وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ آدمی را نہ براے خورد و خواب آفریدہ اند و بجہت عیش خوشگوار اورا ایجاد فرمودہ۔ کارخانہ عظیم بخلعت او منوط است و عذاب و ثواب ابدی بہ آن مربوط و ما ازان غافل بعیش زمانی شاغل فردا چشم خواہند کشود۔ اما ہیچ سود نہ خواہد بود۔ لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَۃٍ مِّنْ ھٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ۔ امروز روز کار است کہ فردا کار با جبار است تا کرا توفیق دہند و قرعۂ دولت بنام کدام یکے

زنند۔ گوئی توفیقِ سعادت درمیان افگندہ اند کس بہ میدان درنمی آید سواران راچہ شد۔ الٰہی توفیق ہم ازتُست ازماچہ چیز نادرست۔

نیاوردم ازخانہ چیزے نخست | تودادی ہمہ چیزمن چیز تُست

تورحم نما ودرماندگان را دستگیری فرما۔

تودستگیر شواے خضرِپے خجستہ کہ من | پیادہ می روم وہمرہان سواراند والسلام۔

مکتوب ۳۷۰

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَالسلامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ذرۂ احقر بس ازادائے سلام شکستگی ونیازِ تمام بعرضِ عالی متعالی شاہ عالم وعالمیان می رساند۔

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت | ولے خلاصۂ جان خاکِ آستانۂ تُست

دیگر ازاحوال کثیرالاضلال خودچہ عرض نماید مگرآن کہ حدیثے ازاحادیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواند۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَنْظُرُ اِلٰی اَخْبَاپِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی وَجْہِہٖ غُدْوَۃً وَعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ۔ رواہ احمد وَالترمذی وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَااَیُّھَا النَّاسُ اَبْکُوْ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِیْعُوْا فَتَبَاکُوْا فَاِنَّ اَھْلَ النَّارِ یَبْکُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی تَسِیْلَ دُمُوْعُھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ کَاَنَّھَا جَدَاوِلُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ دُمُوْعُھُمْ فَتَسِیْلُ الدِّمَاءُ فَتَنْفَجِرُ الْعُیُوْنُ فَلَوْ اَنَّ سُفُنًا اُجْرِیَتْ فِیْھَا لَجَرَتْ۔ ہیہات ہرگاہ مآل کار برین منوال است پس چراماغافلان را آرام وقرار است۔ مگر وعیدات الٰہی جل شانہ درگوش است کلا بل آتش سوزان درکمال جوش وعاصیان را آن طبق دسرپوش۔ اولیا را وازان بعید

کریمہ اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ بر آن شاہد و دلیل۔ سفر بعید و شدید در پیش و زاد و راحلۂ آں ہیچ در ہیچ۔

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من   پیادہ می روم و ہمرہاں سوار اند

قبلہ گاہا فضائل و کمالات دستگاہ خدا آگاہ خواجہ عبدالصمد از دعاگویان خاص آن حضرت است فرزندان مشارٌ الیہ جوانان قابل اند و ارادہ نوکری دارند امید کہ بجنایات شاہی از گرداب تفرقہ بر آیند و بساحل جمعیت در آیند۔ دیگر از مراتب دعاگوے خود چہ عرض نماید کہ خدا جل و علا آن را بہتر می داند۔ کَانَ اللہُ فِیْ عَوْنِکُمْ وَجَعَلَ یَوْمَکُمْ خَیْرًا مِّنْ اَمْسِکُمْ۔ والسلام علی سید الانام۔

مکتوب ۳۸۔

نامہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَکَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ بہ ورود عنایت نامی مشرف و مکرم گردید۔ آنچہ از روے کرم یاد آوری فرمودند نیز رسید و سبب دعاگوئے آن لجار و ملاذ فخر اگردید۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ در حدیث آمدہ است مَنْ فُتِحَ لَہٗ فِی الدُّعَاءِ مِنْکُمْ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْاِجَابَۃِ وَفُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ۔ و در بعضے روایات فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ۔ یعنی کسے کہ کشادہ شد او را درہاے دعا و موفق کردہ شد بہ دعا کشادہ شد مرا ورا درہائے رحمت۔ پس در دعا تقصیر نہ باید کرد و درہاے بستہ را بکلید دعا باید کشود و حوائج خود را از خداے عز و جل و علا بہ تضرع و التجا باید طلبید۔ و نجاتِ آخرت و دہان باید دید۔ در حدیث آمدہ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ۔ کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالے بر و غضب ناک می شود۔ و نیز در حدیث آمدہ ردّ نمی کند قضا را مگر دعا و زیادہ نمی کند در عمر مگر نیکوی و ہیچ چیز از سوالہا محبوب تر

نزد خدا نیست از سوالِ عافیت پس طلب بسیار باید نمود ۔ و درہائے رحمت باید کشود ،
و در حدیث آمدہ دعا سلاحِ مومن است وستونِ دین است و نور آسمان ہا و زمین است
ہمہ را از خدا بخواہد اگر بندِ پاپوش و نمک طعام باشد ۔ و شرائط و آداب استجابت دعا
پرہیز کردن حرام در خوردن و پوشیدن ۔ و اخلاص مر خدائے تعالیٰ را جل و علا و
تقدیم صالح بردعا مثلِ نماز وغیر آن و طہارت و وضو و پاکی و مانند آن و استقبالِ قبلہ
و نشستن بر زانو ہا و ثنا بر خدائے جل و علا گفتن و درود فرستادن و دراز کردن ہر دو
دست و برداشتن بہ ہر دو منکب و برہنہ داشتن و برداشتن چشم بہ سوئے آسمان و آنکہ
سوال کند بوسیلِ اسمائے حسنیٰ الٰہی و صفات علیائے او سبحانہ، مثل رب العٰلمین و اکرم
الاکرمین و ارحم الراحمین ۔ وغیر آن ہر دو کفِ دست و باادب بودن و خضوع و خشوع
و غربت و مسکنت ۔ و قتہائے اجابت دعا شبِ قدر، و روز عرفہ، و ماہ رمضان، و
روز جمعہ و نصف آخر از شب و ثلث اول شب و ثلث آخر شب و میانہ شب و وقتِ
سحر ۔ و ساعتِ جمعہ از ہمہ زیادہ است از ہمہا ۔ احوالِ اجابت دعا در ہر سال شنیدن
آوازِ اذان دعا مستجاب است و در حین سجدہ و عقبِ تلاوتِ قرآن مجید خصوصاً وقتِ
ختم، خصوصاً از خوانندہ ۔ و نزد نوشیدن آبِ زمزم و حضوریت و ہنگام آوازِ
مرغ و در اجتماعِ مسلمانان و در مجلس ہائے ذکر و نزد نزولِ باران و ہنگام دیدن کعبہ
و در میان دو لفظے مبارک اللہ و جاہائے اجابت دعا جائے نشست است، یعنی
جائے پاک باشد ۔ و در طوافِ کعبہ و نزدیک ملتزم کہ ما بین حجرِ اسود و دروازہ کعبہ
است و زیرِ ناودانِ کعبہ و نزد چاہ زمزم ۔ و بر کوہ صفا و کوہ مروہ و در جائے سعی و رفتن
در میان صفا و مروہ و در مزدلفہ کہ ما بین عرفات و منیٰ است و در عرفات و منیٰ و نزد آمدن

وانداختن سنگ ریزه ہا و در مناسک حج و نزد قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم و نیز مستجاب ہست دعاے مضطر و مستجاب ہست دعاے مظلوم اگر آن مظلوم فاجر و فاسق باشد و دعاے پدر و دعاے بادشاہ عادل و دعاے مرد صالح و نیز توسل کند نزد دعا بسوے خدا تعالےٰ پیغمبران او و صالحان از بندہ ہاے او و آداز لیست کند بہ دعا و اعتراف کند بہ گناہ و دعا کند از صمیم قلب و جدّ و اجتہاد و حضور دل۔ و بداند معنی دعا۔ و نیکوئی کند بہ ہمسایہ خود و تکرار کند در دعا بسیار و آمین بگوید دعا کنندہ و شنوندہ۔ و دعا بہ امر محال نہ کند۔ و ہر دو دست را بر رو فرود آرد و مسح کند بہ آن روے خود را و شتابی نہ کند در طلب اجابت تا بگوید دعا کردم قبول نہ شد ظاہرا تاخیر شود یا عوض آن چیز دیگر مرحمت شود یا بلا مندفع گردد این ہمہ اقسام اجابت دعا ہست۔ و دعاے فرزند نیک بہ والدین خود و دعاے مسافر و دعاے روزہ دار وقت افطار و دعاے مسلم برباد ر مسلم را پس پشت۔ و اسم اعظم خدا جل و علا کہ دعا کردہ شود بہ آن اجابت کند۔ اورا حق تعالےٰ وقتے کہ سوال کردہ شود بہ آن بدہد، مراد او را خداے تعالےٰ۔ این ہست لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ درین باب دیگر ہم آمدہ است اما این جا ہمیں اکتفا رفت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ دیگر رسالہ در ضبط گناہان صغیرہ و کبیرہ و دیگر نصائح تالیف یافتہ است۔ شیخ مصطفےٰ در مسجد کلان جامع می باشد بخدمت شریف خواہد رساند۔ انشاء اللہ تعالیٰ آن را مطالعہ فرمایند۔

مکتوب ۳۹ • بہ طرف بی بی جیو صدور یافتہ

اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ذات عالی درجات آن معدن خیرات و حسنات فاطمۂ زمان خدیجۂ دوران بی بی جیو را دیرگاہ فقرا نواز در برباد خود مستقیم و مستدیم دارد، بالنبیؐ۔

والہ الامجاد۔ دعلیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ بہ ورود عنایت نامہ نامی معزز و مکرم گردید۔ آثار عنایت ازان شناخت ودستہا بہ دعاے خیر الیشان بر داشت۔

آنکہ درساختہ ہست قطرۂ بارانی را | می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول

بی بی جیو سلامت دنیا زراعت گاہ آخرت ہست ہر کہ اینجا کاشت و بطاعت وبندگی پرداخت جنات النعیم یافت۔ وہر کہ این جا بہ غفلت وگناہان بسر برد در آخرت خود را بہ آتش سپرد وآدمی را نہ براے خور وخواب آفریدہ اند ونہ بجہت عیش خوشگوار خلق فرمودہ۔ مقصود از خلقت او طاعت وعبادت ہست وکسب معرفت وسعادت، تا کرا توفیق دہند وقرعۂ دولت بنام کدام یکے زنند۔

کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد | گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند

وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست۔ پس بر وظائف طاعات وعبادات وصیام وصلوٰۃ وادائے زکوٰۃ قیام تمام باید داشت واز محظورات ومنکرات خود را یکسو باید گذاشت۔ این طریق نجات وَاللّٰہُ ھَادِیْ اِلٰی سَبِیْلِ الرَّشَادِ۔ خداوند این بندہ عاصی را بطفیل نیکان نیز توفیق کرامت فرما۔ واز کمال کرم ابواب رحمت ومعرفت بروے بکشا

یارب بہانیم ز حرمان چہ شود | راہے بدہم بکوے عرفان چہ شود
یک گبر کہ از کرم مسلمان کردی | یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود | والسلام

مکتوب ۴۰۔

حَامِدًا اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَمُصَلِّیًا عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ فرزند عزیز حاجی الحرمین الشریفین زید عزہٗ وتوفیقہٗ۔ ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند۔ ومشتاق دانند۔ چرا دل ریش نہ باشد کہ معاملہ گور وقیامت درپیش دارد۔ چگونہ بہ جمعیت دارم،

نمی داند که فردا اجل کدام فریق شود فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ. فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. بہر حال بہ جہت این کار دست و پا باید زد و یک ساعت بے یاد مولیٰ جل وعلا نباید نشست. بلکہ از ذکر بہ مذکور باید رفت. و از صورت بہ حقیقت باید پیوست و از لفظ بہ معنی باید گذشت.

قومے ز وجودِ خویش فانی — رفتہ ز حروف در معانی

اگر یافت فَطُوْبیٰ لَہٗ وَبُشْریٰ لَہٗ والّا در نا یافت نیز سعادت ہست عظیمے. خوش گفت.

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم — وآنکس کہ نیافت در نا یافت بس ست

معاذ اللہ اگر این در وہم نہ مہند و از درگاہ زنند. خواہم لیشد درین فکر جگر دوز. اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ. مکتوب شریف حاجی ابوالخیر رسانید اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ. امید ہست کہ عواقب امور محمود شود سعی مشکور گردد و فقیر را در یاد دعاے خود دانند و از دعاے خیر منسی نہ سازند. گناہگار ہست شرمندہ اما عفو او عاصی را امید دہندہ و نوازندہ. اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ.

مکتوب ۱۴۰.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ تَشَرَّفَ الْعَبْدُ بِسَلَامِکُمْ وَتَنَبَّہَ بِکَلَامِکُمْ فَسَلَامٌ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃٌ لَّدَیْکُمْ. وَمَا ذُکِرَ ثَمَّ مِنَ الْاَلْقَابِ فَلَسْتُ لَھَا. وَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ جُلُّ ھَمِّیْ رَاجِعَۃٌ اِلٰی جَنَابِکُمْ مُّبِیْنَۃٌ عَنْ کَمَالِ حَالِکُمْ. مَا بَقِیَتِ الْاُمُوْرُ وَاَنَا فِیْ غَایَۃِ الْغَفْلَۃِ وَالْغُرُوْرِ. ھَیْھَاتَ جَاءَ وَقْتُ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِیْ کَمَالِ الدَّرَجَۃِ دَالسُّرُوْرِ.

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وُجُوْهَنَا یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُخْزِنَا یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔ وَوُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ۔ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ لَیْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَاشِفَةٌ۔ وَکُنْتُمْ یَوْمَئِذٍ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً فَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ فَرَوْحٌ وَّرَیْحَانٌ وَّجَنَّةُ نَعِیْمٍ۔ وَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحَابِ الْیَمِیْنِ۔ وَاَمَّا اِنْ کَانَ مِنَ الْمُکَذِّبِیْنَ الضَّالِّیْنَ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِیْمٍ وَّتَصْلِیَةُ جَحِیْمٍ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْیَقِیْنِ۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْفَاضِلَ الشَّیْخَ مُحَمَّدًا الْعَابِدَ لَازَالَ کَاسْمِهٖ فِی الدُّنْیَا زَاهِدًا وَّفِی الْعُقْبٰی رَاغِبًا بَعْدَ مَا صَحِبَ الْفُقَرَاءَ حَقَّ الْمُصَاحَبَةِ وَجَاوَرَ مَزَارَ الْاَوْلِیَاءِ حَقَّ الْمُجَاوَرَةِ وَتَحَقَّقَ بِاَنْوَاعِ اَهَمِّ وَاطَّلَعَ عَلٰی اَسْرَارِهِمْ وَاَطْوَارِهِمْ وَتَوَجَّهَ اِلٰی مَنْ تَکُمْ کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِهٖ وَعَوْنِکُمْ۔ وَکَانَ هُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَالْعَبْدُ الضَّعِیْفُ یَلْتَمِسُ مِنْ دُعَائِکُمْ وَیَتَمَنّٰی لِقَائَکُمْ وَالسلام.

مکتوب ۴۳ .

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ. حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ. نمی داند خدمت آن گرامی برادر چہ نگارد عمر گران مایہ درین صرف شد تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا. ہیہات تا دنیا برجاست این فکر واندیشہ برپاست. پس بکار آخرت کے خواہد پرداخت واو را سبحانہ کے خواہد شناخت.

در جہان شاہدے دما فارغ　　　در قدح جرعۂ وما ہشیار

در خبر آمده ہست کہ صحبت دارید با خدا ۔ واگر نتوانید پس صحبت دارید با کسے کہ صحبت دارد با وست تعالیٰ ۔ اولیاء جلساء خداوند دہر کہ با ایشان نشیند ہرگز شقی نہ شود ۔ ہُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُہُمْ ۔ چون درین ایام حقائق آگاہ فضائل وکمالات دستگاہ شیخ محمد عابد ولد افادت پناہ شیخ تاج الدین محمد کہ از اعزۂ روزگار و از علماء ومشائخ مشہورین آن دیار ہست ، وساکن قصبہ چناوہ ۔ بعد از انکہ مدتے با کمال شکستگی وخدا طلبی در صحبت فقراء بودہ واز انوار وبرکات بزرگان سیراب گردیدہ آنجا رسیدہ ۔ دیدن او غنیمت است و زیارت او نعمت ۔ اگر او را بہ اعزاز تمام بخوانند وصحبت دارند بسیار بر جا ہست وموجب اجرہا ۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ الدُّنْیَا مزرعۃ الْاٰخِرَۃِ ۔ اَلدُّنْیَا سَاعَۃٌ وَّلَنَا فِیْہَا طَاعَۃٌ ۔ اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَلَنَا فِیْہَا صَوْمٌ ۔

مکتوب ۴۳ ۔

مخدوما درین ایام مکتوب بادشاہی مشتمل بر کمال عنایت ومہربانی رسیدہ مع ذالک تا حال خود را ایک سو کشیدہ ۔ چہ کند بالذات بہ تنہائی راحت ہست ۔ وبفقر نامرادی بتمامی مائل تنز خرفات دنیای اختیار درنظر قبیح ہست ۔ باوجود آنکہ خود از ہمہ خوار وذلیل است موافق حال این ابیات می باید

بہ تنہائی چنین مائل دلم چیست — وزین تنہا نشستن حاصلم چیست
سگم پس از سگی معذور باشم — بدین عذر از خلائق دور باشم
.... — ....
.... — ....
ہکان خود صاحب خود را شناسد — ہراسد کو بلسے از ما شناسد

نہ خود را می شناسد لے خدارا　　　چہ باید نام سازد خیل مارا

درین دید راہ بر دید قصور نہ متکلف است کہ فی الحقیقت کہ ازین ہم بدتر است۔ مدار کار درین راہ بر دید قصور اعمال است۔ چون این دین بہ کمال رسد اسرار و عنایات بے شمار نصیب گردد۔ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ۔ ازان اسرار زبان باید لبست۔ قلم این جا رسید سر لشکست۔ درین راہ ہمہ عجز و شکستگی و نیستی است۔ چون آن بکمال رسد ہستی حقیقی جلوہ گر شود۔ خود بینی نصیب اعدا باد خدا از و دور دارد۔ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ بامار نشین و باما منشین۔ و دیگر ابیات کہ حسب حال خود نوشتہ اند آن از کمال حال است۔ و از ہستی صدق مقال۔ اللہ تعالیٰ درین طلب و دید بیفزاید و ما گرفتاران را ہم ازین بلا نگاہ دارد۔ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ عَدُوٌّ لَّكُمْ۔ انچہ از خدا باز دارد بلا است و ذکر او شفا فَذِكْرُ اللّٰهِ نُوْرٌ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ سُرُوْرٌ ذِكْرُ اللّٰهِ رَاحَةٌ وَالدُّنْيَا سَاعَةٌ ذِكْرُ اللّٰهِ يُوْصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَيُغْنِيْ عَمَّا سِوَى اللّٰهِ۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن است　　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۴۴۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيْغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ بہ آن ثمرۂ شجرۂ سیادت و سعادت می رساند۔ مدتے است از احوال شریف خبر ندارد۔ ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ۔ ہر سرزمین را فیوض خداست و ہر بقعہ را انوار۔ ہمہ وقت و ہر جا منتظر فیض خدا باید بود۔ و لمحہ از بندگی و طلب او نباید آسود۔ آرام و قرار بر طالب حرام است۔ و بعد بدتر از عذاب نار است۔ ہیہات عذابہائے گوناگون در پیش است و ما در عیش و عشرت خویش۔ آتش

به دو دستِ خویش درخرمنِ خویش من خورده ام چه نالم از دشمنِ خویش. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ. دنیا وسیلهٔ آخرت سازند و خودرا درراهِ او دربازند. وحدیث قدسی مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ را شناسند.

از پئے این عیش وعشرت ساختن　　　صد ہزاران جان ببا ید باختن

فقرا راشتیاق خود دانند واحوال خیر مآل را نویسان باشند. والسلام از فقیر زاده ہا سلام خوانند مخدوم زاده ہا بعافیت واستقامت باشند.

مکتوب ۴۵. به سید عبدالحکیم نوشته است.

حَامِدًا وَّ مصلیًا وَّ مسلمًا. برادر گرامی سید عبدالحکیم سلام خوانند ومشتاق دانند. مدتے ہست از احوال خیر مآل آن برادر خبرے نه دارد. ہر کجا است خدایا بسلامت دارش. ہنگام جوانی را مغتنم وبتمام وکمال دربندگی وطاعتِ حق پردازند. وخودرا درراهِ او درباز ند وحدیث قدسی مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ را خوانند. خوش گفت.

بادردلبا ز چون دوائے تومنم　　　درکس منگر چو آشنائے تومنم
گر برسر کوے ماکشته شوی　　　شکرانه بده که خون بہائے تومنم
از پئے این عیش وعشرت ساختن　　　صد ہزاران جان ببا ید باختن

احوال خیر مآل را ہمواره نویسان باشند وبکار آخرت پردازند به دعاے ظہر الغیب یاد آرند. والسلام.

مکتوب ۴۶.

حَامِدًا وَّ مصلیًا ومسلمًا. السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته، بمی دانند که به خدمت

گرامی چہ نگارد۔ دیگر آنکہ اظہار اخلاص خود نماید و از بندگان علاج آن خواہد۔ ؎

مفلسانیم آمدہ در کوے تو | شیئاً للہ از جمال روے تو

ہیہات مَا لِلتُّرَابِ وَ رَبِّ الْاَرْبَابِ۔ آرے چہ عجب کہ از غایت بندہ نوازی افتادہ را از خاک مذلت بردارند و از نہایت کرم گناہ گارے را قبول فرمایند۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول | آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ رَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ دیگر آنچہ از ارادۂ سفر حرمین شریفین زادہما اللہ سبحانہ تشریفاً و تکریماً استفسار فرمودہ بودند۔ مخدوما، بالفعل بعد مضی برسات بجہت بعضے نیات و اتباع سرور کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ النامیات عزم مہاجرت از وطن و مباعدت از مردو زن بخاطر حزن آثر مصمم دارد۔ و از خدا جل و علا بکمال تضرع و التجا حصول آن را می خواہد و اشارات غیبی درین باب ترقی یابد تا تقدیر الٰہی جل شانہٗ کجا برد و کدام سو کشد۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ مقصود در دنیا یاد خداست جل و علا ہر جا میسر شود ہمان او تعالیٰ برد در طلب او باید گداخت و از خود نامے و نشانے نہ باید گذاشت تا او را باید شناخت مَنْ قَتَلَہٗ فَاَنَا دِیَتُہٗ۔

در پئے این عیش و عشرت ساختن | صد ہزاران جان بباید باختن

باقی ماند امر حج آن را امسال بفحواے امتثال امر ظل الرحمۃ موقوف داشتہ۔ و حصول آن را از حضرت حق سبحانہٗ و تعالےٰ بکمال تضرع و التجا خواستہ۔ عمر بآخر رسید و تلافی آن بجز آن ندیدہ۔ عمل خود ہمہ شر و بلا۔ ھُوَ الشَّافِیْ ھُوَ اللہ، منتظر نشستہ تا چہ پیش آید و خدا جل و علا چہ خواہد وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ پیش از وقوع امر خود را چہ فروشد و در ترویج متاع کاسد خود چہ کوشد او تعالےٰ عیب ہائے ما پوشد زیادہ بدین

چہ گوید وہموارہ اورا جوید. مشتاق دانند واز دعا فراموش نہ سازند ۔ والسلام!

مکتوب ۷۴ ۔

باسمہٖ سبحانہ ۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وَھُوَ مَعَکُم اینما کنتم۔ صحیفۂ شفقت رسید وآثار مہربانی ہا ازان ظاہر گردید ۔ اللہ تعالےٰ بر شما مہربان باد وابواب ترقیات بکشاد ۔ این جہاد وغزا را سعادت خود دانند ۔ وآن را وسیلۂ رضاے مولیٰ تعالےٰ شناسند ونیت را درست سازند ودرویشان ودل ریشان را در دعا دانند وامید وار عزت وفتح ونصرت باشند اَلَآ اِنَّ جُنْدَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ. یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا این جہاد گاہ گاہ است وجہاد با خود ہمیشہ برپا می باشد وچون مرد آن است کہ خود را بشکند وبہ مولاے خود برسد ۔ از خود چو گذشتی ہمہ عیش است و خوشی ۔ عیش وخوشی این دار نصیب اعدا است ۔ وروح وریحان آن جا نصیب اولیاء ۔ این سمِّ قاتل وآن تریاق نافع ۔ این فانی وآن باقی ۔ این ادنیٰ وآن اولیٰ ۔ فرح این جا سبب غمِ آن جاست ۔ وغمِ این جا موجب فرح آن جا ۔ این اھون وادنیٰ وآن اَشَدُّ وَاَبْقٰی کَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ اِلَّا ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیْتَ اِحْدٰھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی ۔ ہیہات گوئی توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد ۔ مخدوما درین ایام بموجب اشارۂ قویہ غیبیہ راکم تر کردہ وہیچ جا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ از خود نہ رفتہ ۔ ہر جا کہ بردہ اند از عنایات تازہ ونوازشہاے بے اندازہ آن جا کردہ اند ۔ آرے ہر جا را احکام خدا است وفیوض وبرکات وراء الوراء اہل بصائر بہ این معنی می برند واز ہر دکان متاع وصل جانان نخرند ۔ ؎

متاع وصل جانان بس گران است　　بدین سودا بہ جان بودے چہ بودے　　والسلام ۔

مکتوب ۴۸ .

حامداً وَّ مصلیاً وَّ مُسَلِّماً . السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ' بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَّ السَّلَامَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وازو دست بشو. اگر کسے نیک تامّل نماید وبہ تعمق نظر فرماید طالب آخرت را مین طالب مولیٰ یابد. وکریمہ وَاللّٰہُ یَدْعُوا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ وکریمہ . یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ را باید خواند فکر آخرت باید کرد واز ہوا وہوس بلکہ از خود نیز باید گذشت چون از خود رفت بحق دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ این معنیٰ کشفی وجدانی است نہ زبانی وبیانی مَنْ لَمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ

از پئے این عیش وعشرت ساختن   صد ہزاران جان بباید باختن

این عیش وعشرت مخصوص اولیاء است وعیش وعشرت نصیب اعدا است . اہل فرح وعیش نہ سزد کہ آن غم آخرت بود . ہیہات کیفَ الفرح وَالسرور وَالنَّارُ تفورُ فمن بی الرَّحْمَۃِ وَالتخلّص عَنِ النَّارِ فَھُوَ فِی الطاعۃ وَمَا توفیقی اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ توکّلتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ .

مکتوب ۴۹ .

الحمدُ لِلّٰہِ الَّذِی بِعِزَّتِہٖ وَجَلَالِہٖ تَتِمُّ الصَّالحاتُ وَالصلوٰۃ والسلامُ علیٰ سیدنا سیّد السَّادَاتِ . السلامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یا سیّدی اَنَا مفتونٌ وَبِمَا کَسَبْتُ مرھونٌ لَا بِضَاعَۃَ لی سوی الْاِضَاعَۃِ وَلَا صَنَاعَۃَ لِیْ غیرَ البطالۃِ قلبی قَاسِیَۃٌ وَالنَّارُ حَامِیَۃٌ . ھَیْھَاتَ اَیْنَ المفر وَکَیْفَ المستقر اَیُّھَا العاصِی فِرَّ اِلَی اللّٰہِ وَکُنْ مَعَ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لا مفرَّ اِلَّا اِلَیْہِ ، وَ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فِیْ یَدَیْہِ رَحْمَتُہٗ وَاسِعَۃٌ وَمَغْفِرَتُہٗ قَاطِعَۃٌ لَا تَیْئَسْ مِنْ

مِن رَوحِ اللّٰہِ وَاِنْ فَرَطْتُ فِی جَنْبِ اللّٰہِ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا۔ وَکَانَ بِالمُؤمِنِینَ رَحِیمًا۔ یَاسَیِّدِی لاتنسوا عَنْ دُعَائِکُمْ فِی السَّفَرِ وَالحَضَرِ خُصُوصًا عِنْدَ رُؤیَۃِ الکَعْبَۃِ وعِنْدَ البَابِ وَالمُلْتَزَمِ وَالحِجْرِ وَعِنْدَ زِیَارَتِ سَیِّدِ العَرَبِ وَالعَجَمِ صلی اللّٰہ تعالیٰ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وسلم. قلبی لدیکم وَھُوَ مَعَکُم اَیْنَمَا کُنتم۔ اَللّٰہُ یَجْمَعُ بِالخَیرِ بینی وبینکم وَھُوَ سبحانہ بِالاِجَابَۃِ جَدِیرٌ وَعَلیٰ مَن مَاتَ قَدِیرٌ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ علیٰ رسولہٖ الکَرِیمِ. وَالسَّلام۔

مکتوب ۵۰ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

باسمہٖ سُبحَانہٗ. حَامِدًا وَمُصَلِّیًا وَمُسَلِّمًا۔ برادر عزیز صوفی قلندر بیگ از فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند ۔ مکتوب مرغوب رسید. مضامین آن معلوم گردید از جمعیت باطن و عدم سرایت ظل ظاہر دران. وحصول جمعیت و لذت در پاے آن نوشتہ بودند ۔ اللّٰہ تعالےٰ مزید بر مزید نصیب کند وبتمام وکمال بجانب خود کشد جمعیت سبب جمعیت فقر است کار خود بہ او سبحانہٗ گذارند وخود را درمیان نہ دارند ۔ با یار سیاہ منشین وبا خود منشین ۔ قصد آن حدود درین سال مصمم است ۔ تا در غیب چہ مقدر است ۔ دیگر حقیقت برادر طریقت صوفی عبداللطیف زبانی بیان خواہند نمود۔

مکتوب ۵۱ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

حَامِدًا وَمُصَلِّیًا وَمسلمًا۔ اخوی حقائق آگاہ صوفی قلندر ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند ۔ وسلامتی را منحصر در ترک انام شناسند وحقیقت ظہور سلام در دار السلام دانند ۔ سلامٌ قَولًا مِن رَبٍّ رَحِیم بر آن شاہد عدل است والسلام۔ جمیع یاران طریق سلام خوانند و بہ یاد خدا جل وعلا ترغیب نمایند ۔ کار این است غیر ازین ہمہ ہیچ ــــ

مکتوب ۵۲ ۔ بہ صوفی قلندر بیگ ۔

نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبیہٖ ونسلم ۔ برادر عزیز صوفی قلندر آنچہ از دقائق بلند و احوال ارجمند نوشتہ بودند معلوم گشت و امیدہا ازان ہست ۔ این فقیر زیادہ در حق شما می باید امیدہا می دارد ۔ چون وقت تنگ بود نتوانست پرداخت و بر وقت موقوف ساخت ۔ اشارہ بحصول بقائے ذاتی نمودہ بودند مبارک ہست ربّ زدنی علمًا ۔ والسلام علی سید الانام ۔

مکتوب ۵۳ ۔ بہ مرزا محمد مقیم ۔

نحمدہٗ ونصلی برادر سعادت و توفیق آثار میر محمد مقیم سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق شناسند ۔ از احوال کثیر الاختلال خود چہ نوشتند ۔ عمر بہ آخر رسید و معاملۂ گور و قیامت از پیش رو دید ۔ زاد و راحلۂ این سفر ہیچ در ہیچ و کار آخرت ہیچ ہیچ ۔

آتش بہ دو دست خویش در خرمن خویش ۔ من خود زدہ ام تا لم از دشمن خویش

کس دشمن من نیست منم دشمن خویش ۔ اے وائے من و دست من و دامن خویش

اللّٰھم نبّھنا قبل أن ینبّھنا الموت ۔ این فقیر عاصی را در یاد دعاے خویش دانند و احوال خیر مآل بدست آیندگان نویسان باشند ۔

مکتوب ۵۴ ۔ بہ مخدوم زادہ ابو الاعلیٰ صدور یافتہ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفٰی ۔ مکتوب مرغوب فرزند عزیز الوجود رسیدہ سبب مسرت و بہجت گردید ۔ ھیھات در دنیا مسرت و ابتہاج کراست و فراغت و جمعیت کجا تا عقدہ انام فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر در پیش است قرار و آرام کرا در کیش است علیک یا ایھا الولد بدوام التضرع والالتجاء الی اللہ الواحد القھار واعتداد الاستغفار والبکاء سیّما فی اوقات الاسحار وعلیک بقلۃ الطعام والکلام والمنام

وَكَثْرَةِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ وَدَوَامِ الْخَوْفِ مِنْ عَذَابِ اللهِ الْجَبَّارِ، وَعَلَيْكَ بِحِفْظِ الْأَوْقَاتِ وَتَرْكِ السَّيِّئَاتِ وَدَوَامِ الْإِقْبَالِ عَلَى اللهِ تَعَالَى بِالطَّاعَةِ وَالْمُرَاقَبَاتِ وَتَطْهِيرِ الْبَاطِنِ عَنِ الْأَدْنَاسِ وَتَنْوِيرِهٖ بِالْأَذْكَارِ وَالْأَفْكَارِ، وَعَلَيْكَ بِمَحَاسِنِ الْأَخْلَاقِ وَمَحَامِدِ الْأَوْصَافِ وَالصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ وَالشُّكْرِ عَلَى الْأَعْطَاءِ وَتَحَمُّلِ الْإِيذَاءِ عَنِ الْخَلْقِ وَدَوَامِ حُسْنِ الْخُلُقِ وَعَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ وَالْفُقَرَاءِ وَتَرْكِ مُخَالَطَةِ الْجُهَلَاءِ وَالسُّفَهَاءِ، وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَعَلَيْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِي اللهِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَحَارِمِ اللهِ وَعَلَيْكَ بِالْجُوْدِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللهِ الْمَعْبُوْدِ وَالتَّوَكُّلِ عَلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ الْأُمُوْرِ وَالشَّفَقَةِ عَلَى خَلْقِ اللهِ وَالتَّعْظِيْمِ لِأَمْرِ اللهِ وَعَلَيْكَ بِرُؤْيَةِ الْعُيُوْبِ وَالذُّنُوْبِ عَلَى الدَّوَامِ وَالْإِسْتِحْيَاءِ عَنِ اللهِ بِالتَّمَامِ وَالْبَقَاءِ عَنْ نَفْسِهٖ بِالْوِجْدَانِ وَالْبَقَاءِ بِأَنْوَارِ قُدْسِهٖ بِالْأَدْيَانِ. وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَكُفَّ يَدَكَ وَلِسَانَكَ وَأَحِبَّ لِأَخِيْكَ بِالْحُبِّ نَفْسَكَ. تا کجا شرح این امور کند. اللہ تعالیٰ ما را و شما را توفیق دہد أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ سلام و نیاز این احقر انام بحضرت ظل الرحمٰن رسانند۔ ازین قدر جدائی اضطراری ازان قبلہ گاہی ہمیشہ در اضطراب است۔ الحمد للہ کہ شب و روز بہ دعاے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت در اشتغال است۔ امید وار است کہ بمشیت سبحانہ تا رمضان باوجود آزار پا و آزارِ والدہ فرزندان بسعادت ملازمت مشرف شود۔ للہ الحمد کہ شما را این دولت نقد وقت و این فقرا ازان خوش وقت مقصود سلامتی آن حضرت است تہنیہ و مبارک باد فرزند نو نوشتہ اللہ تعالیٰ چنین کند۔ اگر صالح است مبارک است و اگر بد است

عدمہ اولیٰ۔ شد

اے کاش کہ بودمن نہ بودے　　　اے کاش کہ مادرم نہ زادے

آنچہ از زبان مبارک حضرت قبلہ گاہی بودند کہ بعد از استماع این مقال این آیۃ کریمہ خواندند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ۔ الان امیدہا بہم رسید و خوش وقتیہا دید۔ اللہ تعالیٰ آن امام ہمام را در دنیا و آخرت بسیار خوش وقت دارد و بہ اعلا مراتب رساند۔ واز برادران خود سلام خوانند واز والدۂ فرزندان نیز۔ والسلام۔

مکتوب ۵۵۔

بِاسْمِ سُبْحَانَہٖ الْعَظِیْمِ وَبِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قبلہ گاہا عالم پناہا۔

از بساط قرب دُورم ہمت من دُور نیست　　　بندۂ لطف شمائیم وثنا خوانِ شما

از فضل او سبحانہٗ امیدوار ہست کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبہ بوسی بزودی میسر آید۔ ہر چند بحسب ظاہر دُوراست امّا خلاصہ اوقات بہ دعا سلامتی آن حضرت و فتح ونصرت معروف ہست واجابت آن از درگاہ مجیب الدعوات بہ وقتش مامول۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　آنکہ درساختہ است قطرۂ بارانی را

جَاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَاطَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اِلَیْھِمْ اَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصۃ الانسان ومابہ الامتیاز او را از این وآن ہمین شوق وعشق ومحبت ہست وفرق باعتبار متعلق اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ مثنوی المعنی۔

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ　　　مابقی تو استخوان وریشۂ

گرگل ہست اندیشۂ تو گلشنی　　　ور بود خارے ہمہ تو گلخنے

چون عشق ومحبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رخت بصحرائے عدم کشد و با نوار قدس باقی شود،

واز جملہ مقربان گردد و مصداق کریمہ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا. و بمضمون حدیث صحیح فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا. الخ متحقق شود و مورد اسرار و انوار گردد. این کار و دولت ہست کنون تا کرا رسد کُلُّ ذٰلِكَ مَنُوْطٌ بِکَمَالِ مُتَابَعَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَحَبِیْبِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِهٖ لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ وَلَمَا اَظْهَرَ الرُّبُوْبِیَّةَ گاہے عشق و محبت سروری چندان غلبہ کند کہ مدہوش می سازد و از خود می اندازد۔

محمد عربی کابروے ہر دو سرا ست　　کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر اوست

نزد فقیر مقرب تر بجناب سروری از درود ہیچ چیز نیست کثرۃ درود گویا از خود فانی می سازد و به انوار محمدی باقی می گرداند۔ چنانچہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. مع ذالک۔ در دنیا حقیقتِ لقا ہست کہ آن موعود بہ دارِ لقا ہست مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ. لہذا بلند ہمتان بہ این دید آرام نگیرند و دائم بے قرار بوند۔

درافگندہ دف این آوازہ از دوست　　کز دیر دست رہ گویان بود پوست

ع اے بوالہوس ترا بہ این گفتگو چہ کار، عاصی را فکر معاصی بہتر و گریہ و استغفار سحر رہبر۔

اَلْعَاصِیْ اَوْلٰی بِحِسِّ وَقْتِهٖ　　وَالصُّوْفِیُّ اَحْرٰی بِحَرْقَتِهٖ

مکتوب ۵٦ ۔ بہ حاجی حبیب اللہ نوشتہ ہست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. خدمتِ حقائق و معارف آگاہ برادر گرامی حاجی حرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لَا یَزَالُ کَاسْمِهٖ حَسْبُنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ از این درویش دل ریش تحیۃ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانستہ از دعاے خویش فراموش

نہ سازند جاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلاً عَنِ الْجَبَّارِ تعالیٰ اَلاطَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا عَلَیْہِمْ اَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصہ انسان ما بہ الانسان والذین وآن ہمین شوق وعشق ومحبت است وتفاوت بہ اعتبار متعلق است اِنْ کَانَ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ کَانَ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمیں اندیشۂ ۔۔۔ مابقی تو استخوان وریشۂ

گر گل است اندیشۂ تو گلشنی ۔۔۔ ور بود خارے ہمہ تو گلخنی

دلے کہ گرفتار غیر است ۔۔۔ از دے چہ توقع خیر است

روحے کہ مائل تکبر است، نفس امّارہ از دبہتر است۔ خوش گفت :

دل آرامے کہ داری دل در و بند ۔۔۔ دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

دیگر از احوال پر اختلال خود چہ نویسد صَرَفْتُ عُمْرِیْ بِاللَّعِبِ وَاللَّھْوِ فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا۔ ھَیْھَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ وَمَا بِیْ غَیْرَ الْخُسْرَانِ وَالْبِطَالَةِ وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَکُلُّ نَفْسٍ رَھِیْنَةٌ بِمَا کَسَبَتْ۔ تَکَادُ السَّمٰوَاتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْ ھٰذِہِ الْوَعِیْدَاتِ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ ھَدًّا مِنْ ھٰذِہِ التَّھْدِیْدَاتِ فَیَا اَسَفًا عَلَی الْاٰثَامِ وَیَا حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَاتَنِیْ مِنَ الْمَرَامِ بِاَنْ ضَیَّعْتُ الْاَنْفَاسَ حَتّٰی اَبْکِیْ فِیْہِ عَلَی الدَّوَامِ لَا اَشْتَھِیْ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا الرِّزْقَ الْقَلِیْلَ وَالْبَیْتَ الْحَقِیْرَ اَکُوْنُ فِیْہِ بِذِکْرِ الرَّبِّ الْجَلِیْلِ لَا یُزَاحِمُنِیْ فِیْہِ اَحَدٌ مِّنَ الْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ فَھٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَھِیْنَةٌ۔ فَتُبْ اَیُّھَا النَّاصِحُ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْرِضْ عَمَّا سِوَی اللّٰہِ ...

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا . اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم . ولَنِعْمَ مَا قِيْلَ بِالفارسي .

دردم از یار است و درمان نیز ہم دل فدائے او شد و جان نیز ہم

بالجملہ فدائے مولیٰ جل وعلا باید شد و در زندگی باید مُرد و با درد و سوز باید ساخت و امورِ خود بہ او باید گذاشت ۔ خوش گفت ۔

با دردلبساز چون دوائے تو منم در کسے منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق ما کشتہ شوی شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

دراز نفسی نمود بمقصود اظہار عجز و نایافت خود اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ....
.... مکاتیب شریفہ پے در پے رسیدہ حقائق مندرج آن معلوم گردید ۔ از مطالعہ و استماع اخبار رسوخ محبت و اخلاص آن سرآمد اہلِ اختصاص وہمچنین قصص تکمیل و ارشاد آن یگانۂ آفاق دوستان را کمال شاد ساخت و بردعا ظہر الغیب داشت ۔ اَللّٰهُمَّ كَثِّرْ اِخْوَانَنَا فِي الدِّيْنِ بِحُرْمَتِ سید المرسلین عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلوٰةُ وَالتَّسْلِيْمَات توقع کہ این دوراز کار را نیز در مکانِ اجابت بہ دعاے خیر یاد دارند ۔ و بکار طالبان بجمال پردازند ۔

آن دم کہ ترا است بادہ در جوش از خشک لبان مکن فراموش

این فقیر غائبانہ دستے از ین جا متوجہ حال آن خلاصۂ ایراد بود ۔ انوار و برکات الیشان بسیار ظہور فرمودہ ۔ گویا کہ تمام آن دیار بلکہ ہمہ آفاق بہ آن مالا مال ہست ۔ امید آن شد کہ آن برادر عزیز را مدارِ آن سرزمین ساختہ اند و قطب این جا بآن منوط داشتہ ۔ حارّ ولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ حظ وافر مکشوف امید ہائے عظیم بہم رسید وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ تفصیلت آن

صلاح و تقوی انتساب ملا عبد الرحمن چند یوم صحبت داشته شد بکرم الله تعالی آثار رشد ظاہر گشته و بہرہ از ولایت کبری در حق فہمیدہ ۔ و یک گونہ تجویز تعلیم طریقت نمودہ ۔ دیگر فقیر بہ قصد زیارت حرمین الشریفین از وطن بر آمدہ بود ۔ در اثنائے راہ فرمان بادشاہ دین پناہ بہ دستخط خاص مشتمل بر کمال اشتیاق و اختصاص رسید ۔ بہ موجب مہربانیہائے آن حضرت خود را بہ خدمتِ الیشان رسانید ۔ عنایات بے غایات فرمودند و درین موسم رخصت نہ نمودند ۔ و بادشاہ زادہ محمد کام بخش را در حضور خود طلبیدہ بہ این فقیر سپردند کہ من ہم در صحبت بزرگان الیشان این طریقہ علیہ حظہا یافتہ ام شما ہم از ایشان استفادہ نمائید ۔ و بخدمت الیشان مشغول شوید حسب الامر فقیر بادشاہ زادہ را مشغول ساختہ محظوظ گشتند ۔ روز دیگر بحکم بادشاہ دین پناہ بہ فقیر خانہ نیز رسیدند ۔ خود ہم چند نوبت مکرر آمد و رفت نمودند حال آنچہ خیر است حق تعالی نصیب کند و بتمام و کمال را ما و دوستان را بجا نب خود کشد ۔ احوال یاران این جا ادنی کہ بہ تخصیص و تفصیل مرقوم بود معلوم گردید ۔ وقت نوشتن جواب آن کاغذ یافتہ نہ شد تا بر طبق آن جواب می نوشت ۔ حق تعالی الیشان را جزاے خیر دہد ۔ ابواب فتوحات بر ایشان بکشاد ۔ بہر کدام از یاران علی الخصوص برادر طریق اخوند ملا باقی خان و خواجہ کلان و عبد اللہ خواجہ و خلیفہ عاشور و اخوند حافظ زاہد و حافظ عاشور و اخوند ملا محمد امین و غیرہم ازین فقیر دعوات و افیات و تحلیات زاکیات موصول باد ۔ کتابت ملا محمد امین نیز رسید و از مطالع آن متلذذ گردید جزاہ اللہ جزاہ و این فقیر از خدمت آنحضرت مستدعی دعاے خیر است امید کہ فراموش نہ سازند و این فقیر را نیز دعا در خود ہا دانند ۔ از فقیر زادہا ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم تحیۃ و سلام قبول نمایند و از دعاے خود فراموش نہ کنند ۔ فرزندان سعادت مند خواجہ ضیاء الدین و خواجہ محمد نعمان و خواجہ محمد حنیف سلام خوانند و بعافیت و استقامت باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۵۷ . بر بی بی جیو .

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی کَفٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی . بہ ورود عنایت نامہ مشرف گردید بسبب تاخیر جواب آن بود کہ فقیر از دستے کہ درین شہر آمدہ از راہ آزار و ضعف بزیارت حضرت خواجہ قطب الدین نہ رسیدہ بود . باوجود آن کہ ورود این بزرگان از راہ مہربانی گاہ گاہے بیش خود می فہمید . بہرحال بعد از رسیدن عنایت نامہ چون در طبیعت خفتی دید بقصد زیارت ایشان متوجہ گردید . بعد برآمدن بہ نیت زیارت حضرت خواجہ را از ابتدائے راہ تا انتہا ہمراہ خود می دید گویا مہربانی کردہ ایشان سبقت نمودند و ہمراہ بردند . بعد از رسیدن آن جا بر بعضے احوال و مقامات ایشان اطلاع یافت و مہربانیہا و گرامیہا از ایشان شناخت و نسبت فقیر ہم آن جا بہ کرم اللہ تعالیٰ با کمال جامعیت بحدے کہ طبقات سمٰوات و زمین را احاطہ ساخت و در غایت عروج و طمطراق و انوار ظہور یافت . بالجملہ گذشت آنچہ گذشت درین میان دو سہ روز یاران شہر کہ راہ بودند تکلیف نمودہ بخانہ خود نگاہ داشتند آخر روز جمعہ بکلبۂ احزان خود رسید . وامروز کہ روز شنبہ است بہ نوشتن جواب مقید گردید . چون آن صاحبہ مہربان درین باب بسیار مبالغہ دارند بہ اذکار سابقۂ خود مشغول باشند اما باید دانست کہ در ذکر اسم ذات قلبی کمال آن است کہ دوام پذیرد و در ہیچ وقت چہ در خواب و چہ در یقظہ و چہ در ہنگام غفلت ظاہر ذکر از دل منفک نہ گردد . بلکہ در ہر بن مو سرایت کند و از سر تا قدم ہمہ ذاکر شود بحدے کہ غیر ذکر و حضور و نور را در دل گنجایش نماند و خطرہ غیر اگرچہ بہ تکلف کند بر دل نیاید این حالت معبر بفنائے قلب است و قدم اول است درین راہ و ہمین حال است . ذکر روح را کہ بجانب راست سینہ است . چنانچہ دل بجانب چپ است ہمچنین ذکر اخفیٰ کہ وسط سینہ است و ذکر سر و خفی کہ ہر دو طرف اخفیٰ است کہ ولایت پیغمبر خدائے است

صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم

در پئے این عیش وعشرت ساختن　　　　صد ہزاران جان ہب باید باختن

باید کہ بہ ذکر این لطائف مقید باشند واز ہمہ بہرہ مند بوند بعد کمال ذکر ذاکر از میان محو ومتلاشی می شود ومذکور جلوہ گرمی گردد ذکر نفی واثبات کہ نتیجہ آن فنا نفس است بہ این معنی تصور باید نمود لا نیست الٰہ ہیچ مقصود الا اللہ بجز ذات پاک۔ وبہ زبان ہم این ذکر ہر قدر میسر شود از ان تقصیر نہ باید کرد۔ ہمین معنی تصور باید نمود تا کہ سالک خود از میان برود وجز شہود نور حق چیزے نہ نماید این کار دولت است۔ کنون تا کرا دہند۔ امید ہست کہ ازین دولت نصیبہا از راہ محبت بہ ایشان رسیدہ است۔ اللہ تعالےٰ مزید بر مزید کرامت فرماید وبتمام وکمال بہ این دو دل دیگر رساند ودر وقت لا گفتن ذاکر خود را واوصاف خود را ہمہ را نفی نماید ونیست ونابود سازند تا ظہور حقیقی ونور ہستی تحقیق شود بسا ست کہ سالک درین نشا واین امور را در خود نمی فہمد اما مرشد کامل آن را در وے می بیند۔ در آخرت انشاء اللہ ہمہ ظہور می فرماید وبہ درجات قرب می رساند۔ بعضے از مراقبات دیگر ہم می نویسد۔ گاہے در عین مراقبہ تمام ہوش بجانب حق گردد وعلم او را برخود محیط بیند۔ ودرین فکر واندیشہ نشیند کہ او سبحانہ بر ظاہر وباطن من دانا وآگاہ است وبر غیب وسر مطلع درین مراقبہ فرو باید رفت۔ وخود را گم باید ساخت و دغیر او احاطہ علم او تعالےٰ برخود چیزے نہ باید شناخت۔ امید ہست کہ این مراقبہ نتائج عظمٰی دہد وجمعیتہا بخشد بہر حال این فقیر را در دعا وتوجہ علی الدوام دانند امید زیادتی باشند۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　　　آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

بہر حال ہر کیفیات احوال گاہ گاہ خاص اطلاع می دادہ باشند تا موافق آن چیزے نوشتہ می شود۔

زیادہ چہ صدع دادہ شود۔ والسلام۔

مکتوب ۵۸ ۔ بہ بادشاہ دین پرور نویسند۔

الحمد للّٰہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً سید الارض والسمٰوٰت العلیٰ۔ اما ذرۂ احقر بعرض مقدس اعلیٰ آن امام اکبر بادشاہ دین پرور وارث سید البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والاز ہر می رساند از مراتب دعاگوے خود چہ عرض نماید علام الغیوب آن را بہتر می داند۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

وکن فی الملک یا خیر البرایا　　سلیماناً وکن فی العمر نوحا

قبلہ گاہا بسبب مصائب و امراض صعب و دراز و اکثر بلکہ ہمیشہ بہ آن مبتلا است و این فقیر را ارث انبیاء است و بسبب کفارت ذنوب مقرب مولیٰ است جل و علا ہر چند خواست تا حال خود را نہ توانست شرف ملازمت سراسر سعادت مشرف ساخت ما شاء اللّٰہ کان و ما لم یشاء لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم الحال ہم با وجود کمال ضعف دل و دماغ محرم راز سعادت است و منتظر تخفیف این مرض و زحمت است بالجملہ گر بدم و رنیک ہم از آن تو ام بغایت بدم و از تحمل عذاب او بسیار عاجزم۔ عذاب او سخت و ما در کمال غفلت۔ کریمہ قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعا گناہگاران را تسلیہ بخش ہمین زندہ است و بغایت شرمندہ ہمراہان رفتند و می روند و جواب خود دادند و می دہند۔ ما را نیز بہ این خرابی و شرمندگی باید رفت و در مجمع اولین و آخرین جواب باید گفت۔ تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون سابقان کار خود کردند و گوی سبقت از میان بردند و بمقصد اعلیٰ پیوستند۔ ما ہم خواہم مرد، چہ خواہم برد۔ واے ازین حسرت و شرمندگی و آہ ازین

تقصیرات در بندگی مطلوب در غایت استغنا و غلو ما در کمال احتیاج ....

مگر رحمت او سبقت فرماید و درماندہ را بہ درجات قرب رساند۔

ہر کہ پیوند ما نہ دارد یار	چون توانم ز جنت برخوردار
کار ما یا کیست در ہمہ شہر	وانکہ جان تن نہ می دہد در کار
ہمدمے نیست تا بگویم راز	محرمے نیست تا بگریم زار
در خرد و شم ز شوق آن معشوق	در سماعم ز صوت آن مزمار

اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ عَلٰی غَضَبِیْ۔ وَلِہٰذَا جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا۔ متفق علیہ۔

قبلہ گاہا حدیث از احادیث فضائل اہل بدر کہ بہ روایت ترمذی بہ ثبوت رسیدہ، درین عریضہ

ایراد می نماید واز ان امید دارد و فرمودہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم می فرماید حق تعالیٰ۔ یعنی روز قیامت، اے پسر آدم مریض شدم پس عیادت نہ کردی مرا۔ پس او جواب گوید چگونہ عیادت کنم ترا وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ حق تعالیٰ فرماید۔ فلان بندہ من مریض شد اگر او را عیادت کردے ہر آئینہ می یافتے مرا نزداو۔ وَانتہیٰ۔ مرض او را مرض خود فرمود و خود را نزد او نمود۔ این معنی ظاہر است بر ارباب قرب و شہود وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ حضرت سلامت واقعہ کہ در حین ظہور مصیبت و حادثہ دیدہ شد آن را نیز در ورق دیگر نوشتہ فرستاد۔ امید کہ از غایت کرم بہ مطالعہ خاص امتیاز یابد و این دعاگوے را بہ دعائے خیر بیاد آرند۔ حامل عریضہ عبد الغفار از اہل صلاح و ارباب حال است۔ اگر منظور نظر فیض اثر شود بہ زودی مرخص گردد۔ زہے عز و شرف۔ زیادہ چہ جرأت نماید۔ سایہ اش کم مبادا از سر ما، رَحِمَ اللّٰہُ عَبْدًا قَالَ اٰمِیْنًا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. قبلہ گاہا وقت مغرب دیا قریب بہ آن واقعہ عاجزہ اخوی اعزی
شیخ سیف الدین کہ بخانہ فقیرزادہ میان محمد عمر بود رو داد این فقیر را کہ بضعف دل سخت مبتلا ست
بحکم بشریت وحسب سنت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلواۃ والتحیۃ کمال متالم ساخت ہمان شب
بعد از نماز عشا در حین اشتغال بصلواۃ دیگر قبل سلام ملہم گردید کہ رسول خدا جل وعلیٰ رسیدند واز
کمال بندہ نوازی گویا بنا این احترامات از جانب پیش چسپیدند ولطفہا فرمودند. گویا دست
مبارک خود بر سر این عاجز می گذارند وتسلی می فرمایند. این ظہور حالی باکمال عنایت و انوار
بہ امتداد کشید وزمین وآسمان ازین انوار مالامال گردید واز عنایات وعطایات عالم غیب
الغیب دید آنچہ از بسکہ آن مرحومہ از سالہا آزار سخت داشت بلکہ از حرف عفو پروردگار
نزول رحمتہاے بے شمار بروے ظاہر گشت، بہ روح وریحان پیوستہ ظہور انوار وبرکات
این شب شب قدر نمودند واین فقیر را از خود بردند سینہ کمینہ منشرح گشت. وکدورات بالکل
از ساخت سینہ بدر رفت. بہ مقتضاے وقت آنچہ مقدر بود بہ دعاے آن حضرت سعادت
دانستہ پرداخت. الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات.

الٰہی رحمت دریاے عام است | ازان جا قطرۂ مارا تمام است
نفس من بگرفت سرتا پاے من | گر نہ گیری دست من اے واے من

ابیات.

عجب است گناہگار کاستماع وعیدات نار کہ بغایت سوزندہ است. پوست را از گوشت
کشندہ چگونہ در آرام است. اگر ایمان است چرا اندیشہ گریان ولرزان است. کاش در ہر
شبانروزے یک ساعت بہ این سوز بسازد وآن را بہ از دنیا ومافیہا شناسد ذٰلِكَ
لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ. والسلام علیٰ خیر البریۃ. در اخبار است کہ اگر یک قطرہ از حمیم کہ نصیب
اہل جحیم است بر کوہ افتد کوہ ازان بگدازد وآن یک قطرہ آن را سبب عذاب سازد ولنعم

كما نقل عن الشافعي رحمة الله عليه۔

إلهي عبدك العاصي أتاكا مقرا بالذنوب وقد دعاكا
فإن تغفر فأنت لذاك أهل وإن تطرد فمن يرحم سواكا
والسلام۔

مکتوب ۵۹ ۔ به بی بی جیو۔

الحمد لله والسلام على عباده الذين اصطفى۔ ذرۂ احقر پس از ادائے تحیۃ او فرمود معروض می دارد۔ مدتے است از احوال خدمہ علیہ خبرے نہ دارد شب وروز بہ دعاے خیریت وسلامت ودوام جمعیت وعافیت وکمال عزت وابہت آن صاحبۂ مہربان مشغول می باشد ربنا تقبل منا إنك أنت السميع العليم۔ پیشتر ہم عریضہ مشتمل بر تفصیل حال و محتوی بر عنایات بادشاہ دین پناہ بہ این احقر عباد و متضمن ذکر خیر آن مرتبہ فقراے پیش بادشاہ حضرت ظل اللہ و تعزیق و توفیق آن حضرت بجماں مہربان الیشان را بگرامی خدمت فرستادہ بود معلوم نیست کہ رسیدہ است یا نہ بہرحال مقصود سلامتی ذات بابرکات الیشان است حافظ وظیفۂ تو دعا گفتن است و بس فقیر دو مرتبہ نزد حضرت ظل سبحانہٗ اظہار رخصت حرمین الشریفین نمودہ رضامند نہ شدند۔ الحال چون موسم قریب رسیدہ است، وشوق غالب گشتہ دبر عمر اعتماد نیست باز بہ تاکید تمام می خواہد التماس این معنی نماید۔ ہرچہ رو خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ بہ خدمت گرامی خواہد نگاشت۔ بکرم اللہ تعالیٰ۔ بعد اشارہ بادشاہ دین پناہ بہ فقرا برائے دعاے فتح وظفر وقہر اعداء بہ تحریر وتقید این شکستگان بہ این دعوات وحصول اجابت واظہار آن پیش حضرت خلافت مآب بہ زودی زود از ہر طرف چہ از بیجاپور وچہ از حیدرآباد۔ وچہ از ہندوستان اخبار کمال فتح وظفر وشکست غنیم لئیم پے در پے رسید وشہر حیدرآباد بدست آمد وابوالحسن دوابی آن جا ہزیمت خوردہ بقلعہ درآمد۔ بادشاہ شادیہا نمودند واظہار شکر فرمودند وہمیدا گشت

که روز بروز زیاده تر شود و ابواب فتح و نصرت یوماً فیوماً مفتوح تر گردد. وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ. و بالجمله عنایت بادشاهی و فرزندان الیشان نسبت به این احقر درویشان روز افزون است و از حیطهٔ تقریر و تحریر بیرون. صاحب مهربان سلامت بعد رسیدن به احمد نگر عاجزه صغیره این احقر که بسیار مقبول بود به رحمت حق پیوست. و این احقر به مقتضاے بشریت مصیبت سخت حاصل گشت. اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ. بعد این مصیبت آن قدر عنایات الٰہی الطاف رسالت پناه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شامل حال این درویش دل ریش گشت که چه بیانِ آن کند. گر بگویم شرح آن بے حد شود. در حدیث است وقتے که حضرت ابراہیم فرزند صغیر آن حضرت علیه و علیٰ آلہ الصلوٰة وَالسَّلام فوت شد، بے اختیار اشک از چشمانِ مبارک جاری گشت. بعد ازان فرمودند که چشم می گرید و دل محزون است و مایه فراق تو اے ابراہیم دل گیر و محزونیم. بالجمله همین راه است این جہان مثل قافلهٔ روان است. و این دار دار عمل است نه جاے خور و خواب. کسے که از آتش دوزخ گذشت و بهشت رفت پس بتحقیق رستگار گشت، و بدار ابدی دامن پیوست والا کار مشکل است ؎

من خود زده ام چه نالم از دشمن خویش	ہیہات آتشے به دو دست در خرمن خویش

امید که از راهِ کرم گاه گاہے به نوازش نامه سرفرازی فرموده باشند. والسلام!

مکتوب ۶۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰى. صاحب من سلامت. این احقر از جمیع وجوه دعاگوے آن صاحب مهربان است و بدل و جان خیرخواه. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ. بنابرآن بصدر در انچه خیریت آن صاحب می داند می نگارد. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ. شکر هر گونه که باشد قرین شکر خود مذکور ساخت فکیف پدرے که

از ہمہ اولیٰ و افضل باشد و امامِ عادل بود۔ پس استرضاء این قسم پدر از چند وجہ فرض گشت۔ و رضائے خدا جل وعلا نیز درین منحصر آمد۔ در حدیث ہست کہ رضاء اللّٰہ فی رضاء الوالدین۔ رضامندی حضرت ظل اللّٰہ کہ ہم پدر اند و ہم مرشد و ہادی می شمرد سعادت دینی و دنیوی ہست و خلافِ آن منتج خلافِ این۔ حتی الامکان در کسبِ این سعادت تقصیر نہ کنند، تا بدرجات و سعادتِ دنیا و عقبیٰ۔ اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَۃُ۔ زنہار چنان نہ شود کہ باز خاطرِ اقدس ملال گردد۔ باز کار مشکل می شود اَحْسَنَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَاقِبَتَكُمْ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجَارَكُمْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ چنانچہ قبل ازین حقیقت فضائل و اوصافِ حمیدہ آن صاحب را نزد بندگان حضرت کما ینبغی معروض داشتہ ملتمس بہ حاضر بودن الیشان در ہنگام نماز پنجگانہ و نماز جمعہ شدہ بود و این معنی درجۂ پذیرائی یافتہ الحال بار دیگر نیز می خواہد کہ مذکورِ آن صاحب بہ وجہ احسن نماید۔ والتماس بعضے مراتب دیگر کہ معطل اند و در عرض سابق از خاطر دعاگو محو شدہ بودند کنند اِنَّهٗ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ۔ باید کہ در جمیع امور ملتجی بہ حق تعالیٰ باشند و کار ظاہر و باطن را بہ او سبحانہٗ واگذارند مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ۔ در بندگی او تمام و کمال کوشند۔ کار این ہست و غیر این ہمہ ہیچ۔ دیگر شنیدہ شد کہ ید شمال الیشان کوفتے عارض شدہ بود الحمد للّٰہ کہ زود بعافیت مبدل شدہ و خاطر دعاگویان بہ آرام پیوست۔ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ۔ درین قسم امور بہ این دعاگویان خبر رسانیدن ضرور ہست تا بہ وظائف دعا پردازند۔ و درین باب مقید باشند۔ چون نضارت پناہ خواجہ یاقوت بجان و دل فدائے و خیرخواہ آن صاحب ہست۔ عریضہ را مصحوب او فرستادہ شد۔ نیک در مطالعہ در آوردہ باشند۔ و نیز بعضے معتذر بزبانی التماس نمایند۔ وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ۔ والسلام۔ از فقیرزادہ با شیخ ابوالاعلیٰ و محمد عمر و شیخ محمد کاظم سلام بہ دعاگوے القیام بدرجۂ عالی متعالی قبول۔ والسلام۔

مکتوب ۶۱ .

الحمدُ لِلّٰہِ وَالسلام علیٰ عِبَادِہِ الَّذِینَ اصْطفیٰ ۔ رَفَعَ اللہُ قَدْرَکُمْ وَعظّمَ اَمْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ ۔ بِحُرْمَتِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ مِنَ الصَّلوٰۃِ اَفْضَلُہَا وَمِنَ التَّسلیماتِ اَکْمَلُہَا ۔ شفقت نامہ گرامی مشرف ساخت ومضامین خجستہ آئین آن را شناخت توقع کہ برین منوال معتقد احوال دوران ومہجوران باشند ۔ ومحبان را از دعاے خیر خود غافل نہ شناسند ۔

آن کہ در ساختہ ست قطرۂ بارانی را ۔ می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول

آنچہ از فتح وظفر یافتن بر معندان واستیصال شان ارقام فرمودہ بودند، سبب مزید شکر وسپاس الٰہی شدہ جل شانہٗ گردید ۔ اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ ۔ این مقدمہ اگرچہ از مضمون عرضداشت معلوم حضرت ظل الٰہی شدہ مجراے الیشان گشتہ ۔ اما فقیر نیز می خواہم کہ بالمشافہ پیش آن حضرت ذکر این مقدمہ بہ وجہ احسن درمیان آرد ۔ واز قابلیت وفدویت آن ثمرہ شجرۂ سعادت مذکور سازد ۔ امید ست کہ حسب خواہش دوستان نتائج وثمرات آن بر منصۂ ظہور آید وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ ۔ دیگر مذکور فرزندان برادر اعز واکرم سیف الملت والدین قدس سرہٗ برد ۔ بادشاہ دین پناہ درمیان آوردہ التماس احسان در غایت خاص وحصول وجہ کفاف در بارۂ الیشان نمود قبول فرمودند ۔ وامر بہ تخفیف مواجب الیشان نمودند ۔ امید است کہ عنقریب بہ مشیت الٰہی جل شانہٗ این معنی صورت پذیرد ۔ اگرچہ موافق بردعا درین وقت حصول آن مشکل می نماید ۔ مالا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ ۔ من بعد آنچہ رو خواہد داد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد نگاشت ۔ دیگر از خود چہ نویسد ۔ ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ   فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

ھیھات. اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَّ الزَّادُ قَلِیْلٌ وَّ الْمَعَاصِیْ کَثِیْرٌ وَّ السَّفَرُ بَعِیْدٌ وَّ عَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ. اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَ نَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَ السُّرُوْرِ. اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ. رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. وَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. فرزندان سعادت مند میر محمد اسمٰعیل وغیرہ سلام خوانند و بعافیت واستقامت باشند فقیر زادہا و فرزندے محمد پارسا سلام وتحیۃ می رسانند قبول فرمایند. والسلام.

مکتوب ۶۲.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی. اَیْ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. بہ ورود عنایت نامہ نامی مشرف گردید. ومضامین خجستہ آئین آن فہمید. الحمد للہ کہ از راہ کمال محبت واستعداد وہمت علیا بہ اندک توجہ غائبانہ کہ نسبت بہ توجہ حضور کمتر مؤثر ہست. ابواب جمعیت کشود وترقیات روے نمود. امید ہست کہ یوماً فیوماً ذوق وشوق محبت الٰہی و ترقیات غیر متناہی در تزاید بود. ودرین نزدیکی فقیر ہم وقت اشراق باوجود ضعف دل ودماغ متوجہ بجانب الیشان بود ودرباب ترقی سعی می نمود ملہم گردید کہ آن صاحبہ مہربان را از ولایت کبری کہ درجۂ اعلیٰ ہست واز کمالات مخصوصہ حضرت الیشان ہست. بہرہ رسید ہرچند بالفعل معلوم الیشان نہ بود. اما امید ہست کہ آن حاصل است. الحمد للہ علٰی ذٰلک وجمیع نعمائہ. بہرحال باوجود ضعف وعدم قابلیت خود را از راہ مہربانی الیشان گاہے بعد نماز صبح قریب اشراق متوجہ حال آن صاحبہ می گردد ومترصد ظہور آثار آن باشند. ہمین وقت تا وقتے دیگر تعین فرمایند. یا خود ہم ازان وقت غالباً متوجہ بود. امید ہست کہ او سبحانہ از فضل خود کشایشہا کند. بعد از نماز صبح تا بلند شدن آفتاب

البتہ در ذکر و شغل مفید باید بود کہ لبیار مثمر اوصاف و برکات ہست۔ ہمچنین بعد از نماز عصر اگر میسر شود تا بمغرب بہ ذکر و شغل باید پرداخت کہ این دو وقت بسیار اعلیٰ و اولیٰ است۔ و در اوقات دیگر از روز و شب ہر چہ میسر شود تقصیر نباید کرد، کہ ہمہ ذکر در کار ہست نہ موسم خور و خواب۔ اللہ تعالیٰ از ذکر بہ مذکور رساند۔ اذکار و مراقبات دیگر لبسیار ہست و از شرائط این راہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہ تدریج خواہد نوشت۔ اما امید ہست کہ از خدمتِ اخوی اعزی میان محمد صدیق کہ ولی مادر زاد اند مثل سابق بلکہ زیادہ ازان نسبت مہربانی و عنایت و طلب توجہ و کشائش مرعی باشد کہ این فقیر ازین راضی تر و ممنون تر ہست۔ این فقیر را اصلاً در میان مشمار ندگہنہ گار ہست و بہ حالِ خود گرفتار۔ و از رحمتِ بے شمار وے امید وار ہست۔ ہیہات۔

نفسِ من بگرفت سر تا پاے من — گر نہ گیری دستِ من اے وائے من

بہر حال در دعا گوئی تقصیر نہ خواہد کرد۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ و السلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الھُدیٰ۔

مکتوب ۶۳۔

الحمد للہ و السَّلام علیٰ عِبادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ذرۂ احقر معروض می دارد کہ حسب موعود دی روز و امروز قبل از ظہور آفتاب مراقب و متوجہ حال آن صاحبۂ مہربان مریم زمان نشستہ بود۔ انوار و برکات و تزئینات کہ سالکان طریقت و حقیقت را احیاناً دست می دہد شاملِ حالِ آن صاحبۂ مہربان بسیار یافت۔ و از ظہورِ این فیض و نورِ این احقر را ہم بسیار سرور و انشراح رو نمود این حجرہ کہ در آن نشستہ بود نورانی گشت و ترقیِ الشان بہ مقامِ بالا کہ ولایتِ علیا باشد از آن مقام کہ سابق نوشتہ بود کہ عبارت از ولایت کبریٰ ہست نیز بہ وضوح پیوست اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللہِ تعالیٰ الحمد للہِ سُبْحَانَہٗ علی ..... جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ۔ چون آن صاحبۂ مہربان را ید دستان دمتر بانِ حق محبت بر کمالی ہست از ظہورِ این امور چہ استبعاد ہست۔ و ذٰلِکَ فَضْلُ اللہِ یُؤْتِیْہِ

مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ اما این فقیر از اظہار این امور ہم بسیار شرمندہ و زیر بارِ انفعال ہست کہ خود را قابلِ این گفتگو نمی داند و بمراحل از آن دُور می پندارد۔ و این بیت را مناسب حالِ خود می شناسد۔

کنون سر ہم زکارم شرمسار ہست زمن ابلیس را صد بار عار ہست

حالِ ما این ست اما خدائے ما کریم ست ار بندۂ گنہگار را بنوازد و بمراتب قرب و قبول خود سرافراز سازد۔ چہ مشکل، بلکہ واقع۔ ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا۔ گویا اصل این امور و فیوض محبت بزرگانِ دین، و دعا و توجہ اخوی اعزی محمد صدیق ہست کہ توجہ و دعائے آن برادر کبریتِ احمر دلبسیار مغتنم ہست۔

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے واز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

اگر روز دوشنبہ ہم بوقت صبح مراقب بہ نشیند، فقیر ہم دران وقت انشاء اللہ باز در و متوجہ بہ نشیند۔ رفتن فقیر ہم بحبت بعضے ضروریات سفر پنجشنبہ موقوف می نماید۔ امید ہست کہ ازان روز تجاوز نہ کند و الا وقت از دست می رود۔ بہرحال وقت اشتغال نیز بہ خدمت علیہ اطلاع خواہد داد انشاء اللہ تعالےٰ بہ این فقیر این جا بود و ہمشیرہا پیشِ خود نگاہ داشتہ بود۔ الحال ایشان نیز عازم سرہنداند و عریضہ بخدمتِ علیہ نوشتہ اند بہ مطالعہ شریف خواہد درآمد۔ زیادہ بجز دعا و ترغیب بہ او خدا جل و علا چہ نویسد۔

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن ہست والسلام

مکتوب ۶۴۔

الحمدُ للہِ لِوَلِیِّہٖ وَالسَّلام عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ خان عالی شان سعادت عنوان مسلمہ المنان از این درویش دل ریش تحیۃ و سلام خوانند و لمحہ بے یادا دسبحانہٗ نباشند و اورا کما حقہٗ شناسند۔

هرچه جز ذکرِ خدائے احسن است — گرشکر خوردن بود جان کندن است

فقیر در اداے مطالب آن برادر گرامی که حقوق موروثی درمیان دارد. ہیچ وجه تقصیر نه خواهد کرد، انشاء اللہ تعالیٰ. اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ. باقی حقیقت آن جاہی را اخوی شیخ لطف اللہ بیان خواهد کرد. بہر حال تا حین ملاقات بہ ارسال نامہ جات سرور دارند و در اداے حقوق الٰہی جل شانہ مستقیم و مستدیم دارند و باشند. مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغ والسلام علیٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدیٰ.

مکتوب ۶۵.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. فرزند سعادت مند زید عزہا و توفیقہا و از ین فقیر سلام سلامت انجام خوانند و علی الدوام بیاد حق جل وعلا باشند.

ذکر گو ذکر تا ترا جان است — پاکیِ دل زذکر رحمن است

دنیا فانی است، آخرت باقی. نعیم آن از ہمہ اعلیٰ و اولیٰ است. و عذاب آن اشد و ابقیٰ. پس امروز فکر فردا باید. و بباید دانست کہ بناے اسلام پنج چیز است. گواہی دادن بہ آن کہ نیست خدا جز اللہ تبارک و تعالیٰ و محمد بندہ و رسولِ اوست تعالیٰ. ہرچہ از جانب او بہ ما رسانیدہ راست و درست است و شک دران کفر است. و اداے نماز پنجگانہ بے خلل و فتور چہ در صحت و چہ در مرض باید خواند. و اگر مریض بود کہ طاقت استعمال آب نہ داشتہ باشد بجاے وضو و غسل تیمم کند. و اگر نتواند ایستادہ نشستہ نماز بخواند. و زن را لازم است کہ در نماز از سر تا قدم خود را بہ چادر غلیظ و سطر خود را بپوشد تا از بدن و موچیزے ظاہر نہ شود. و نماز ہائے کہ فوت شدہ است آن را قضا لازم است. و روزہ رمضان فرض است. اگر بعذرے خوردہ شود بعد رمضان قضا کند. و زکوٰۃ مال چہ نقد و چہ زیور و ہرچہ از قسم طلا و نقرہ بود فرض است و تعین

بر پنجاه روپیہ بعد سالے بر تقدیر عدم قرض یک روپیہ پاؤ یالا لازم است و در صد و دو نیم روپیہ علیٰ ہٰذا القیاس وما مضیٰ را اگر نہ دادہ باشند الحال ادا نمایند کہ بجان و دل ادائے آن باید کرد و حج خانۂ کعبہ بشرط استطاعت نیز فرض است۔ اگر یکے ازین فرائض دیدہ و دانستہ ترک نماید مستحق عذاب آتش گردد۔ بعد ہر نماز و بوقتِ خواب آیۃ الکرسی بخواند و سی و سہ بار اَلحمدُ للّٰہِ وَاللّٰہُ اکبرُ باید خواند کہ ثواب بسیار است و آن کفارتِ گناہان بشمار در وقتِ خواب چہار قل نیز باید خواند و ہر دو دستِ خود دمیدہ بر تمام بدن باید کشید و اول و آخر ہر روز صد بار سُبْحَانَ اللّٰہ و صد بار اَللّٰہُ اکبر و صد بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ و صد بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ بخواند۔ و بکلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ علی الدوام الخ بخوانند مشغول باشند۔ و ہمچنین بذکر دل بنوعے کہ در طریق علیہ معروف است، و معہود است تقید تمام بکنند تا دل منور و ذکر روشن گردد۔ و از لہو و لعب باز دارد۔ و از دروغ و غیبت و بد گفتن و بد شنیدن و مرود اجتناب لازم است، کہ این ہمہ امور حرام است، و جزائے آن نار است۔ بہر حال از عذاب خدا ترسان و لرزان باید بود و گور و قیامت باید ترسید۔ توبہ و استغفار علی الدوام خصوصاً وقت اسحار بر خود لازم باید دید۔ بالجملہ لمحہ از یاد او سبحانہٗ نباید آسود۔ ہمیشہ درین فکر باید بود کار این است۔ غیر این ہمہ ہیچ۔ یک تسبیح خرما مدتے فرستادہ شد اذکار مذکورہ بر آن بخوانند و بعافیت و استقامت باشند۔ والسلام۔

مکتوب ۶۶۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر فقرا معروض می دارد۔ مدتے است از کیفیت احوال جناب عالیہ خبرے ندارد و بیشتر کتابت مشتمل بر دعا و مواعظ و نصائح بنیتر نوشتہ فرستادہ است رسیدہ باشند۔ بہر حال بہ دعائے خیر ذات بابرکات

مشغول است و اجابت آن از درگاهِ حضرت مجیب الدعوات مامول امروز که شنبه غره ماه
حال است. بعد نماز فجر با جمعیت تمام مراقبه نشسته بود و انوار و اسرار و فیوض و برکات
و عنایات و نوازش پروردگار مکشوف و ملهم گشته. درین اثنا به تضرع تمام در دعا
آن صاحبهٔ مهربان ملتجی و متوجه گشت آثار قبول ذیعرض وصول به کعبهٔ مقصود در حق ایشان
محسوس گشت. وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْز. نیز در حدیث آمده که فرمود پیغمبر خدا صلی الله
علیه وسلم که هر آئینه یاد کنید خدا را جل وعلا. بالجمله بنده باید شد و لوازم بندگی در هر
وضع بجا باید آورد. بندگی همه عجز و شکستگی است و نیستی است. چون این حالت بحد کمال رسته
مظهر انوار قدس گردد و از محرمان و مقربان بارگاه علیا شود. این کار دولت است کنون تا کرا دهند.
چون آن صاحبهٔ مهربان را با اهل این دولت اعتقاد و محبت کمال است توقع حصول این دولت
در حق درویشان تمام است. درین ایام نوشته بادشاه اسلام رسید بزودی رسیده که بالفتح
والظفر از احمد آباد به اورنگ آباد مراجعت می نمائیم شما هم متوجه این حدود شوند. تا در اورنگ آباد آمده
ملاقات واقع شود. و متصدیان فرموده اند که تا در اورنگ آباد حویلی به جهت سکونت فلانے
مقرر نمایند. اما فقیر به جهت عوارض در رفتن متردد است. اگرچه استخاره بر وجه کمال موافق است
تا در میان خواسته کردگار چیست. آنچه خیر است الله تعالے میسر کند و آن صاحبهٔ مهربان
را در درگاه با کمالِ خیر و خوبی و عز و جاه برین فقرا سلامت دارد. این دعا از من و از جمله جهان آمین باد.

مکتوب ۶۷. به خانم جیو.

همشیره عزیزه عصمت و عفت پناه خانم جیو بعافیت باشند و استقامت بوده، در
یاد و بندگی خدا جل وعلا راسخ و مستقیم باشند و غیر او را نه شناسند. کار این است. غیر این همه هیچ
کتابتے که از راه محبت و اخلاص فرستاده بودند رسید و مضامین آن معلوم گردید. از اخبار

پریشانیاں شما خاطرِ دوستان پریشان گشت۔ اللہ تعالیٰ بہ جمعیت مبدل کند۔ دنیا جای بلا و محل ابتلا ہست در ہمہ حال از مولائے حقیقی جل شانہ راضی باشند و توکل برو نمایند۔ امید ہست کہ او سبحانہ تعالیٰ کارکشائی فرماید۔ اللہ سبحانہ عواقبِ امور محمود گرداند۔ طلب سفارش کہ نمودہ بودند کس بہ فقرا یا کتابہا متعاقب می آید انشاء اللہ تعالیٰ۔ بہ دست اوبخان عالی شان بخشا ورخان حقیقت حال و پریشانی شما نوشتہ می شود کسے محصل جواب می گردد، و شما کسے نہ دارید کہ آن جا برائے شما تلاش کند۔ اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کند۔ فقیر ہم درین ایام بہ موجب عنایاتِ شاہی عازم آن حدود ہست تا درمیان خواستہ کرد گار جیست۔ والسلام۔

مکتوب ۶۸۔

الحمدُ للہِ وحدَہٗ والصلوٰۃُ علیٰ مَن لا نبیَّ بعدَہٗ۔ احقر فقرا پس از ادائے تحیۂ و سلام مصدوع جنابِ ملجاءِ علما و صلحاء، مربیِ فقرا و غربا، اوصلہ اللہ سبحانہٗ غایۃ ما یتمناہٗ، می گردد۔ دارندہ رقیمہ و عاصلاح آثار حاجی الحرمین الشریفین حاجی زکریا متوکل و گوشہ نشین و کثیر العیال والنایب ہست۔ از راہ عجز و ناداری، و آوازہ کرم و صیتِ احسان آن مرجع خواص و عوام از راہ دور دراز امیدوار بہ جناب عالی رسیدہ و بہ این وسیلہ ضعیف را متوسل گردیدہ۔ رجا از غایتِ کرم آن کہ مشارٌ الیہ بہ تمنائے خود برسد و از ضیق معشیت وارہد و بہ دعائے صلاح و ترقی درجات آن قدوۂ آفاق مشغول گردد۔ و این طفیل نیز بہ ثوابِ بعد این محب درین ایام عازم زیارت و طواف حرمین الشریفین ہست، در اثنائے راہ حسب عنایت واسند عا بہ شرف ملازمت حضرتِ خلافت منزلت رسیدہ امیدوار ہست کہ تردد مہی متوجہ کعبۂ مقصود شود۔ و بہ زیارت سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرف گردد۔ اگرچہ خود را لائق آن درگاہ والا نمی بیند۔ اما غیر ازین درگاہ برائے ذخیرۂ عقبیٰ کجا رود،

وکرا گزیند. یا سیدی یا رسول اللہ خُذْ بیدی. کانی مِنَ الذُّنُوبِ سِوَاكَ عِنْدَ حصولِ الحادثِ العَمِیمِ. ہیہات عمر گرانمایہ درین صرف شد تا چہ خوبم صیف وچہ پوشم شتا. وقت کار ہست وکار باجبار. وسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۶۹ . بہ بختاور خان.

الحمد للہ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. خانِ عالی شان مشفق مہربان ازین فقیر سلام سلامت انجام آنکہ خواہند ومشتاق دانستہ بیاد خدا اجل وعلیٰ باشند. وغیراو ما نہ شناسند. کار این ہست غیراین ہمہ ہیچ. چون سیادت وشجاعت دستگاہ میر عطاء اللہ ولد میر ضیاء اللہ نواسۂ میر محمد نعمان قدس سرہٗ برادر زادہ میر جلال الدین خویش حامد خان قدیمی کہ بہ منصب دو صد پنجائی سرافراز ہست. وبرادرش میر عزت اللہ کہ بہ منصب چاربیتی مختار و از کمال خصوصیت احقر اینہارا مثل فرزندان می داند بہ جمیع وجوہ آراستہ وبصلاح ودیانت آدمیت پیراستہ واز طالب علمی وحفظ قرآن نیز بہرہ مند. واز ابتداے نوکری درلیساق خیلے پریشان احوال واز عدم محصول جاگیر حالت مختل پیدا کردہ اند. واین احقر سواے آنکہ چند گاہ بطرف ہندوستان رفتہ بیاسایند امر بہبودی اینہا نمی بیند. ومربی کہ دستگیری این قسم شکستہ فقرا نماید غیر ذاتِ بابرکاتِ الیشان نمی داند لہٰذا مصدع گرامی می شود کہ درباب موصی الیہا بحضور پُرنور معروض داشتہ نزد خود طلبیدہ تربیت نمایند واینہا نیز قابل وشائستہ وسپاہی زادہ اند از حسن خدمتِ خود آن خانِ عالی شان را بر خود کمال مہربان خواہند ساخت ومصدر تحسین خواہند گردید. ہرگاہ کہ در خدمت آن اشفاق پناہ ماندہ تربیت اندوز شوند باعث جمعیتِ خاطر این جانب ہست از ہمہ ابواب خواہند شد. وہرچہ دربارہ مشارٌ الیہ عنایت واحسان مبذول خواہند داشت عائد بہ این فقیر خواہد گردید. این قدر خصوصیت احقر بکم کسے خواہد بود.

درین مادّه هرچه مبالغه نماید کم است. زیادہ بجز دعا و ترغیب یادِ خدا جل و علا چه نولیسد.

هرچه جز ذکرِ خدائے احسن است ۔۔۔ گر شکر خوردن بود جان کندن است والسلام.

مکتوب ۷۰.

الحمد للّٰہِ وَالسَّلام علیٰ عبادہ الّذِین اصطفیٰ. شفقت نامۂ گرامی آن مقتدائے انامی مشرف ساخت و آثارِ مہربانیہا ازاں شناخت. لازلتم فی حفظ اللّٰہِ وَاِمَانِہٖ احوال دوستانِ این جائی مستوجب ہزاران شکر و سپاس الٰہی جل شانہٗ است. وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ. محذوما از تذکرِ مظالم و معاصی و وعیدات و تہدیدات حق شناسی کمر باشکستہ و حیاتِ دنیا بغایت تنگ و تلخ گشتہ. وَضَاقَتْ عَلَیْکُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ. وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِیْنَۃٌ. المعاصی کثیرٌ وَالزَّادُ قَلِیْلٌ وَالْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُ اللّٰہِ شَدِیْدٌ. نَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ وَالنَّارُ تفور.

صَرَفْتُ العُمْرَ فِی البِطَالَۃِ ۔۔۔ فَمَالِیْ غَیْرُ الحُزْنِ وَالخَجَالَۃِ

فَیَا اَسَفیٰ عَلَی الْاَیَّامِ وَیَاحَسْرَتَا عَلیٰ مَا فَاتَنِیْ مِنَ الْمَرَام. فَاَیْنَ بَیْتُ الْاَحْزَانِ حَتّیٰ اَبْکِیَ فِیْہِ بِذِکْرِ رَبِّ الْجَلِیْلِ لَا یُزَاحِمُنِیْ فِیْہِ اَحَدٌ مِنَ الْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ. فَہٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا، اِنْ تَتَصَوَّرْتَ ھُوَ کَمَالُ المُنْتَھیٰ. قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ. وَکُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَہِیْنَۃٌ. فَتُبْ اِلَی اللّٰہِ وَاَعْرِضْ عَمَّا سِوَی اللّٰہِ. قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ. اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا. اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم وَنِعْمَ مَا قِیْلَ بِالْفَارِسِیَّۃِ.

دردم از یارست و درمان نیز ہم | دل فدائے او شد و جان نیز ہم

بالجملہ فدائے مولاجل وعلا باشند. در زندگی باید مرد و با درد و سوز باید ساخت و امور خود بہ او باید گذاشت. خوش گفت.

با درد بساز چون دوائے تو منم | در کس منگر چو آشنائے تو منم
گر بر سر کوئے عشق من کشتہ شوی | شکرانہ بدہ کہ خون بہائے تو منم

اَسْتَغْفِرُ اللہَ مَالِی بِھٰذَا الکَلَامِ وَاَنَا مَغلُوبُ المَعَاصِی وَالْاٰثَامِ. اَسْتَغْفِرُ اللہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ. لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْبًا لِذِیْ عَقَمٍ. این فقیر از ان مخدوم مہربان امیدوار دعا است وَیِذْکِرِ اَشْفَاقِ الیشان رطب اللسان. بعضے امور از جانب آن مخدوم می خواہد کہ درین نزدیکی مذکور مجلس بادشاہی سازد. و بعد وقوع آن بہ ابلاغ آن متصدع ملازمان الیشان خواہد گردید. انشاء اللہ العزیز. واللہ الموفق والمعین چون صلاح آثار و تقویٰ شعار حاجی الحرمین حاجی ولی محمد کہ از دوستان قدیمی صمیمی این فقیر است بہ تقریبے عازم آن حدود بود. بہ این چند کلمہ نام لوط متصدع شریف گردید سَلَّمَکُمُ اللہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ. وسلام فقیرزادہا بہ ادائے سلام و نیاز متصدع اند. مخدوم زادہائے سلام سلامت انجام قبول نمایند. بہ عافیت و استقامت باشند.

مکتوب ۱۷ ۔ بہ بادشاہ دین پرور صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. اَمَّا بَعْد. ذرۂ احقر پس ادائے سلام و نیاز ذرہ وار بعرض والا شان دین پرور ملجا و پناہ این احقر لَازَالَ مَنْصُوْرًا وَمُؤَیَّدًا مِنْ عِنْدِ اللہِ سبحانہ می رساند.

بہ تن مقصرم از دولت ملازمتت | ولے خلاصۂ جان خاک آستانۂ تست

ہر چند بہ حسبِ صورت مقصر ہست امّا دائما در اوقاتِ مرجوہ دعوات سلامت و فتح و نصرت و ترقی مراتب دنیا و آخرت آن شاہ دین پناہ بدل و جان مفید ست و اجابتِ آن را از درگاہ مجیب الدعوات متر صد. می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

چون از مدتِ چند ماہ از راہِ عنایتِ بادشاہ دین پناہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَی الْاَعْدَاء و قصد زیارت سید الانبیاء علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و طواف کعبہ و منیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ و انواع عنایات از بندگان حضرت دیدہ خواست کہ بہ اظہار دعا گوے خود بہ آن شاہ دین پناہ نیز نماید۔ امید کہ از کرم او تعالیٰ ابواب فتوحات کشاید از اشتیاق ملازمت عالی چہ عرض نماید۔ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ میسر آرد۔ شاہا دین پناہا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ۔ ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا یافت۔ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا۔ بہر حال وقت کار کہ مدار نجات بہ اعمال ہست۔ چون آن حضرت را بہ دوستان حق و اولیاء مطلق محبت تمام ہست ازین راہ بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ در ہر باب امیدوار یہاے عظیم ہست از یاران خود کسے مخصوص حاجی منصور بہ جہت استخبار سلامت ذات قدسی صفات و اطلاع بر احوال خیر مآل آن شاہ دین پناہ فرستادہ امید کہ بزودی بجواب باصواب مشرف گردد۔ از فقیر زادہا ہر کدام ابو العلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و برادر زادہ محمد پارسا التسلیمات بدرجہ قبول افتد ہر کدام بہ دعا سلامت فتح و نصرت مقتضی اند و حصولِ آن مبشر وَسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔

مکتوب ۷۲ ۔ بہ بادشاہ زادی۔

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ۔ بہ جناب بادشاہ زادۂ پردہ نشین سرادقاتِ عصمت و عفت و عظمت و ابہت معروض می دارد۔ مدت ہست کہ از احوال خیر مآل آن

فاطمۂ زمان خبر نہ دارد۔ بہرحال بہ دعاے خیر ترقیاتِ درجات ومزید حیات مقید ہست واجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات مترقب۔

می تواند کہ دہد اشکِ مرا حسنِ قبول — آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

صاحبۂ عالم، دنیا زراعت گاہ آخرت ہست کہ ہر چہ درین کاشت آن جا یافت۔ بالجملہ وقت کار ہست کہ فردا کار با جبار ہست۔ چندین از مدت چند ماہ از راہ عنایت بادشاہِ دین پناہ نصرہ اللہ تعالےٰ بقصد زیارت سید الانام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات وسلام وطواف کعبہ ومنیٰ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ والنواع عنایات از بندگان حضرت دیدہ۔ بنا بر آن بہ این چند کلمہ متصدع خدمت علیہ گردید۔ کسے مخصوص از یاران خود حاجی منصور فرستادہ تا بزودی بہ اخبار سلامتی ذات قدسی سمات مسرور گردد۔ امید کہ بزودی بجواب باصواب مشرف شود۔

مکتوب ۷۳ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام رب المعبود ہست وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔ اللہ تعالیٰ ما را و دوستان را بہ حقیقت بندگی رساند۔ واز خود بینی واز خود پرستی وارہاند۔ بالجملہ حتی الامکان در حصولِ این دولت کوشید واز ماسوی نظر پوشید، ومصداق کریمہ یٰٓاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً گرداند۔ فقیر ہم ہمیشہ عازم این سفر ہست۔ اما ہر چہ موقوف بر وقت ہست اگر مانعے در نیاید امید ہست کہ بہ مشیئت الٰہی عنقریب بہ این سفر شتابد۔ بہرحال تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نولیسان باشند واز دعاے خیر فراموش نہ سازند۔ والسلام۔

مکتوب ۷۴ ۔ بہ سیادت مآب محمد اشرف۔

الحمد للّٰہ وحدہٗ والصلوٰۃ علیٰ من لا نبیَّ بعدہٗ۔ ثمرہ شجرہ سعادت وسیادت

میر محمد اشرف لازال کاسمہٗ ۔ ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند ۔ اوقات گرامی را به ذکرِ خدا جل وعلا معمور و منور گردانند ۔ بلکه از ذکر به مذکور روند ۔ واز صورت به حقیقت شوند واز لفظ به معنی دوند ۔ خوش گفت آن که گفت ۔

قومے ز وجودِ خویش فانی　　　رفته ز حروف در معانی

تامین ملاقات احوال خیر مآل نویسان باشند واز دعاے خیر فراموش نه سازند ۔ الحمد للہ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ برادر عزیز میان شیخ محمد ازین ضعیف سلام خوانند و مشتاق دانسته از دعاے خیر فراموش نه سازند ۔ مدتے است که ازان برادر سلامے وپیغامے نه رسیده ۔ موانع بخیر باد ۔ فقیر هم تا اواخر شهر ربیع الاول قصدِ آن حدود دارد ۔ در انچه خیرست الله تعالے میسر آرد ۔ خیریت هر کس در ترک هوا و هوس است ۔ و در دوام توجه واقبال بحضرت ذوالجلال ۔ بوالدهٔ فرزندان ومتعلقان سلام این فقیر رسانند ۔ وبه دوام یاد خدا جل وعلا ترغیب نمایند ۔ فرزند سعادت مند شیخ ابوالخیر سلام عاقبت انجام خوانند و دائماً به یادِ خدا جل وعلا باشند ۔ کار این است ۔ غیر این همه هیچ ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۵ ۔ شیخ محمد ساقی ۔

مشیخت و فضیلت پناه شیخ محمد ساقی ازین فقیر سلام خوانند وبیاد حق جل وعلا باقی باشند ۔ نقد لقصدیع آنکه درین ولا عرضینه نیاز به خدمت بادشاه دین پناه ورقیمه به خان مهربان سلمهٗ ربهٗ مصحوب حاجی عبدالغفار فرستاده شده ۔ توقع که مشارٌ الیه را بار قدیم بخدمت خان مهربان برند ۔ و زودی به جواب باصواب رخصتش دهند ۔ حاجی مذکور چون از یاران خوبی نیکان فقیر در حق او مهربانی خواهان است ۔ زیاده بجز یاد خدا جل وعلا نه گنجایش بیان است ۔

هر چه جز ذکرِ خداے احسن است　　　گر شکر خوردن بود جان کندن است　　والسلام ۔

مکتوب ۷۶ ۔ شیخ عطاء اللہ ۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ برادر گرامی صاحب فضل و معانی شیخ عطاء اللہ از ین فقیر باب اللہ سلام عاقبت انجام قبول نمایند ۔ وہموارہ مورد عطاے الٰہی و انوار نامتناہی باشند ذِکرُ اللّٰہِ نورٌ وَفِی الاٰخِرَۃِ ھُوَ سُرُوْرٌ ذِکرٌ یُّغنِیْ عَنْ نَفْسِہٖ وَ یُبْقِیْ بِاَنْوَارِ قُدْسِہٖ ۔ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۔ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ۔ این فقیر در شاہ جہان آباد باد دستان آزارہاے صعب کشید ۔ الحمد للہ سبحانہ کہ مآل اکثر بعافیت عائد گردید ۔ و درین بلیات از فضل و عنایت او سبحانہ دید آنچہ دید ۔ الحال امیدوار است کہ بمشیت او سبحانہ در آخر ماہ ربیع الاول متوجہ آن حدود گردد وبلقاے دوستان مسرور شود در وقتِ سفر این طرق اگر مقدر است ، پس مخصوص بہ جہت رسانیدن این خبر پیش دوستان فرستادہ خواہد شد ، انشاء اللہ تعالٰے ۔ بہر حال از دعاے خیر و حسن خاتمہ در افتادگان را فراموش نہ سازند ۔ و ہمیشہ مستغرق انوار ذکر باشند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۷ ۔

اَلحمدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا ۔ خدمت سیدی سندی از ین فقیر پر تقصیر سلام عافیت انجام قبول نمایند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ بزرگے گفتہ است اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ نہ بآن معنی کہ از کار دنیا دست بردارد بلکہ مراد آنست کہ آنرا وسیلہ لقائے مولٰی سازند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۷۸ ۔ بہ سید عبد الغنی ۔

الحمدُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ ۔ ثمرہ شجرہ سیادت و سعادت سید عبد الغنی ہموارہ از ماسوی مستغنی باشند و بہ فناے حقیقی علی الدوام ملجی و خاضع و خاشع بودہ اند ۔

در تواضع و عبادت در اصل لغت بمعنی کمال خضوع و خشوع است. و کمال خضوع و خشوع این است که خاشع و خاضع در تواضع از خود رود و خود را فدائے مولی کند. این زمان مظہر انوار قدس شود. این کار دولت است کنون تا کرا رسد. بمکتوب شریف رسیده مسرور ساخته و مضامین آن شناخت. تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند و مشتاق شناسند. فرزندان و متعلقان بعافیت بودند و عافیت را در یاد حق دانند.

مکتوب ۷۹ ۔ بہ مرزا محمد عارف ۔

الحمدُ للّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ. ثمرہ شجرہ سعادت مرزا محمد عارف از ماسوی غافل باشند، و حق سبحانہ را کما ھو شناسند. نسیان ماسوی از شرائط این راہ است و از مقدمات وصول بخدائے جل و علا

ہیچ کس را تا نہ گردد او فنا نیست راہے در حریم کبریا

مدتے است کہ از احوال خیر مآل دوستان را اطلاع بخشیدہ اند. موانع آن بخیر باد. والسلام.

مکتوب ۸۰ ۔

بَعدَ الحمدِ وَالصَّلوٰۃِ وَتبلیغ التحیّۃ وَالسَّلام. احقر فقرا بہ آن سیادت و نقابت پناہ مصدع می گردد. احوال دوستان این حدود موجب ہزاران شکر و سپاس رب المعبود است. وَاِنْ تَعُدُّوا نِعمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ.

از دست و زبانے کہ بر آید کز عہدۂ شکرش بدر آید

اللہ تعالےٰ مارا و یاران را بہ حقیقت رساند. و از خود بینی و خود پرستی وارہاند و مصداق کریمہ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ گرداند. بالجملہ حتی الامکان در تحصیل این دولت باید کوشید.

دار ماسوی نظر باید دوخت. فقیر ہمیشہ عازم این سفر ہست. اما ہر چیز موقوف بر وقت. اگر مانعے درمیان نیاید امید ہست کہ مشیئت الٰہی جل شانہ عنقریب بہ این سفر شتابد. بہر حال تا حین ملاقات بر احوال خیر مآل دور افتادگان را اطلاع می دادہ باشند و از دعاے خیر فراموش نسازند. چون برادر دینی حاجی عبد الغفار کہ از عزیز این روزگار ہست عریضہ بخدمت خلافت منزلت فرستادہ و مشار الیہ را روانہ آن حدود ساختہ بہ این دو کلمہ متصدع آن سیادت مرتبت نیز گشت. زیادہ چہ تصدیع دہد. آنچہ خیر ہست اللہ تعالےٰ نصیب گرداند. والسلام.

مکتوب ۱۸۱ . بہ سید میر اعظم.

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ. ثمرہ شجرہ کرامت و نجابت مخدوم زادہ صاحب کرم و سعادت ازین درویش دل ریش سلام و تحیۃ قبول نمایند. احوال فقرا این حدود موجب ہزاران شکر مولاے حقیقی ہست جل شانہ، وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ. المسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم واستقامتکم وترقی درجاتکم. مخدوما دنیا دار عمل ہست و آدمی در طول امل. امروز بہ اندک سعی دولت سرمدی میسر است. و الا فردا کار مشکل ہست. بشکر او سبحانہ بفضل خود آسان کند و بتمام و کمال جانب خود کشد. چون ایشان را از کرم او تعالےٰ بدوستان او سبحانہ تعالےٰ اخلاص بر درجہ کمال ہست. بمقتضاے حدیث المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. دولت سرمدی و معنوی ایشان شامل حال ہست. در حدیث ہست کہ حق تعالےٰ فرماید، یعنی در روز قیامت کجا اند دوستی کنندگان براے من و ہم نشینندگان بحبت من، و بذل کنندگان در راہ من کہ سایہ دہم آن را از زیر عرش خود، روزے کہ سایہ نیست مگر ہمان سایہ. بالجملہ در فضائل این محبت احادیث بے شمار ہست کہ عقل دران حیران ہست اللہ تعالےٰ مارا و دوستان را در محبت این

طائفہ دارد و بر آن بمیراند و در اہلِ آن محشور گرداند - اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ، این فقیر در شاہ جہان آباد با دوستان آزارہا صعب کشیدہ الحمدُ للہ سُبْحَانَہٗ مآل اکثرے بعافیت عائد گردید . درین بلیات از فضل و عنایت او سبحانہٗ دید آنچہ دید . الحال امید وار است کہ بمشیتِ او تعالیٰ عنقریب متوجہ آن حدود گردد . و بہ لقائے دوستان مسرور شود . بہر حال تا حین ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند . و این فقیر را در دعا خیریت خود و ترقیات سنا شند . حامل رقیمہ دعا تقوی شعار حاجی عبد الغفار کہ از ارباب ذوق و حال است عریضہ بہ بادشاہ دین پناہ فرستادہ است . حقائق ایجائی از زبانی حاجی مذکور معلوم شریف خواہد گردید . والسلام .

مکتوب ۸۲ .

الحمدُ للہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی . رَفَعَ اللہُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَ عَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَ شَرَحَ صَدْرَکُمْ . مکرما ، اشفاق پناہا بسبب عروض امراضِ مہلکہ بخود و بعضے فرزندان و خویشان تا حال ازین سفر خیر اثر و ملازمتِ بندگان حضرت مخدوم ماندہ . قَدْ جَعَلَ اللہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا . الحمد للہ کہ این فقیر را و بعضے فرزندان را صحتے روے دادہ است امید کہ بعد از دفع موانع بہ این سعادت مستعد گردد و درمانِ در خود کند . انتظار جواب کتابتِ سابق بکمال برد . اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللہُ . دیگر حقیقت ثمرہ شجرۂ سیادت و سعادت میر اعظم کہ بہ قابلیاتِ بسیار موصوف است . در درستی محاورت و گفتگو معروف و مشہور . بہ این فقیر از مدتے اخلاص و اختصاص تمام دارد . لہٰذا احقر ایرا احوالِ او اطلاع تمام است بر ورق علیحدہ نوشتہ بخدمت گرامی فرستادہ است . توقع کہ از راہِ کرم حقیقت را در وقت نیک نظر والا دارند . امید کہ بندگان حضرت از غایت کرم عنایت بحالِ او فرمایند تا جوہر استعداد وے ظاہر شود و موافق قابلیت خود

بجاے برسد واز پریشانی برہد۔ درین باب توجہ تمام ازان مشفق مامول ومطلوب ست۔ والسلام۔

مکتوب ۸۳ ۔ بہ محمد حسین ونور محمد وغلام محمد۔

الحمدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ۔ برادران دینی محمد حسین ونور محمد غلام محمد ازین فقیر سلام سلامت انجام خوانند۔ وبمقتضاے الٰہی جل شانہٗ راضی باشند۔ چہ نویسد کہ از استماع خبر ارتحال والدِ مرحوم شما کہ آشناے قدیم فقیر بود چہ الم بہ دوستان رسید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ہمہ را ہمین راہ درپیش است۔ واین جہان مثل قافلہ روان است فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ اللہ گذشتگان را رحمت کند، وپس ماندگان را توفیق نیک عطا نماید۔ بہرحال فکر این روز باید کرد واز ماسوی باید گذشت۔ این فقیر را این روز خیر خواہ خود دانند وبہ استقامت وجمعیت باشند وہر کارے کہ مقدور باشد بر آن اطلاع دہند۔ انشاء اللہ حتی الامکان تقصیر نخواہد کرد۔ وَالسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ثواب تلاوتِ قرآن واذکار دیگر را بہ آن مرحوم گذارندہ شد۔ اللہ تعالیٰ قبول نماید۔ وقت دعا وامداد است دران تقصیر نہ نمایند۔ زیادہ چہ نویسد۔ والسلام

مکتوب ۸۴ ۔

الحمد لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکرما اشفاق پناہا، این فقیر از راہِ استماع مکارمِ اخلاق حمیدہ وصفاتِ آن یگانہ آفاق آراستہ خلائق خصوصاً از زبانی سیادت پناہ سید فیض اللہ وشرافت مآب مرزا محمد اشرف وسعادت آثار محمد تقی غائبانہ مشتاق وخیر خواہِ ایشان گشتہ۔ علی الخصوص بعضے حقوقِ دیگر کہ بہ آن پیوستہ در تقابلِ این از فقیر غیر لوازم دوستی وخیر خواہی چہ امکان دارد وجز از سعی در مزیدِ مراتب دینی ودنیوی امید ست کہ امر دیگر بہ وقوع

نہ باید۔ تا بہ بدخواہی چہ رسد و چوں فقرا را آں چہ گونہ سزد۔ و گلہ شما بر جاست۔ اما این فقیر درین باب بے گناہ ست۔ امر سربستہ را علام الغیوب می داند دیگرے نہ می شناسد۔ آرے این قدر سہو واقع شد کہ بے تحقیق و تفتیش آں را سر بہ مہر بحضرت ظل اللہ رسانند۔ و الا بمقتضائے این محبت دوستی این را چہ گونہ روا می دارد۔ بہر حال متنبہ گردند تا امر غیر معلوم را معروض نہ دارد و درین باب بہ آں مشفق اعتذار می نماید۔ فَالعُذْرُ عِنْدَ الْكِرَامِ مَقْبُوْلٌ۔ والسلام علیٰ من اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۸۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا۔ خان عالی شان سعادت نشان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و سلامتی را منحصر در اتباع آں سرور دانند و عافیت را در اقتفا۔ آثار و انوار و فیوض و برکات او علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام شناسند خوش گفت۔ محال ست سعدی کہ راہ صفا توان رفت جز در پئے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم صحیفۂ گرامی کہ از راہ محبت و مہربانی بہ این فقیر فرستادہ بودند رسید و سبب دعائے غائبانہ گردید۔ اللہ تعالیٰ ہمہ جا بر اعدا از نفس و آفاق منصور و مظفر دارد۔ و تمام و کمال سوئے خود دارد و از ماسویٰ برہاند۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ۔ فرزند سعادت مند شیخ محمد ہادی قصص مہربانی ہائے الیشان بیان نمود۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ چون فرزندار جمند خواجہ محمد پارسا متوجہ آں حدود بودند بہ این دو کلمہ مصدع گردید۔ بالجملہ محبت فقرا سرمایۂ سعادت ست و ثمر خیرات و برکات اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نبوی ست علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام تا حین ملاقات اگر مقدر ست دوستان را بر احوال خیر آل خود اطلاع می دادہ باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۸۶ ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدّعوات والتحیۃ والسلام ۔ بہ آن فرزند سعادت مند می رساند مجاری حالات و امور مشکور ہست المسئول من اللہ تعالیٰ عافیتکم واستقامتکم ظاھرًا وباطنًا ۔ حیاتِ دنیا چنانچہ حق تعالیٰ خبر دادہ ہست ہمگی لہو ولعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اولاد و اموال ہست ۔ و آنچہ موعودِ خدا ہست مر متقیان را بہتر ازین ہست و آن لقائے و رضائے اوست و جنات النعیم بالجملہ ذکر اللہ اولیٰ و اعلیٰ والاٰخرۃ خیرٌ من الاولیٰ ۔ چون فرزند ارجمند خواجہ محمد پارسا عازم آن حدود بود بہ این دو کلمہ مصدع گردید ۔ باقی حقیقت آن جائے از زبان فرزند مذکور معلوم شریف خواہد گردید ۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔ فرزندان و متعلقان بعافیت و استقامت باشند و بہ یادِ خدائے عز وجل بودند کار این ہست، غیر این ہمہ ہیچ ۔ از دوستان آن جائے سلام سلامت انجام قبول فرمایند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۸۷ ۔

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ خان بلند مکان مشفق و مہربان سلمہ اللہ وزید قدرہ می گزدد کہ استماع خبر کوفت و آزار آن امیدگاہ سبب تالّم فقرا گردید ۔ چون ذاتِ شریف مصدر خیرات و برکات ہست فقیر را بہ دعائے صحت و عافیت سرگرم اند و امید شفائے کامل و عاجل از درگاہ شافی حقیقی جل شانہ، می برند ۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ با برکات را از بلیاتِ صوری و معنوی نگاہ دارد ۔ دوستان را بر آن شاد دارد ۔ والسلام اولاً و آخراً ۔

مکتوب ۸۸ ۔

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ رفع اللہ تعالیٰ قدرکم و عظم امرکم بحرمۃ نبینا و نبیکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔ احقر فقرا مصدعِ خدمت آن مکرم و مشفق و مطاع

می گردد کہ این محب مکرر بعد از رسیدن خبر فتح موضع کز ذکر ندویت و ترددات الیشان درخلوت درمیان آوردہ تہنیت ومبارک باد این فتح داد، ومہربانیہا فرمود بکرم اللہ تعالیٰ، بزودی آثار آن ظاہر نمودہ اند بہ اضافۂ خاطر خواہ دوستان سرافراز فرمودہ اند۔ این فقیر بخدمت آن مہربان قدردان تہنیہ ومبارک باد این فتح واین اضافہ جلیل شان می دہد۔ وشکر ومہربانیہای الیشان ہمہ جا می کند سلمہ اللہ سبحانہٗ وعافاکم وصانکم عما شانکم توقع کہ گاہ گاہ بہ نگارش احوال خیر مآل خود دوستان دور افتادہ را یاد وشادمی نمودہ باشند۔ از فقیر زادہا ہر کدام ابو العلےٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم وفرزندی محمد پارسا سلام ونیاز قبول فرمایند۔ والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب ۸۹۔

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ رفع اللہ تعالیٰ قدرکم وعظم امرکم وشرح صدرکم۔ ذرۂ احقر پس از ادای تحیہ فراوان مصدع گرامی خدمت آن منقبت سلمہ ربہ می گردد بکرم اللہ تعالیٰ۔ درخلوت کہ حضرت ظل الٰہی بغایت متوجہ حال این شکستہ بال بودند وعنایات خاص منظور نمودند۔ این محبت در حق آن مکرم ومشفق التماسہا بہ مقتضای اخلاص دوستہا پیش حضرت خلافت پناہی نمودہ۔ بعد از رد وبدل وجواب وسوال بسیار فرمودہ اند۔ خوب بعد از چند روز مہربانی ہای می نمایم وسرفراز می سازم۔ فقیر منتظر ظہور این معنی بتمام وکمال است۔ ہر چند الحال ہم آثار مہربانی ہای ظاہر گشتہ وامیدہای قوی شدہ کہ بعد از چند روز حسب خواہش محبان مطلب ومرام بروجہ کمال ظہور فرماید۔ وبعد از التماس دیگر نتایج دیگر دہد۔ دیگر این فقیر از خود چہ گوید وچہ نویسد۔

صرفت العمر فی لہو ولعب   فاہا ثم آہا ثم آہا

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخسرین۔ بہر حال مرجو

از مکارمِ اخلاقِ بزرگان آن کہ این عاصی شرمسار را بدعاے خیریتِ خاتمہ یاد دارند۔ و فراموش نہ سازند۔ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

مکتوب ۹۰ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِیِّهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهٖ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ سبحانہٗ وَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ وَرَفَعَ قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَكُمْ بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَكْمَلُهَا۔ مخدوما مشفقا مطاعا مدتے ہست از احوالِ خیر مآل اطلاع نہ دارد۔ ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش۔ درین نزدیکی در مسجد سلطانی تقریبے درمیان آوردہ ذکر خیر و کمالات و مزایا بسیار نمود و در فنِ سرداری و شجاعت برا قربان در توصیف افزود۔ و نیز ہم فرمودہ اند کہ بہ ایشان ثمرۂ خدمات می فرمائیم۔ و ترددات بعہدۂ ایشان می گذارم امید ہست کہ مؤثر گردد و ثمرۂ آن ظاہر شود۔ دیگر از احوالِ پر اختلال چہ التماس نماید۔ اَلْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَّالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَّالزَّادُ قَلِیْلٌ وَّعَذَابُ اللّٰهِ شَدِیْدٌ۔ هَیْهَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ۔ وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ دارندہ رقیمۂ دعا را محمد عارف بہ خدمتِ سامی فرستادہ شد۔ تا رقیمۃ الوداد بگذارند و جوابِ خیر و عافیت و سلامت بیارد فقیر زادہا بہ تبلیغ سلام و نیاز متصدع اند۔ والسلام ۔

مکتوب ۹۱ ۔ بہ بادشاہ دین پرور :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ ذرۂ احقر بعرض اشرف آن شاہ دین پرور سلمہ اللہ تعالیٰ و ابقاہ دلفرہ عنوان۔ سراپا لطف و عنایت بر این غریب ناتوان مشرف

وکرم گشت و بہ دعوات ترقی درجات وکشایش مشکلات ومہمات بیش از بیش است در حصول نتایج
آن نظرے است اگرچہ سمن ہیچم دکم از ہیچ ہم بسیارے ۔ وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے ۔ اما گنہگاران
از کرم او سبحانہٗ امید وار اند ۔ و دردمندان وشکستہ دلان ہم بر فضل او نظر دارند ۔ خوش گفت ع
...... ع برند شکستگان ازین میدان گوئے ۔ بندگی عجز وشکستگی و نیستی است ۔ چون این معنی بکمال
رسد بندہ بحق پیوندد و منظر انوار قدس گردد ، این کار دولت است کنون تا کرا رسد ۔ چون اہل
این دولت و نسبت کمال محبت است بشرف صحبت شان مشرف گشتن و بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ
مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ امید این معنی نقد وقت است وحصول نتیجۂ آن برکف دست ۔ اللہ تعالےٰ بر
محبت شان زندہ دارد و برآن میراند و در زمرۂ شان محشور گرداند ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ
اَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّ احْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ ۔ بالجملہ بندہ باید شد و در زندگی باید مرد
و در حدیث ۔ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَیِّتٍ یَّمْشِیْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ
قُحَافَۃَ ۔ حضرت صدیق اکبر است ، رضی اللہ تعالےٰ عنہ ۔ این فقیر در ماہ ربیع الثانی بہ اذن بندگان
حضرت می خواہد کہ روانہ بکعبۂ معقصود شود ۔ زیارت رسول محبوب گردد ۔ دعوات خیر البشر برد ۔ تا
در میان خواستۂ کردگار چیست ۔ از روے عنایت وکرم مرقوم قلم مشکین رقم شدہ بود کہ خاطر
عاطر از حد زیادہ متوجہ دریافت احوال صلاح اشتمال دانند از ان شاہ عالم پناہ در حق دعا گویان
وفقرا ہمین معنی متوقع است وظہور آثار آن را مترصد ۔ اللہ تعالی سایہ بلند پایہ آن صاحب عالمیان
بر مفارق ہوا خواہان مبسوط ممدد دارد بمتابعت سید کائنات وفخر موجودات علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ
والتسلیمات وبرکات با کمال عز وجاہ مستقیم گرداند ۔

کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او   محمد عربی کابروے ہر دو سرا است

شاہا دین پناہا حقیقت ثمرہ شجرہ سیادت وسعادت میر محمد زمان کہ از قدوبان قدیمی آن درگاہ است

واز مقبولان قطب الاقطاب قبلہ گاہ ہست در فرد علیحدہ نوشتہ بخدمت عالی فرستادہ. امید کہ منظور نظر کیمیا اثر گردد. ومشارٌ الیہ بہ عنایت بادشاہانہ مورد قبول ملتمسات خود شود. دیگر دارندۂ عریضہ حقیقت آگاہ خواجہ عوض را منظوران ومخلصان حضرت الیشان ست ومجاز و صاحب ارشاد وبشارات بخدمت سراسر سعادت فرستادہ شدہ ہست تا شرف ملازمت نمودہ درسایۂ عالی باشد، وبجہت فتح ونصرت بندگان حضرت والا شان باعظمت مشغول اند پردازد. وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْہِ التُّکلان. از فقیرزادہا ابوالاعلیٰ ومحمد عمر ومحمد کاظم تسلیمات بدرجۂ عالی مقبول باد. والسلام.

مکتوب ۹۲.

الحمدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ. ثمرہ شجرہ سیادت وسعادت میر محمد زمان سلمہ اللہ المنان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند وعلی الدوام بیاد خدا دحق جل وعلا باشند وغیر او را نہ شناسند. این فقیر با فرزندان ومتعلقان مدتے چند ماہ ہست کہ حسب استدعاء وعنایات بادشاہ دین پناہ بہ لشکر ظفر اثر رسیدہ ومہربانیہا بسیار ازان حضرت دیدہ بعد از چند ماہ کہ میعاد سفر دریا ست می خواہد کہ رخصت شدہ بحرمین الشریفین با متعلقان رود وعذر گناہان کند وبہ این ترانہ مترنم شود.

مفلسانم آمدہ در کوے تو	شیئاً للہ از جمال روے تو
گر بیا ندیم زندہ بر دوزیم	دامنے کز فراق چاک شدہ
در بہ رفتیم وعذر ما بپذیر	اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ مدتے ہست کہ خبرے ازان برادر عزیز نیامدہ. ہر کجا ست خدایا بہ سلامت دارش بنا بر آن

حاجی منصور کسے مخصوص خود را بہ عریضہ کہ شاہ جہان مدار مشتمل بر وظائف ثنا و دعا نوشتہ فرستادہ است۔ توقع کہ بہ نظر عالی متعالی بہ اظہار مراتب دعا و توقع اجابت آن بگذارند و بزودی بجواب عریضہ مسرور سازند۔ بعد رسیدن بہ آن اماکن طیبہ کہ محل اجابت دعوت است بتمام و کمال این خدمت خواہد پرداخت انشاء اللہ المستعان۔ امید کہ حاجی مذکور را نیز از نظر والا بگذارند و مہربانیہا نمایند و حتی المقدور از سرکار والا در حقش نیز سعی فرمایند۔ از فقیر زادہ ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ وَالسَّلَامُ بِاسْمِ الْعَظِیْمِ وَ بِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْم۔

مکتوب ۹۳ ۔ بہ بادشاہ دین پرور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد احقر انام پس از ادائے سلام بہ عجز و نیاز تمام بہ عرض آن شاہِ عالم پناہ لَازَالَ مَنْصُوْرًا عَلَی الْاَعْدَاءِ وَ مَلْجَاءً لِلْاَوْلِیَاءِ می رساند۔ بیت

بہ تن مقصرم از دولت ملازمت — ولے خلاصۂ جان بیش آستانۂ تست

ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر است اما از راہ باطن و دعا مسرور و مبشر است۔ ظہور آثار آن را بروجہ کمال از فضل ایزد تعالیٰ متوقع۔

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول — آن کہ در ساختہ است قطرۂ بارانی را

اخبار فتح و ظفر آن شاہِ دین پرور دعا گویان را کمال شاد و مسرور ساخت و آثار اجابت دعا ازان شناخت۔ لہٰذا بہ تہنیت و مبارک باد فتح این دعا گویان حضرت علیا مصدع است و تمنیہ بر مزید مبتر صدد و حسب حال خود بہ این بیت ترنم می نماید۔

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ — فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

هَیْہَاتَ النَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ. فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. حضرت سلامت بعد رمضان المبارک احقر می خواہد کہ از بندگان حضرت رخصت شدہ عازم کعبۂ مقصود و زیارت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گردد. دران امکنۂ طیبہ بہ دعا مفید شود. لہٰذا از آن حضرت نیز رخصت می طلبد و دعاے خیر می کند. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ. وسلام فقیر زادہا ہر کدام ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم عرض تسلیمات مصدّع اند.

مکتوب ۹۴.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اما بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. اشتیاق از حد تحریر بیرون است و نفحات محبت و وداد ہمیشہ از دور و نزدیک بہ مشام می رسد و دماغ خلت معطر می گردد. وَالدُّعَاءُ بِظَہْرِ الْغَیْبِ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ اَقْرَبُ بِالْاِجَابَۃِ. آنچہ از احوال غریب خود در مقام کسر نفس نوشتہ اند بہ مطالعہ درآمد کُلُّہُمْ بِحَقٍّ اَدْنٰی بِالْحُزْنِ وَالْبُکَاءِ مِنْکُمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَجَا الْمُخَفِّفُوْنَ وَہَلَکَ الْمُثْقِلُوْنَ.

درویش و غنی بندۂ این خاک در اند ... آنانکہ غنی تر اند محتاج تر اند.

بَلَّغَنَا اللّٰہُ بِبَرَکَۃِ دُعَائِکُمْ ...... بِاَعْلَی الدَّرَجَاتِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ. ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ. وَغَفَرَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ بِفَضْلِہٖ وَمَنِّہٖ وَکَرَمِہٖ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَقَلْبِیْ لَدَیْکُمْ.

مکتوب ۹۵.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. مخدوم زادہا برعادہ زید عزہ

و توفیقه، از ین درویش دل ریش سلام و تحیة خوانند و بر جادهٔ سنتِ سنیّه و طریقِ مصطفویه علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام مستقیم باشند و بدوام ذکر بشرط فنا در مذکور موصوف بوند صحیفه شریفه رسید و مضامین آن معلوم گردید. درین ایام بجهت کثرت حوائج محتاجان و زیادتی تکلیفات و تصدیعات در خدمتِ بادشاه جهان معامله ترتیب مسجد و خانقاه بعد عرض آن تحویل آن بر جمیع سامان در تعویق و تسویف ماند و حصول آن به وقتِ دیگر افتاد. چون کوچ بادشاه درمیان آمد دارندهٔ رقیمه رخصت نموده مشارٌ الیه را شب و روز حاضری بود در سعی تقصیر نه نمود. اَمَّا الْاُمُوْرُ مَرْهُوْنَةٌ بِاَوْقَاتِهَا. فقیر بجهت بعضے ضروریات ایام معدود در شولاپور مانده. بعد از چند روز بموجب کمالِ اهتمام و تاکید بادشاهی ان شاء الله تعالی العزیز روانه حضور می گردد بعد از رسیدن بوجه احسن باز معروض دارد. امید است که این مقدمه بمشیئت الٰهی جل شانهٗ سرانجام یابد. بعد آن حقیقت رو نداد را مفصلاً بنگارد ان شاء الله العزیز. گاه گاه مصحوب آیندگان این حدود از احوال خیر مآل اطلاع می گردد. و به دعوات صالحه دور افتادگان را یاد آورند. اگر مقدر است فقیر هم تا موسم آینده امید وار است که عازم آن حدود شود آنچه خیر است حق تعالےٰ میسّر کند. والسلام.

مکتوب ۹۶ . به مصطفیٰ خان.

خان والاشان سعادت نشان مصطفیٰ خان جیو سلمهٗ ربهٗ از ین درویش دل ریش سلام خوانند و سلام سلامت انجام قبول نمایند و همواره بیاد حق و مولاے مطلق جل و علا باشند کار این است، غیر این همه هیچ. چون از زبان ثمره شجره سیادت و سعادت میر محمد زمان تعریف و توصیف آن مهربان شنید بے اختیار مشتاق گردید، و باین رقیمهٔ وداد مقصد مع گردید. الله تعالےٰ همیشه منصور و مظفر دارد بالنبیّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَیْهِ وَعَلیٰ اٰلِهِ الصَّلوٰةُ

و السلام . دیگر عریضہ در جواب نشان عالی شان شاہ عالم پناہ بازو حقیقت میر مذکور و فرد دیگر مشتمل بر حقیقت مخدوم زادہ خواجہ میر مصحوب حقیقت آگاہ خواجہ عوض کہ از یاران مخصوص قطب الاقطاب حضرت الیشان فرستادہ شدہ است . امید کہ خواجہ مذکور را با عریضہ مسطور بہ وقتِ نیک از نظر والا گذرانند و بزودی بہ جواب آن امتیاز بخشند . چون خواجہ عوض می خواہد کہ چندگاہ در خدمت شان دین پناہ باشد تا بجہت فتح و نصرت ختم حضرات خواجہا پردازد توقع کہ براے صرف مایحتاج ہر عنوانے کہ باشد از آنجا معین کنانند و در دعاے خود شناسند و بہ ارشاد مکاتیب شریفہ مسرور می دادہ باشند . والسلام .

مکتوب ۹۷ .

الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین اصطفی . صحیفہ شفقت و مکرمت آن مقتداے وقت مشرف ساخت و مضامین مہر آگین آن شناخت رفع اللہ قدرکم و عظم امرکم . از مراتب محبت و اخلاص نسبت بہ آن مکرم مہربان چہ نویسد حق سبحانہ بہ آن علیم است . آنچہ مقتضاے محبت و خیر خواہی دران تقصیر نخواہد کرد ، انشاء اللہ تعالے . او سبحانہ بفضل خویش این شکستہ دل ریش نتائج و ثمرات آن را بر منصۂ ظہور آرد . و این حقیر والیشان در دنیا و عقبیٰ سرخرو دارد . اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَمِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، بعد از چندگاہ بحسب میعاد بادشاہ دین پناہ می خواہد کہ باز مراتب فدویت و اخلاص آن جناب معروض دارد و از سر نو سرافراز و امتیاز بین الانام بہ الحاح تمام التماس نماید . اللہ تعالے بہ وجہ احسن میسر آید و کشائشہا فرماید اِنَّهٗ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ وَعَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ چنانچہ بحسب ظاہر سرانجام این خدمت می خواہد از راہ باطن و مراتب دعا می افزاید - رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ . این بندہ چون از کردار خود بغایت شرمندہ است از غسل زیان

امید دار دعا است و حصولِ حقیقت شفا۔

مَرَّتْ فُتُ العُمُرَ فِی لَهْوٍ وَّ لَعِبٍ   فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا

وَسَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ از فقیر زادہا ہر کدام ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام قبول فرمایند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند۔

مکتوب ۹۸۔ بہ مصطفےٰ خان۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خان عالی شان شفقت نشان ازین فقیر سلام سلامت انجام قبول نمایند و درہمہ حال بیاد حق و علا باشند کہ کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔ صحیفۂ شریفہ رسید و مضامین آن معلوم گردید۔ مخدوما این جماعت لنسار پیش فقیر چنان ظاہر نمودہ اند کہ این نسبت را والدہ عاجزہ در حیاتِ خود فتح نمودہ بود بہ طرف ثانی جواب شافی گفتہ و ماہم ہرگز بہ این نسبت راضی نیستم۔ و آن پسر ہم خواہش نہ دارد۔ فقیر از راہ حسن ظن قول آنہا کردہ بہ عرض بادشاہ دین پناہ این قدر رساند کہ این جماعۃ بہ این نسبت راضی نیستند فرمودہ اند جاے دیگر تعین نمایند۔ باز فقیر از روے احتیاط بہ میر محمد یوسف و میر عبدالغفار گفت کہ این حقیقت را شما آنجا بنویسید۔ مافی الضمیر بہ این فقیر ظاہر گردد و بعد نوشتن حقیقت معلوم فقیر می بود۔ ہرگز برخلاف مرضی دوستان اقدام نمی نمود۔ این قدر سہو واقع شد کہ اورا اطلاع بہ ایشان نہ داد الحال ہر چند این عورت را مقبول نماید و مبالغہ می کند اصلا معقول شان نمی شود۔ می گویند کہ محال است کہ ما قبول این معنی نمائیم۔ بالجملہ حقیقت زنان را شما خوب می دانید۔ بہرام سے کہ آمدند نمی کردند۔ و میر نظام الدین بہ فقیر کتابت نوشتہ، او ہم بر این نسبت راضی نیست تا سر آن نسبت لہذا این فقیر از این معاملہ خود را کشید۔ پیش بادشاہ دین پناہ باز می خواہد بعرض رساند کہ آن خوان خوب دل شائستہ است و کفاءت ہم بہ آنہا دارد۔ حضرت این لنسار را معقول فرمایند۔ ظاہر از

زمودهٔ بادشاہ دین پرور معقول شوند والاّ آشنا دانند. بعد ازان ہرچہ او خواہد داد و خواہد نگاشت انشاء اللہ تعالیٰ بالجملہ فقیر را محب و خیرخواہ خود دانند دام دیگر تصور نہ نمایند. زیادہ بجز دعا و ترغیب یادِ خدا جل وعلا چہ نویسد.

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است　　　گر شکر خوردن بود جان کندن است

مکتوب ۹۹ . بہ مرزا محمد جان صدر دریافت .

الحمدُ للہِ وَنُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّہٖ . برادرِ مہربان مرزا محمد جان ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق دانستہ علی الدوام بیادِ خدائے جل وعلا باشند و غیر او را نہ شناسند. احوال فقرائے این حدود بہ کرمِ الٰہی جل شانہٗ قرینِ خیر و صلاح و از جانب او سبحانہٗ ہموارہ نعمت ہائے بے شمار است. وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللہِ لَا تُحْصُوْهَا. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ. وَاللہُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْهِ التُّكْلَانُ . مکاتیب شریفہ پے درپے رسید مبتہج و مسرور گردانید. توقع کہ برین منوال محبان دور افتادہ را یاد می نمودہ باشند. و از احوال خیر مآل نولیسان باشند، و این فقیر را محب و خیرخواہ خود دانند. آنچہ لوازم خیرخواہی و دوستی است انشا اللہ تعالےٰ دران تقصیر نہ خواہد کرد. بعد ظہور نتیجہ خواہد نوشت اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللہِ سُبْحَانَہٗ فقیر ہم درین نزدیکی بخاطر دارد کہ از بادشاہِ دین پناہ رخصت شدہ در بندر سورت نشیند و منتظرِ موسم بود. آنچہ خیر است اللہ تعالےٰ النصیب کند. اگر نزودی رخصت می دہند فبہا و الاّ چند روز دیگر ہم صبر می کند تا از پردۂ غیب چہ ظہور کند. خوش گفت .

گر بماندیم زندہ بر دوزیم　　　دامنم کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذرِ ما بپذیر　　　اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

دستگیر پناہ شیخ فتح محمد کسے این جانب از مہربانی ہائے عالیشان و اہتمام در سر انجام کارہا فرزند ان

نور چشمی ہمشیرہ فرزندی ابوالاعلیٰ بسیار نوشتہ بود۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرًا پس ترہم توقع بیشتر است کہ این فقیر را بہ شما خصوصیتِ دیگر است۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۰

خان عالی شان سعادت نشان از این درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و بہ عافیت و استقامت باشند۔ بزرگے گفتہ است۔ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ۔ اگر سلامتی خواہی سلام کن بر دنیا و اگر بزرگی خواہی تکبیر گوئی بر آخرت نہ باں معنی است کہ دست از کارِ آخرت بدار کہ آن عین ضلال و وبال است بلکہ بہ آن معنی کہ طالبِ مولا جل و علا باشی۔ و از کار آخرت غیر از لقاے و رضاے او مخواہ۔ بہر حال در طلب او باید بود، دمے از آن نیاسود۔

آن کس کہ نیافت دولت یافت عظیم ۔۔۔ و آن کس کہ نیافت در دنا یافت بس است

اما باید دانست کہ لقاے و رضاے او منحصر در متابعتِ پیغمبر است صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم و غیر آن خراب و ابتر۔

محال است سعدی کہ راہِ صفا ۔۔۔ توان رفت جز در پئے مصطفیٰ

دیگر تفاصیل حقائق این جائی از زبان صلاح آثار تقویٰ شعار برادر دینی حاجی ولی محمد معلوم شریف خواہد شد۔ چون حاجی مشارٌ الیہ از یاران قدیمی و صمیمی فقیر است از مہربانی الیشان رطب اللسان گردد۔ امید کہ بیش از بیش در حق مومی الیہ مہربانگی می نمودہ باشند۔ تا چند گاہ کہ آن جا است با متعلقان و یارانِ دیگر کہ ہمراہ دارد بہ جمعیت بگذارند و ثواب با خان مہربان عائد باشد زیادہ چہ مبالغہ نماید۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۱ .

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ . صاحب من سلامت زین العابدین
بخشی تن سرکار عالی بجان و دل دلسوز و دولت خواہ خدمت عالیہ آن صاحب است ۔ و این معنی
بر این خیر خواہ ظاہر و واضح است . چہ قدر نزد فقیر بہ دعاے حصول مطالب و ترقی درجات آن صاحب
بے حد مفید بودہ ۔ غائبانہ ختم حضرات خواجگان درین باب از فقیر کنانندہ ۔ بالحمد از صمیم قلب
فدوی مخلص است بہ خاطر مبارک نوع دیگر نیارند ۔ بیش از بیش مہربانی و عنایت فرمایند ۔ دیگر از
دعاے خیر خواہ چہ عرض نماید ۔ علام الغیوب آن را بہتر می داند ۔ قال اللہ تعالیٰ امرا لنبیہ
صلی اللہ علیہ وسلم ۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم
ذنوبکم واللہ غفور رحیم ۔ نعلیکم بکمال متابعتکم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
لتنالوا السعادۃ العظمیٰ وتصلوا الدرجات العلیٰ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
بعد مطالعہ شریف امید کہ این عریضہ را پارہ سازند و بہ کس نہ نمایند ۔

مکتوب ۱۰۲ .

الحمد للہ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ قبلہ گاہا ۔ این احقر چنانچہ از اداے شکر
نعم الٰہی عاجز است ۔ ہم چنان از اداے شکر احسانہاے آن قبلہ گاہی قاصر ۔

اگر از تن بر وید صد زبانم   چو سبزہ شکر لطفش کے توانم

قبلۂ من سلامت ۔ این احقر در حال خود بسیار حیران و متحیر است بر مرضی آن حضرت غیر مطلع جدائی
از اقدام درین آوان برین محب بدل و جان با ہمہ عدم لیاقت این و آن بسیار مشکل و قصد
زیارت سید المرسلین علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات الیٰ یوم الدین ، درین پیری و دستگیری
نیز مصمم بر دل اگرچہ بر تقدیر حیات بہ مشیت اللہ سبحانہ در سال آئندہ ہم حاصل ۔ بہر حال احقر

تابع رضا است و بر آن حضرت فدا، انشاء اللہ از ہمہ با وفا، محبت ما غرض معلول است و آن غیر مقبول۔ مَا كَانَ لِلّٰهِ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ اَلْاَخِلَّاۗءُ يَوْمَىِٕذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ۔ بالجملہ صلاح ہمہ آن است کان بہتر است صلاح فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

ہیہات: گر بمانیم زندہ بر دوزیم دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمیریم عذر ما بہ پذیر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اگرچہ بکرم اللہ تعالیٰ بہ عنایت روحانی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرافراز است و از فتوحات معنوی بسیار امید دارد۔ اما قرب جسمانی را نیز اثرہا است والسلام۔

مکتوب ۱۰۳

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ سَلَّمَكُمُ اللّٰهُ دَعَافَاكُمْ وَصَانَكُمْ عَمَّا شَانَكُمْ۔ مکرما اشفاق پناہا مطاعا، چہ نویسد کہ از خبر ارتحال قرۃ باصرہ سعادت و نجابت پناہ از دار الفنا بہ دار البقا محبان و دوستان را چہ قدر مہموم و مغموم ساخت۔ از خبر این نعم البدل میسر و محصل باد۔ اللہ تعالےٰ این خیر مصیبت را ذخیرۂ آخرت گرداند۔ و این جہان مثل قافلہ است روان۔ ہر یک بہ وقت خود دوان۔ خوش گفت:

در سابقہ چون قرار عالم دادند ما را کہ نہ از پے مرادم دادند
زان قاعدہ و قرار کان روز افتاد نے بیش بہ کس وعدۂ نہ کم دادند

حق تعالےٰ ما غافلان را توفیق دہاد، و بر کسب مرضیات خویش متنبہ گرداند۔ این فقیر این خبر وحشت اثر امروز بنوشت شنید۔ مع ذالک مدتے است آزارہا دارد۔ لہٰذا از ملازمت حضرت مقصر می ماند۔ و الا خود بہ تقریب می رسید۔ اللہ تعالےٰ ذات با برکات والا دیرگاہ با کمال عز و عیاہ حسب خواہش دوستان سلامت و مستقیم داد و بالنبی وآلہ الامجاد علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات والسلام۔

مکتوب ۱۰۴ ۔

باسمہ العظیم. و بالصلوٰۃ علیٰ نبیہ الکریم. الحمد للہ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ. قبلہ گاہا، عالم پناہا،

گرچہ دورم از بساطِ قرب ہمت دور نیست　　بندۂ لطفِ شمائیم و ثنا خوانِ شما

ہر چند قصد کرد کہ اواخر شعبان ازین جا راہی شود و در اوائل رمضان بعتبہ مشرف گردد اما از راہ فرط باران و موانع دیگر غیر آن میسر نہ گشت آرزو دارد کہ در عشرۂ آخر رمضان کہ خلاصہ تمام ماہ است علی الخصوص شب بست و ہفتم کہ لیلۃ القدر را اغلب دران مرجو ہست و مجرب این نالوان ہست بہ حضور پر نور برسد و کسب سعادت کند اگر میسر شود زہے عز و شرف. اما بہ جہت صیام و شدت حرارت و صداع گاہے چندان مغلوب می شود کہ قریب بہ ہلاکت می رسد. بعد مضیٔ این ماہِ مبارک اگر حیات وفا کند امید وار ہست کہ بہ مشیئتِ الٰہی جل شانہٗ بدیدار فائض الانوار آن قبلۂ ابرار مستعد گردد و دیدہ و دل را روشن کند جَآءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَ اَنَا لَهُمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا. سبحان اللہ زہے کرم کہ با ہمہ استغنا بر بندۂ محتاج این ہمہ رحم. ہر چند درین ایام بہ حسب ضرورت دور و مہجور ہست. اما خلاصۂ اوقات بہ دعا سلامت آن حضرت فتح و نصرت معروف ہست و اجابت آن از فضل او سبحانہٗ بہ وثوق مامول.

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول　　آن کہ در ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

علی الخصوص در ماہِ مبارک رمضان کہ اجناس رحمت و سعت مغفرت الٰہی دران غیر متناہی ہست ظہور فتح ابواب اسماء و نزول ملائکۂ رحمان با کمال انوار روح و ریحان علی التوالی کیفیتِ آن در میان نیاید و شرح حقیقتِ آن بہ تحریر نیاید. احادیث در فضائل و کمالات این ماہ بسیار ہست

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَغُلِقَتْ اَبْوَابُ جَھَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ. متفق علیہ۔ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَغْفِرُ لِاُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ فِیْ رَمَضَانَ. قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ۔ رَوَاہُ احمد۔ ازین حدیث تمام است را امید است۔ وآن ہمہ بہ طفیل محمد مصطفٰےؐ است علیہ و علی آلہ الصّلوٰۃ والتسلیمات العُلٰی لَوْلَاہُ لَمَا خَلَقَ اللّٰہُ الْاَرْضَ وَالسَّمَآءَ۔ گاہے عشق محمدی چنان جوش می کند کہ از خودی بَرَد و غرق انوار محمدی می کند گفت خوش۔

محمدؐ عربی کآبروے ہر دو سرا است کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

و نزد فقیر ہیچ عمل مقرب تر بہ جناب آن سرور از درود نیست۔ کثرت صلوٰۃ بر سرور کائنات گویا مصلی را از خود فانی می سازد و بہ انوار محمدی باقی می گرداند۔ چنانچہ کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قائل آن را از خود می برد و بہ انوار قدس باقی می کند کما لا یخفٰی علٰی اربابہا۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ۔ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ۔ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَائَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ۔

این حدیث و امثال این دیگر نصوص و احادیث از جملہ متشابہات یا مؤولات اند، بیان آن نہ درخور این وظیفۂ مختصر است کہ تفصیل آن مطول آن است۔ آن امام العارفین از ہمہ بہتر می دانند و ہمہ از آن حضرت استادی می خواہند۔ فَسُبْحَانَ مَنْ لَّا یَتَغَیَّرُ بِذَاتِہٖ وَصِفَاتِہٖ بِحُدُوْثِ

الْاَکْوَانِ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ فَلَا یَتَجَدَّدُ ھُوَ سُبحانہٗ بِشَیْءٍ........

..... ھُوَالْحَق فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَال ۔ خوش

پاسبانانِ بارگاہِ الست   بیش ازین پے نہ بردہ اند کہ ہست

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن قبلہ گاہا فرزندی محمد پارسا در رکاب سعادت ہست درحق وے عنایت امید مزید ہست تائیدات الٰہی وعنایت حضرت رسالت پناہ وفتوحات نامتناہی حسب خواہش فدویان ومتمنیان ودعاگویان یومًا فیومًا در تزاید وتضاعف باد ۔ بالنبیّ وَاٰلِہِ الْاَمْجَاد عَلَیْہِ وَعَلَیْھِم الصَّلٰوۃ وَالتَّسْلِیْمَات بِاِسْمِہِ الْعَظِیْم وَبِالصَّلٰوۃِ عَلٰی نَبِیِّہِ الْکَرِیْم۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ ۔ ذرۂ احقر بعرض والا شاہ دین پروری رساند۔

بہ تن مقصرم از دولت ملازمت   ولے خلاصۂ جان بیش آستانۂ تست

قدوم سعادت لزوم بافتح وعظمت وبہجت حسب این دعاگویان ومطابق اشارت این خیرجویان میمون ومبارک باد۔ وابواب ترقیات وفتوحات یومًا فیومًا بکشایاد۔ این دعاگو اگرچہ بحسب ضرورظاہر وبجہت عروض امراض وعوارض ازار سال عرائض مقصر بودہ ۔ اما خدائے عزوجل داناست کہ درمراتب دعاگوئے تقصیرے نہ نمودہ وبشارت دیدہ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِعِزَّتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالْبَاقِیَاتُ عَلٰی مُرُوْرِ الْاَوْقَاتِ ۔ دیگر از احوال پراختلال خود چہ عرض نماید۔

صَرَفْتُ الْعُمُرَ فِیْ لَھْوٍ وَلَعِبٍ   فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

ھَیْھَاتَ الْاَجَلُ قَرِیْبٌ وَالْعُمُرُ قَلِیْلٌ وَالسَّفَرُ بَعِیْدٌ وَعَذَابُہٗ شَدِیْدٌ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ فَمَنْ زُحْزِحَ

عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔

مکتوب ۱۰۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُمْ بِحُرْمَتِ جَدِّکُمُ الْاَمْجَدِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَعَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ اَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُهَا۔ مکرما مشفقا مطاعا التفات نامہ نامی ہمگی شفقت ومہربانی مشرف گردانید ومراتب محبت واخلاص وخیریت خواہی واختصاص بحد التضاعف رسانید۔ اللہ تعالےٰ موافق خواہش دوستان صمیمی ومحبان یقینی مراتب دینی ودنیوی آن مخدوم را زادر افزون کناد وبمطالب قطعی رسانیدہ بالنبی وآلہ الامجاد۔ علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ مکرما امیدگاہا۔ خاطر دستدار ازان مدت بہ مقتضاے ھَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔ بکمال ازروے این معنی داشت کہ خاطر این فقیر سبب این خدمت شود وبہ زودی این امر بمنصۂ ظہور رسید الحمد للّٰہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات ہنوز ہم بسیاری خواہد حق تعالےٰ بہ ظہور آرد وآنچہ از مطلب اخروی نگارش فرمودہ اند بسیار محظوظ ساختہ وآثار کمال توفیق وسعادت ازان شناخت۔ ہرچند اظہار این امر ازین وقت دور از مصلحت ہست اما فقیر بہ مقتضاے دوستی توجہے کہ می باید وبرخاطر مبارک گران نیاید بقصیرہ خواہد انشاء اللہ تعالیٰ والتماس طلب در حضور بہ طریقے کہ خاطر مخلص می خواہد کہ موجب کمال عنایت وترقی باشد درمیان آورد اگر جیب مدعا فہو المراد والا بہ وقت دیگر خواہد انداخت مقصد حصول خیریت وابہت ایشان ہست وخرابی بدکیشان۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا وَعَاقِبَتَکُمْ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا وَاِیَّاکُمْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔

درباب کمالات دستگاه برادر عزیز خواجه عبدالصمد بہ موجب فرمودہٗ الیشان تقصیر نہ خواہد کرد و ہرچند تحمل این امر خطیر فقرا را بسیار عظیم است۔ آنچہ خیریت است حق تعالے ما را و دوستان را بر آن معتمد کند۔ توقع کہ از راہ مہربانی بہ ارسال اخبار خیر مآل خود دوستانِ دُور افتادہ یاد و شادمی فرمودہ باشند و فراموش نہ سازند والسلام۔

مکتوب ۱۰۶۔

نحمدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمْ۔ مخدوما ملاذ ما امیدگاہا قبل ازین رقیمۂ دعا مشتمل بر تفصیل حقیقت حال نوشتہ حوالہ وکیل کہ بہ جان و دل فدوی دوستدار آن ملاذ است نمودہ امید کہ رسیدہ باشد۔ الحال چون دارندۂ رقیمۂ دعا خواجہ یار محمد کہ از نودی بازدار اند فرزندان مثل این فقیر کلان شدہ است دمی خواست کہ بہ رفاقت احقر عازم زیارت حرمین الشریفین گردد۔ درین آوان کہ خبر وفات پدرش کہ در کابل بود شنید مضطرب گشتہ جہت تفقدِ حال والدہ و برادران خورد کہ یتیم و بے کس ماندہ اند عازم آن حدود گردیدہ۔ و این فقیر نظر بہ مہربانی آن مشفق مہربان قدردان نمودہ او را از خود جدا ساختہ بہ کدامی خدمت فرستاد توقع از مکارم اخلاق آن یگانہ آفاق آن است کہ توجہے بہ حال او فرمایند کہ موجب جمعیت او و والدہ و برادرانش شود خواہ از راہ تجویز منصب او یا ماہانہ کہ کم از صدی بتریزی نہ باشد۔ و برادران کلان دیگر ہرچہ بہ خاطر عاطر آید عین صواب است و موجب اطمینان و مزید دعاے این فقیر دولت دینی و دنیوی روز افزون باد بِالنُّوْنِ وَالصَّادْ۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۷۔

بعد الحمدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتبلیغ الدَّعَوَاتِ وَالتَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامْ۔ بہ اخوی

اعزی شیخ پیری می رساند مدتے ہست کہ از احوال خیر مآل اطلاعے نہ دارد بہر حال از درگاہ رب متعال سلامتی و عاقبت دوستان می خواہد۔ ہیہات در دنیا سلامت و عافیت کے ہست۔ سلامتی در یاد خدا است و عافیت در ترک معاصی مولا جل و علا۔ الامر با آخر رسید و عذر گناہان در خود ہیچ نہ دیدہ و از مدتے ندا الرحیل بگوش دل شنیدہ وقت محاسبہ نزدیک آمد بر سیاہی سفیدی بر آمد و پیامہا از موت آمد۔ آخر آن ہمہ تسویف تا کے و غذاہائے گوناگون پے در پے۔ کار با جیار و ما در کمال تنعم و تا فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ پس جہت این ہمہ آرام و قرار بہر حال متوکل علی اللہ المتعال عزم بر راہ خشکی بستہ و بین العیدین بر آن قرار گشتہ تا در میانہ خواستہ کردگار چیست۔ براہ دریا امسال بعضے موانع در میان اند و راہ خشکی خالی از آن ہست۔ یاران و دوستان را بخدائے کریم سپردیم۔ از ما راضی باشند۔ خدائے جل و علیٰ از ایشان راضی باد۔ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَنْ تَرْحَمُ الْفُقَرَاءُ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالنُّصُوْا عَنْ نَصْرِ الْغُرَبَاءِ وَالْمُسَافِرِيْنَ۔ بحرمت سید الاولین وَالْاٰخِرِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

مکتوب ۱۰۸

بعد الحمد وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ۔ بہ فرزند ارجمند می رساند۔ ہر چند مباعدت صوری در میان ہست۔ اما مقارنت معنوی بہ دل و جان ہست دعا ہائے خیر پے در پے، ہموارہ مقارن آن رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الدُّعَاءُ النَّصِيْحَةُ فِي الدِّيْنِ وَمُتَابَعَةُ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ۔ و این متابعت ما صورت ہست و حقیقت صورتش منوط بہ اتباع آن حضرت ہست علیہ السلام در ظاہری افعال و اقوال و اطوار و حقیقتش مربوط بہ اقتباس انوار و اسرار باطنی و تخلق بہ اخلاق قربی و کمالات

معنوی آن رسالت مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ امروز ہمہ خیر بدست می آید و بر طالب صادق می کشاید فردا کہ اسباب آن نماند آن زمان حسرت و ندامت سود نہ دارد۔

گوئے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند کس بمیدان نمی آید سواران راچہ شد

اللہ تعالیٰ مارا و شمارا از آنچہ باید نگاہ دارد و عواقب جمیع امور محمود گرداند۔ والسلام۔

مکتوب ۱۰۹۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بخدمت آن برادر گرامی چہ نگارد، مگر از نایافت تو دینالد و بیتے چند حسب حال خویش بخواند۔

سر پیوند ما نہ دارد یار چہ توان شد زبخت برخوردار
کار ما با یکے ست در ہمہ شہر وان یکے تن نمی دہد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز ہمدمے نیست تا بگریم زار
در خروشم زصیت آن دلدار در سماعم زصوت آن مزمار

حال ما این ست اما خدائے ما جل وعلیٰ کریم ست۔ از ان مر عاصیان را امید ہائے عظیم ست۔ از ان ست کہ بار گناہ امیدوار کمال عنایت ست، از ان مطلی بارگاہ و بہ این وادی عظام متوقع امتیاز تمام ست دران مقدس درگاہ۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمُ۔ استغفر اللہ سخن از حوصلہ بیرون رفت، مقصود درین نشا بندگی حق ست، وقت کار گذشت اے نفس کے متنبہ خواہی گشت ھَلَکَ الْمُسْرِفُوْنَ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِیْ غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ۔

ترسم کہ یار یا ما ناآشنا بماند | تا دامن قیامت این غم بما بماند

ہر چند از ایشان غیر تغافل ہیچ محسوس و معلوم نیست و بجز تساہل ہیچ محسوس۔ نہ حقوق بزرگان نیک شناسند و خود را بہر طرف نہ اندازند و این حقیر را در دعا دانند۔ فرزندان سعادت مند دعا خوانند، و در بندگی مولائے حقیقی جل شانہٗ استوار باشند

والسلام

مکتوب ۱۱۰

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ التحیہ والسلام۔ بخدمت سیدی سندی سلمہٗ ربہٗ می رساند بہ ورود صحیفۂ شریفہ مشرف گشت و مضامینِ آن بہ دل و جان پیوست۔ چون مرضیِ آن حضرت ظلِّ الٰہی مدظلہٗ العالی در اقامت این ناقابل و دُور از کار امسال درین دیار ست، آن را سعادتِ خود دیدہ و مسلوب الاختیار گردیدہ لَعَلَّ اللّٰہُ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ دیگر از احوال کثیر الاختلال خود چہ نویسد۔

بر پیوندما نہ دار دیار	چہ توان شد زبخت برخوردار
کار ما با یکے ہست در ہمہ شہر	دان یکے تن نمی دہد در کار
محرمے نیست تا بگویم راز	ہمدمے نیست تا بگریم زار
در خروشم ز عیبت آن معشوق	در سماعم لصوت آن مزمار

حال ما این ہست اما خدائے ما کریم ہست۔ ازان ہست کہ مثل این عاصی را ہم از کرم او امیدہائے عظیم ہست و توقع عنایات و نوازشہائے رحیم۔ استغفر اللہ عمر بباد رفت و ہیچ عملے شایانِ درگاہ او نہ کرد۔ خجالت ہمیشہ نقد وقت ہست و انفعال و شرمندگی ہموارہ برکف دست ہست اجل مسمّٰے در پیش و ما در عیش و عشرت۔ تنگی و تاریکی قبر فراموش، آخر تا کے آن خواب خرگوش۔ او ہمیشہ بجود

داعی و ما از و ہارب و باغی. تا کے این فرار، آخر ہمان دار القرار۔ اعمال خیر آن جا یار و مونس و
اعمال شر آن جا مار و موحش القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران
قول رسول صادق و ما مشغول بہ ہوا و ہوس باطل ہیہات تحمل عذاب نار سخت مشکل و دشوار است
و دم و قیح از احراق آن مثل النار گوشت و پوست را مانند ہیزم بسوزد و مثل آن باز دران جا
نہ خیزد۔ از تصور آن چگونہ جان در بدن است و چہ طور دعوئ ما و من است فمن زحزح عن
النار و ادخل الجنۃ فقد فاز۔ فاعتبروا یا اولی الابصار و اغتنموا التوبۃ و
الاستغفار و البکاء فی الاسحار و داوموا علی الطاعۃ و العبادۃ اٰناء اللیل و اطراف
النہار۔ ما علی الرسول الا البلاغ داعی عباد اللہ الی اللہ۔ والسلام۔

مکتوب ۱۱۱

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و
برکاتہ۔ اللہ تعالےٰ ذات بابرکات آن برگزیدہ خانہ و آن مجد و علا مکرم و مشفق فقرا را دیر گاہ
بر مسند عز و جاہ و متابعت مصطفیٰ علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات العلیٰ مستقیم و متمکن دارد
بالنون و الصاد دیگر از احوال کثیر الاختلال خود بہ خدمت گرامی چہ نگارد عمر گران مایہ درین
صرف شد تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا۔ آدمی را نہ برائے خورد و خواب آفریدہ اند۔
و نہ بجہت عیش و عشرت خوشگوار او را ایجاد فرمودہ اند. مقصود از خلق او ادائے وظائف
طاعت و بندگی است، و کسب مراضی حق و سر افگندگی قال عز من قائل وما خلقت
الجن و الانس الا لیعبدون. مطیعان را جنات النعیم مہیا ساختہ اند و عاصیان را
عذاب الیم و جحیم در پیش داشتہ اند فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر۔ فاعتبروا یا
یا اولی الابصار. وقت کار است کہ فردا کار با جبار است

گوئے توفیق سعادت درمیاں افگندند   کس بہ میدان درنمی آید سواراں را چہ شد

اَللّٰھُمَّ نَبِّھْنَا قَبْلَ اَنْ یُّنَبِّھَنَا الْمَوْتُ وَالسَّلام ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ ذَرْھُمْ ۔

مکتوب ۱۱۲

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ التحیۃ والسلام، بہ آن سعادت پناہ زید عزہٗ و توفیق می رساند۔ مکتوب مرغوب رسید۔ چون مشتمل بر درد وطلب وشوق ومحبت مطلوب بود مسرت بر مسرت افزود۔

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم   وان کس کہ نیافت در دنیا یافت کسی است

شکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند و مزید آن خواہند۔ چون این شوق ومحبت بہ کمال شود محبت از میان رود ومحبوب جلوہ کند۔ این کار دولت ہست کنون تا کرا رسد۔ بالجملہ امیدوار باشند وبہ مقتضاے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ منتظر انوار واسرار باشند مکتوب ۱۱۳۔ الحمد للہ والسّلام علیٰ عبادہ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ برادر طریق حاجی محمد سلیم لَازَالَ سَلِیْمًا عَنْ اٰفَاتِ الدُّنْیَا وَالدِّیْن رسید ومسرور گردانید۔ مرقوم بود کہ در ماہ عید قربان کسلے قوی بہ فقیر عارض شد بعد چند روز شب جمعہ این واقعہ رو داد کہ روح یا لطیفہ دیگر جمع گردیدہ بصورت باز سفید از قالب برآمدہ وعروج بہ عالم علوی نمودہ بر نہجے قالب تہی گردیدہ کہ ہیچ گونہ ادراک وشعور از قالب نداشت۔ بر آسمان چہارم رسید، بیت المعمور در نظر درآمد بہ صورت خانہ گنبد، گویا تمام از یک دانہ مروارید در کمال درخشندگی، ودر اطراف ودرون آن بہیئت مرغان سفید ہمہ در طواف مشغول۔ بعد از طواف دریاے بیکران در نظر درآمد کہ نہ عمقش معلوم ونہ کرانش پیدا، در وے نہ حرارتے ونہ یبوستے ونہ برودتے ونہ رطوبتے۔ چند ازہزاران مرغابی ہمہ از شیر سفید تر در آن بحر مواج مست ووالہ و بے خود مشاہدہ کردہ ورُوح فقیر

برنگ آنہا بآن حال ومنوال یک پہر از شب گذشتہ بود کہ باز نزول بہ بدن شد بعدہ مطلع گردید کہ اطفال وتوابع در نوحہ وفغان بودند۔ مخدوما این واقعہ اصیل ہست ومقدمہ وصول بہ کعبۂ مقصود این عروج ونزول نزد اہلِ سلوک برائے قطع امکان ووصول بمرتبہ لاامکان مقصود ومطلوب عروج ہمہ لطائف مشعر بکمال استعداد ہست دران محسوس گویا این عبارت از مرتبہ وجوب است بے کیفیت وبے نہایت ہست ہرچند بسیط ہست اما بہ وسعت بے چون کہ اِنَّ اللّٰہَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ وسیع ہست ، بہ مقتضائے کریمہ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِہٖ عِلْمًا غیر محدود وصد ہزاران مرغابی دران مست ووالہ وحیران کنایہ از والہان آن درگاہ وواصلان آن بارگاہ ویافتن روح خود را دران مثل دیگران مبشر وصول بہ کعبۂ مقصود بالجملہ از خود واز ہمہ باید گذشت وباو پیوست تا بہ جاروب لَا نہ روبی نہ رسی درسرائے اِلَّا اللّٰہ درحق شما کہ بشرف سعادت صحبت حضرت قبلہ گاہی قطب الافطابی مستعد گشتہ اند حصولِ این معانی کمال متوقع ہست ومزید موقوف بہ صحبت دادیم ترا از گنج مقصود نشان از فقراء زادہا وفرزندی محمد پارسا خوانند۔ ومارا وآنہارا از دعائے خیر فراموش نہ سازند، واوقات گرامی را بہ اذکار ومراقبات وگریہ واستغفار علی الخصوص در اسحار معمور ومنور دارند۔

ہرچہ جز ذکرِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن ہست

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔

مکتوب ۱۱۴ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی حقائق ومعارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی حبیب اللہ سلمہٗ .... لَا زَالَ بِکَاسِمِہٖ حَبِیْبًا لِلّٰہِ ۔ ازین درویش دل ریش سلام عافیت انجام خوانند ومشتاق دانند خلاصۃ النسان ومابہ الامتیاز ازین وآن شوق وعشق و

محبت است و تفاوت در افراد به اعتبار متعلق است. اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَ اِنْ شَرّاً فَشَرٌّ. اگر خیر است نتیجه آن قرب و معرفت است و الّا ندامت و حسرت. خوش گفت.

عشق آن شعله است که چون برفروخت | هرچه جز معشوق باقی جمله سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند | در نگر زان پس که بعد از لا چه ماند
ماند الّا الله باقی جمله رفت | شاد باش ای عشق شرکت سوز زفت

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلاً لِذِیْ عُقُمٍ. این فقیر موافق حال خود این بیت را می داند و اشک حسرت از چشم می راند.

کنون شرم هم ز کارم شرمسار است | ز من ابلیس را صد بار عار است

گناهگار را فکر گناه اولیٰ و گریه و استغفار سحر درکار. هَیْهَاتَ النَّاسُ تَفُوْزُ وَ نَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالسُّرُوْرِ. آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش. رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ. اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا. اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا. حقیقت حال این پر و بال برین منوال است. اما فضل او سبحانه از راه بنده نوازی بی شمار است، گر بگویم شرح آن بی حد شود، بلکه آن ناقابل اظهار است، لائق آن حال کمال استتار است.

چه گویم با تو از مرغی نشانه | که با عنقا بود هم آشیانه
ز عنقا هست نامی پیش مردم | ز مرغ من بود آن نام هم گم

دریافت این امور موقوف بر صحبت است و اظهار آن وَ لَوْ عَلٰی سَبِیْلِ الْاِجْمَالِ منوط به مشافهه و خلوت. وَاللهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ. وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. فرزندان سعادتمند در طلب علم و معرفت سرگرم باشند، در تربیت آن هیچ وجه دریغ نه فرمایند. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۱۱۵

الحمد للہ وَالسلامُ علیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصطفیٰ. احقر البریہ پس از ادائے سلام ونیاز وتحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ بہ درود نوازش نامۂ سامی مشرف ومکرم گردید. اللہ سبحانہ وتعالیٰ آن صاحبۂ مہربان را در دنیا وآخرت معزز ومکرم دارد ولحہ بغیر خود نہ گذارد. انچہ از راہ کرم وفضل مرقوم شدہ بود کہ شیخ محمد اعظم واعظ ومیر محمد فاضل متوکل را دریافتہ شدہ در بیرہ شیخ عطاء اللہ ومعارف آگاہ شیخ محمد حلیم پشاوری کہ الحال قلمی نمودہ شد کہ شیخ عطاء اللہ ہر سال از زکوٰۃ وروزہ ہا وشہہا بزرگ تبرک ازین جانب می رسد. وبرائے شیخ عبد العلیم پشاوری کہ الحال در قراول پورہ سکونت دارد از یاران رشید این احقر ہست وصاحب کشف وحال پدرش از خلفاء قطب الاقطاب حضرت قبلہ گاہی بود متصدع خدمۃ علیہ گردیدہ بود. اما نام پدرش شیخ علیم ہست ووے فوت شدہ. وشیخ محمد حلیم از یاران فقیر در آن جا کسے نیست. ظاہرا اشتباہ شدہ باشد. ظاہراً آن شیخ عطاء اللہ معلوم نیست کہ از سرکار علیہ چیزے رسیدہ باشد. ظاہراً آن شیخ عطاء اللہ کہ از سرکار شریف بہ اومی رسد او غیرے دیگر باشد. اللہ تعالیٰ ابواب دینی ودنیوی را مفتوح دارد، ومزید بر مزید گرداند. واہل خیرات را بہ جناب علیہ دائماً مرزوق وسیراب سازد. چون قاصد سر براہ ومستعجل بود بہ نصائح زوائد نتوانست پرداخت وبجز یک آیت از کلام الٰہی ویک حدیث از احادیث حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم. وقَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ. یعنی اے مردم بترسید وپرہیز کنید آتش را کہ ہیزم وے مردم وسنگ ہست. واین جزاے کسے ہست کہ در ہوائے نفس وشیطان بیدار ہست. اگر کسے یک ساعت این عذاب را تفکر نماید حیات دنیا بر وے تنگ گردد واز معاصی دلذائذ فانی خود را باز دارد. وآدمی را باید بہ جستجو ہمیشہ متفکر احوال آخرت بود واز خدا

ترسان واز کردار خود شرمندہ باشد. بریں تقدیر امید ہست بتمام وکمال رو باخرت آرد و نجات از عذاب نقد وقت دنی شود بہ جناب نعیم رود. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ. یعنی بسیار یاد می کنید ویران کنندہ وقطع کنندۂ لذتہارا وآن موت ہست. چون فقیر دریں ایام بسیار مضعوف ومجبور می باشد لاجرم اقتصار بریں قدر مرام افتادہ وبزوائد نہ توانست پرداخت. شبے از شبہا دریں نزدیکی بسیار متفکر ومتألم بود کہ فردا یا اللہ تعالیٰ بہ ایں معاصی وشرمندگی چہ معاملہ رود وچہ رو خواہد داد وچہ خواہد شد وچہ حال خواہد گذشت. ندا در دادہ اند بسیار مراتب شد ترا وباز ندا در دادہ اند کہ حق تعالےٰ بہ خانۂ تو آمدہ ہست وتو بسیار در تفکر ومتوکلے شبے از شبہا چنین وچنان چیزہا بسیار بہ الطاف بے شمار نواختند وایں کلمہ از جملہ متشابہات ہست چنانچہ مثل آن در احادیث نیز آمدہ است ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ دریں قسم اوقات نیک بہ دعاے خیر داریں آن صاحبۂ مہربان مقید ہست رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وصلی اللہ تعالےٰ علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن. ع سایہ ات کم مباد از سر ما. از جانب اہل خانہ وعاجزہ وفقیر زادہا ہر سہ ہمشیرہ سلام بانیاز تمام قبول فرمایند.

مکتوب ۱۱۶

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلیٰ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفیٰ. احقر البریہ پس از اداے سلام ونیاز وتحیۃ معروض جناب عالیہ می دارد کہ احوال دعاگویان ایں حدود بکرم آن معبود مستوجب ہزاران حمد وشکر ہست وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ اللّٰہَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْم. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّار. اما افسوس کہ ہیچ شکر منعم حقیقی جل شانہ بجا نیاید وغیر از اسباب خجالت وندامت ومعصیت از دست نہ برآید. عذاب گوناگون در پیش وجزاے ہر کس

به اندازهٔ عمل خویش. وائے، نه یک وائے که صد وائے، عجب معامله است باوجود این حال ورود انوار و اسرار بے شمار که لائق گفتار است. آن جا همه آن است که برتر از زبان است. بالجمله بنده باید شد و بیش از مُردن باید مُرد. آن جا همه عجز و شکستگی مطلوب است. و این احقر همیشه به دعاے سلامتیِ ذات بابرکات و ترقیِ درجات آن صاحبهٔ مهربان مشغول سلامتیِ دنیا و دین در متابعت سید الاولین والآخرین است و ظهورِ حقیقت آن بعد دخول جنات النعیم است قال الله تعالیٰ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. در دین میان همه بلا و وهم است و عبور به صراط مستقیم است اِنَّهٗ الْمُیَسَّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ. و شکر او سبحانهٗ واجب بر قلیل و کثیر. فرمود رسولِ خدا صلی الله علیه وسلم، کسے گوید وقتِ صبح اَللّٰهُمَّ اَصْبَحَ بِیْ نِعْمَةٌ اَوْ اَصْبَحَ بِیْ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ. پس شکر ایزد را ادا کرده باشد شکر این شب را، اما در شب بجائے اَصْبَحَ اَمْسیٰ بگوید. صاحبهٔ من سلامت حاملانِ عریضه نیاز صلاح آثار احمد بیگ و انور بیگ جوانانِ صالح اند و از یارانِ این فقیر از مدتے رفیق اند عیال می دارند و متوکل محض اند و ساکنان همان بلده اند وجوه خیرات و مبرات هرچه موافق قسمت مشارٌ الیه میسر شده باشد بسیار به جا است و موجبِ ثواب زیاده برین اطناب. چون از مشاهده عجز بندهاے خداے اختیار رحم می آید و بوجود آن استعداد آن ندارد، لاچار مصدع خدمت علیّه می گردد. و متحیر می شود. اما این همه ذخیرهٔ آخرت است دولت یافته جاهلان مستعجل بوده اند. بر همین قدر اکتفا رفت و زیاده نقلِ احادیث نه کرد. مدتے است که خبر خدمه علیّه نه رسیده خاطر حزین متعلق است و به دعواتِ خیر مشغول. حق تعالیٰ از آفاتِ دنیا و دین محفوظ دارد و دیرگاه بکمالِ عز و جاه بر سر فقرا سلامت دارد

ع سایه ات کم مباد از سر ما

مکتوب ۱۱۷

اَلحمدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ نَبِیِّہٖ۔ خدمت مخدوم مہربان سلمہ اللّٰہ المنان از احقر انام سلام وتحیہ قبول فرمایند ومشتاق صحبت کثیر البہجت دانند واز دعائے خیر فراموش نہ سازند جاءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلًا عَنِ الْجَبَّارِ طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلیٰ لِقَائِیْ وَاِنَّا اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا۔ خلاصہ انسان ومابہ الامتیاز واز این وآن ہمین شوق وعشق ومحبت وتفاوت بہ اعتبار متعلق است اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔

اے برادر تو ہمین اندیشۂ ... مابقی تو استخوان وریشۂ
گر گل اندیشہ کنی تو گلشنی ... ور بود خارے ہمہ تو گلخنی
ہمہ ہیہات عشق آن شعلہ است در دل چون فرو (خت) ... ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سو (خت)
تیغ لا در قتل غیر حق براند ... در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند الّا اللّٰہ باقی جملہ رفت ... شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ۔ نَجَّانَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلِیَّاتِ وَالْاٰفَاتِ۔ دیگر از خود چہ گوید وچہ نویسد۔

صَرَفْتُ الْعُمُرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ ... فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا
گر غا قلے حدیثم کینے ... قفل در گفتگو محکم کینے
ماتم زدہ چند فراہم کینے ... بر گردہ بگریم وماتم کینے

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلیٰ مَنْ لَدَیْکُمْ۔

مکتوب ۱۱۸

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. بہ ورودِ صحیفۂ گرامی دمیقۂ سامی مسرور و مشرف گشت و مضامینِ خجستہ آئینِ آن بہ وضوح پیوست. الحمد للہ کہ رابطۂ قدیمہ معنویہ ملحوظ است و سررشتۂ باطنہ مربوط. و ازین راہ ابواب فتوحات ایما بہ تجدید این نسبت فرمودہ بودند. مخدوما.

من ہیچم و کم از ہیچ ہم بسیارے وز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

مَعَ ذٰلِکَ این معنی موقوف بر صحبت است. و آن خود درین وقت بہ جہت بعضے موانع غیر معین چون بہ مقتضاے ارشاد قطب الاقطاب قبلہ گاہی بہ مراقبۂ اسم ذات مقید اند و نتائجِ عظمیٰ بر آن فہمیدہ. مبارک است، کنون مراقبہ نفی و اثبات کہ درین طریقۂ علیہ معہود است با نتائج و ثمرات این و آن و طریقۂ ختم حضرات خواجگان کہ براے دفع بلیات و حل مشکلات کہ از جملہ مجربات است. اگر فرصت یافت نوشتہ خواہد فرستاد ان شاء اللہ تعالیٰ. آنچہ از گلہ و شکایت دوستانہ نوشتہ اند بر جا است، اما فقرا را ہم جواب ہا است کہ آنکہ در عبور ایشان از کابل و این فقیر بہ این حدود و اثرے از مہربانی ایشان درین راہہا بہ این حال ظاہر نہ کردند تعجبہا نمودہ اند. جواب از رسالہ استفتیٰ آن کہ درین بادشاہِ دین پناہ کشیخ با المشافہ بعضے حقائق رسالۂ مرسولۂ ایشان بہ این فقیر بیان نمودند و چیزہا بہ زبان نیز فرمودہ اند کہ نقل تفصیل آن طولے دارد. چون دران وقت فقیر از حقیقتِ حال واقف نہ بود از راہِ علم و دانائیِ ایشان تعجب و استیفا آن نمود. بعد ازان شیخ عبد اللہ فرمودند کہ آن رسالہ را پیشِ ایشان خواہی بُرد تا مطالعہ نمایند. و بر حقائقِ آن واقف شوند. ہر چند گفتہ شد شیخ مذکور نیاورد. کوچ ہم در میان بود. و دران فرصت قلیل اطلاع بر حقائق و توجیہ آن ہم بعید نمود. و رسالہ استفتا پیشِ فقیر نیز نیاوردہ اند

و الّا در اظہارِ لوازم دوستیہا و امراز حق بہ مقتضاے حسن ظنے کہ بہ ایشان ہست تقصیر نمی نمود. و بر محل نیک مثل مشائخ کرام حمل می کرد. چنانچہ علما گفتہ اند، اگر در کلام شخصے نود و نہ احتمال کفر است و یک احتمال عدمِ آن ترجیح جانبِ عدم باید داد و مہما امکن مسلمانے را متہم نباید ساخت قَالَ خَیْرُ مَنْ قَائِلٍ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ عَلَی الخصوص چون الحال اطلاع یافت کہ آن رسالہ ازین قسم امور مبرا ہست چہ جاے این ہمہ شکوک و شبہہ ہست. اکنون ہم تلافیِ آن از راہ نوشتن بہ مقتدیان دریار مثل قاضی القضات و عبدالرحیم خان و غیر آن کہ از دوستان و معتقدان این سلسلۂ علیہ اند. ہر نوع کہ بخاطر شریف برسد ممکن ہست و آن رسالہ را ہم فقیر بہ بیند گنجایش ہست. در کتب فقہ مذکور ہست اگر زنے در بلادِ مغرب ہست و زوجِ او در بلادِ مشرق، و این زن بعد از مفارقت بسیار از زوج حاملہ شد و فرزند زائید بر وتہمت حکم بہ زنا نباید، و فرزند بہ آن مرد منسوب باید ساخت. ظاہرا وے بہ طریق طے ارض پیشِ زنِ خود آمدہ باشد و خلوت داشتہ. ہرگاہ علماے کرام این قدر در حق مسلمان احتیاط نمودہ اند پس دیگر را انصاف درکار ہست کہ در حق اسلاف از علماے دین و متابعان سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات نیز جرأت و زبانِ طعن کشایند. بالجملہ کلام شخص را کہ مشکل و متحمل ہست موافق حال و قال منصوص او صرف باید. اگر آن شخص صاحبِ علم و بر جادۂ شرع مستقیم ہست حمل کلامِ او بر محل نیک لازم و کار عالم محکم ہست کَمَا هُوَ الطَّرِيْقُ فِي مِثْلِ هٰذَا الْكَلَامِ الصَّادِرَةِ مِنَ الْعُلَمَاءِ الرَّاسِخِيْنَ وَالْاَوْلِيَاءِ الْكَامِلِيْنَ. بَلْ فِيْ كَلَامِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ بَلْ كَلَامِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. اگر آن شخص جاہل و زندیق ہست کلامِ او مردود حقیقی ہست و جواب از عدم پرسش احوال آن کہ این فقیر با وجود استماع بعضے اقوال خلاف متوقع از افواہ بعضے رجال قصد مصمم پرسش و تفقدِ

احوال ایشان داشت، درین اثنا مراسلۂ شریف رسید، مسرت ہا بخشید۔ ہرچہ دل می خواست بظہور رسید۔ وآنچہ از راہ مہربانی در تصدی جواب شبہات بر کلمات قدسی آیات، حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی قدس اللہ سرہٗ نوشتہ بودہ اند کرم ولطف فرمودہ اند از مثل شما عزیزان وقدر شناسان ہمین معنی متوقع است وجواب آن شبہات نزد عالم منصف اظہر من الشمس است، وکمال علم وتقویٰ وورع واتباع شیخ واستقامت بر طریق اہل سنت وجماعت آن حضرت ومنتسبان ایشان کہ در اطراف واکناف عالم منتشر اند در آفاق ضرب المثل است چنانچہ این معنی از مکتوبات شریف ایشان بروجہ اتم واکمل واضح است فالھم احق باد اظہار الصواب ولتصدی مخلصان آن حضرت چہ در عرب چہ در عجم درین باب رسالہا نوشتہ اند واز راہ روایت ودرایت وکمال تحقیق وتدقیق حل شبہات نمودہ اند وجوابہا فرمودہ، بلکہ آن حضرت ہرجا درین قسم کلمات خود حل شبہات فرمودہ اند ورفع اشکال نمودہ کما لا یخفیٰ علی النّاظرین فی کلامہ۔
ہرچند نسبت بکلام دیگر مشائخ در کلام ایشان این قسم متشابہات بسیار کم اند وشطحیات دیگران بسیار ظاہر ومحکم اند مثل قول البسطامی "سبحانی ما اعظم شانی" و"لوائی ارفع من لواء محمدؐ" الیٰ غیر ذالک من شطحیات التی لا تعد ولا تحصیٰ المنقولۃ من کلام مشائخ العظام والاولیاء الکرام۔ عجب ازین جماعۃ کہ امر معروف ونہی منکر را بر اہل این طریقہ علیہ کہ در اتباع سنت سنیہ ضرب المثل اند منحصر دانستہ اند وبہ فساق وفجار کہ عالم از آنہا پر است کارے ندارند۔ اگر نیت حقانی است پس چرا از دیگران اغماض می کنند بل معتقد اہل شطحیات دیگران اند۔ وشنیدہ می شود کہ خود بہ عقائد فاسدہ واعمال باطلہ وکثرت مشرب مبتلا اند۔ ازین راہ بہ اہل شرع معاند اند وبہ این بہانہ ایذاے ایشان می خواہند۔ مکرر بہ آنہا گفتہ شد کہ اگر مقصد اظہار حق است بیایند مذاکرہ علمی نمایند ہر کہ بر حق ظاہر شود وقابل طعن بود، دیگرے را ارشاد وہدایت کند ودرین باب ہیچ جواب نمی رسید۔ وَاِنَّا اَوْ اِیَّاکُمْ لَعَلٰی ھُدًی اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ مخدوما مشیخت پناہا شیخ عطاء اللہ کہ درین دیار عزیز الوجود است واز یاران مخصوص ہیچ حرف نامناسب از جانب

آن مکرم پیشِ فقیر ظاہر نہ کردہ اند وزبان ازین قسم امور لبستہ ۔ فقیر را خیر خواہ خود شناسند و مشتاق دانند۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔

مکتوب ۱۱۹

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ عنایت نامہٗ نامی آن صاحبہ مہربان طلمہ زمان سلمہا اللّٰہ المنان معزز و مشرف ساخت اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ۔ ہر کہ ہر چہ این جا کاشت آن جا یافت ۔ مبلغ چہار صد روپیہ کہ بہ ہمشیرات مرحمت شدہ بود بوقت رسید و دعاے نیک بہ آن جناب علیہ وقتِ سحر کہ محلِ اجابتِ دعا ہست و ہنگام توبہ و تضرع و التجا و بکا نمود ، اللّٰہ تعالیٰ بہ فضل خویش قبول نماید ، و بر آن بیفزاید ، و این عاصی را نیز بہ طفیلِ حبیب خود صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم داخلِ مقبولان و بندگان خود سازد و محرمِ بارگاہِ خود گرداند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔ و ہر چند از دعاے خود شرمندہ ہست کہ خود را قابلِ آن نہ داند ، و بد ترینِ خلائق می شمارد ، اما از آن چارہ نہ دارد ۔

گر بدم یا کہ نیک از آنِ توام ۔۔۔ لستہ طعمہ ز خوانِ توام

در حدیث ہست کہ رسولِ خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم فرمودہ کسے کہ از خدا سوال نہ کند حق تعالیٰ بر او غضب [ناک] می شود ۔ ہر چند الحاح نماید حق سبحانہٗ وتعالیٰ را خوش می آید ۔ و محبوب ترین نزد خداے جل وعلا دعاے عافیت ہست ۔ ہر چہ خواہد از غنی مطلق خواہد حتیٰ کہ اگر نمک طعام باشد ہم از وجوید ۔ غنی مطلق اوست ، دیگران ہمہ فقیر اند ۔ فقیرے کہ از فقیر سوال کند بسیار بے جا و نا روا ہست ۔ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ ۔ بالجملہ بندہ باید شد و از خواجگیِ خود باید گذشت ۔ بندگی و خواجگی باہم جمع نمی شود ۔ خداوندی و کبریائی یکے را مسلم ہست ۔ و دیگران را این دعویٰ غیر متوقع ہست ۔ بگویند حضرت خواجہ نقشبند را قدس سرہٗ غلام و کنیزک نہ بودہ ہست ، از ایشان راز آن پرسیدند ، فرمودند بندگی با خواجگی راست نیاید ، و نیز از ایشان شخصے طلبِ کرامات کرد ۔ فرمودند ازین زیادہ کدام کرامت

است کہ بہ این بار گناہان بر روے زمین می گردیم. حضرت شیخ عبدالقادر را قدس سرہٗ دیدند کہ
استارِ کعبہ گرفتہ می گوید، خداوندا مرا در روزِ قیامت نابینا برانگیز کہ بر روے نیکان شرمندہ نشوم.
عجب حالہ است۔ ہر چند این عاجز قصورِ خود بیشتر دید قبول از آن درگاہ والا زیادہ تر دید. و این باختیارِ
این کس است بلکہ از راہِ عطاے آن طرف است. بالجملہ کار باید کرد و از تذکرِ گناہان و عذابِ بے پایان
گریان و بریان باید بود و دمے نہ باید آسود، خصوصاً وقتِ سحر کہ وقتِ نزولِ رحمت است، و توبہ و
زاری دران وقت قریب بہ اجابت است. در حدیث است، اگر یک کس گریہ کند در قومے ہر آئینہ حق تعالےٰ
از رحمتِ تمام آن قوم را بگریۂ او خوش گرداند.

متاعے کزین رہ گذر یافتند | لبِ خشک مژگان تر یافتند
بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ زد کردم اگرچہ دہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۱۳۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. احقر بر یہ پس از سلام و نیاز و تحیۃ
مصدعِ خدمتِ علیہ صاحب مہربان مریم زمان سلمہا المنان می کرد کہ این احقر مطالعۂ کتاب مشکوٰۃ
المصابیح کہ کتاب بزرگ است، در حدیث مشہور و معروف، می کرد و این حدیث کہ مشتمل بر فوائدِ عظمیٰ
و نصائح کبریٰ است بہ نظر آمد، خواست کہ آن را بہ طریقِ تحفہ بخدمتِ علیہ بہ فرستد. چون رغبتِ حدیث
مذکور الشان کہ بہ این امور نشان سعادت است بسیار می بیند. ازان جا کہ حدیث مذکور عربی است
ترجمۂ آن را نوشتہ فرستاد. اللہ تعالیٰ مؤثر ہا گرداناد. و ترجمہ حدیث شریف این است:۔
روایت است از معاذ جبل رضہ کہ باز داشتہ شد از ما پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در یک وقت بامداد
از نماز یعنی آن حضرت در وقتِ معتاد بیرون نیامد، تا نزدیک بودیم کہ بہ بینیم طلوعِ آفتاب را.

پس بیرون آمد از خانہ شتابان، پس تکبیر برآوردہ شد برائے نماز، پس نماز بگذارد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سبک و شتابان بہ خلافِ عادتِ شریف در نمازِ بامداد۔ چون سلام داد، خواند بہ آوازِ بلند و گفت مارا، برجائے خود باشید، در جاہائے کہ صفہا بستہ اید برائے نماز۔ چنانچہ ما نشستہ بودیم۔ پس گشت روئے آن حضرتؐ بہ جانبِ ما۔ یعنی روئے مبارک خود را بہ طرفِ ما گردانید پس گفت، آگاہ باشید بہ درستی کہ من خبر می دہم شمارا کہ چہ چیز بازداشتہ مرا از شما در نمازِ بامداد۔ بہ درستی کہ برخاستم پارۂ شب چنانچہ عادت بود در برخاستن از نمازِ تہجد۔ پس وضو کردم و بگذاردم از انچہ مقدر بود پس تواستم کہ روم برائے نماز تا آنکہ گران شدم، پس ناگاہ می بینم کہ با من پروردگار خود در نیکو صورتے ہست۔ ولے این بیان صفتِ حق ہست یا حالتِ خود؟ اگر بیان صفتِ حق ہست پس مراد از صورت اوست تعالیٰ در نیکو صفتے و شانے۔ و اگر صفتِ حالتِ خود ہست فلا اشکال یعنی من دران حالت صفتِ خوب و صورتِ مرغوب بودم۔ پس گفت پروردگار یا محمدؐ! گفتم لبیک یعنی استادہ ام در خدمت، چہ می فرمائی اے پروردگار من؟ گفت در چہ چیز بحث و نزاع می کنند فرشتگان۔ مراد ہست کہ کدام اعمال اند کہ فرشتگان در فضیلتِ آن بحث و گفتگوے دارند یا برداشتن آن بجائے قبول منازعت و متابعت دارند۔ یعنی ہر یک فرشتہ با دیگرے گفتگوی دارد کہ من سبقت نمودہ این را برداشتہ بجائے قبول، یعنی در انجا کہ اعمال حسنہ قبول می شوند بریم، تا در سبقت نوشتن آن اعمال با یک دیگر بحث دارند یا رشک می برند بر آدمیان کہ بہ آن کمال فضائل باوجود شہواتِ جسمانی مخصوص و متمیز می شوند۔ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در نمی یابم و نمی دانم۔ گفت این کلمہ را پروردگار پرسید از من۔ باز گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس دیدم پروردگار تعالیٰ کہ نہادہ ہست دستِ خود را درمیان ہر دو شانۂ من تا آنکہ یافتم سردی و راحت انگشتان خود را در میان دو پستانِ خود۔ پس ظاہر شد و روشن گشت مرا ہر چیز از علوم و شناختم ہمہ را

پس گفت یَا محمّد! گفتم لَبَّیْکَ ۔ گفت در چہ چیز خصومت می کنند ملائکۂ ملأ اعلیٰ کہ فرشتگان باشند؟
گفتم خصومت می کنند در کفارات ۔ یعنی عملہائے کہ کفارات گناہانِ گذشتہ می شوند، و گناہان را
بدر می کنند ۔ گفت پروردگارِ من چہ چیز اند و کدام اعمال اند کہ کفاراتِ گناہان اند ۔ فرمود کفاراتِ
گناہان سہ چیز اند ۔ یکے رفتن بپا یہائے بہ سوئے جماعت ہائے نماز ۔ یعنی ہر قدر کہ از راہِ دُور برائے
حصول نمازِ جماعت بیاید ہماں قدر بہ آن بشارتِ عظمیٰ مشرف گردد ۔ و دیگر نشستن در مسجد ہا بعد از نماز ہا
در انتظار نماز دیگر و کاملی سیراب کردن وضو در حالت کہ ناخوش می دارد طبیعت استعمالِ آب را ـــ
چنانچہ در سرما و بیماری ۔ پس گفت بعد ازان در چہ چیز خصومت و بحث می کنند؟ فرمود در درجات یعنی عملہائے
کہ ثواب و قربِ الٰہی تعالیٰ اندران بیشتر گردد ۔ پس گفت خدائے تعالیٰ در چہ چیز کدام درجات دہد؟ فرمود
(مثلاً) درجاتِ خورانیدن طعام عام ہست و نفع آن دیگر ترقی کردن ..... و ہر دم تخلق و لطف بودن و
بازیردستان و شکستہ دلان درشتی نہ نمودن ۔ دیگر نماز کردن ہست بہ شب و حالِ آنکہ مردم در خواب اند ـــ
گفت پروردگار تعالیٰ سوال کن و طلب از مراد خیرات دعا کن برائے خود ہر چہ خواہی ۔ گفتم دعا کردم بہ این
دعا: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ
وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَۃً بِقَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ
یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ ۔ معنی این ہست ـــ خداوندا بہ درستی من سوال می کنم از تو
کردن نیکیہا را و گذاشتن کارہائے بد را ۔ و سوال می کنم دوستی مسکینان را و چون خواہی کہ بندگانِ
خود را ابتلا و آزمایش و گمراہی بدہی یعنی بلائے بفرستی کہ بدان بیم و نقص و زوالِ دین بود، پس بمیران مرا
ازان کہ گرفتارِ فتنہ شوم ۔ و سوال می کنم دوستی تراد کسے کہ او دوست ترا دوست ہست و دوستی
عملے را کہ نزدیک گرداند مرا بہ دوستی تو ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّہَا حَقٌّ
فَادْرُسُوْھَا فَاِنَّہَا حَقٌّ فَاحْفَظُوْھَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْھَا ۔ (رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیْ) وَقَالَ ھٰذَا

حَدِیثٌ حَسَنٌ صَحِیحٌ پس گفت آن حضرت مر صحابہ را بعد ازان حدیث این واقعہ کہ دیدم و گفتم راست و درست، پس بخوانید آن را و یاد گیرید معانی و الفاظ آن را بعد ازان تعلیم کنید آن را بمردم گفت ترمذی این حدیث حسن صحیح است۔ صاحب مہربان مربیہ نفرا رد قدردان چند روز است کہ شیخ عبد الرحمن پسر برادر غفران پناہ شیخ سیف الدین با والدۂ خود این جا آمدہ در فقیر خانہ می باشد الحال قصد رخصت و مراجعت بہ وطن دارد ہر دو سلام و نیاز تمام بخدمت آن صاحبۂ مہربان می رسانند و در دعا مشغول می باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۱۲۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریّہ پس از ادائے نیاز و سلام و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ چون ماہ مبارک رمضان نزدیک رسیدہ حدیث چند در فضیلت آن با ترجمہ نوشتہ بخدمت عالیہ فرستادہ مطالعہ فرمایند و در تحصیل آن جد نمایند وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَ الْمُعِین۔ ــــ وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً وَقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَیْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً كَانَ كَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ یُعْطِی اللّٰهُ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ یُزَادُ فِیْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِیْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ۔ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ الصَّائِمَ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا الثَّوَابُ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَةِ لَبَنٍ وَاَشْرَبَهٗ مِنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَةً

لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ لَهٗ وَاَعْتَقَ مِنَ النَّارِ. یعنی گفت سلمان فارسی، خواند مارا آن حضرت در پسین روز از ماہ شعبان. پس گفت اے مردمان بہ تحقیق اشراف کرد و سایہ انداخت شمارا ماہے بزرگ. ماہے ہست کہ برکت کردہ ہست در آن ماہ شبے ہست بہتر از ہزار شب گردانیدہ ہست. حق تعالیٰ روزۂ رمضان را فرض گردانیدہ ہست و نماز کردن شب را در آن نفل و سنت کسے کہ نزدیکی جوید بدرگاہِ حق تعالےٰ، درین ماہ بجوید عملے را از نیکی، یعنی نفل باشد ہمچون کسے کہ بگذارد فرض را در ہر ماہے کہ غیر رمضان ہست و کسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را در غیر آن ماہ. و ماہِ رمضان ماہے ہست کہ در وے صبر ہست از شہواتِ نفس، و صبر کردن ثواب آن بہشت ہست و ماہِ رمضان ماہے ہست کہ در وے غم خواری فقراء و گرسنگان باید کرد، و ماہے ہست کہ زیادہ کردہ شود در وے رزق مسلمانان. کسے کہ روزہ کشاید دران روزہ دارے را، باشد مر اورا آمرزیدنِ گناہانِ او، و سبب آزادیِ ذاتِ او از آتش، و باشد مر اورا مانند مزدوری آن روزہ دار، بے آنکہ کم شود از مزدوریِ وے چیزے. گفتم اے پیغمبرِ خدا نیست از ما ہر کسے بہ این صفت کہ یابیم چیزے را کہ روزہ دار را دہیم. یعنی ما فقرائیم استطاعتِ آن نداریم. پس گفت پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم می دہد خدائے تعالیٰ این ثواب کسے را کہ روزہ کشاید روزہ دارے بہ دمے از شیرِ آمیختہ بہ آب یا بہ دمے از آب باید و کسے را سیر گرداند روزہ دارے را بنوشاند اورا خدائے تعالیٰ از حوضِ من کہ کوثر ہست، نوشاند کہ تشنہ نہ گردد بعد وے ہرگز، تا آنکہ در آید در بہشت. و ماہِ رمضان ماہے ہست کہ اول ماہ سبب افاضتِ رحمت ہست از جانبِ حق و میانِ وے سبب مغفرت و آمرزشِ گناہان ہست، و آخر آن آزاد شدن ہست از آتشِ دوزخ. و کسے کہ تخفیف کند از راہِ غلام خود دران، یعنی خدمت کم گیرد بیامرزد خدائے تعالیٰ مر اورا و آزاد گرداند از آتش. وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ

بِهٖ حَاجَةٌ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ. یعنی گفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ ترک نہ کند سخن دروغ وعمل دروغ یعنی عمل باطل ومنکر وخلاف شرع نیست مر خدائے را حاجتے بغیر عنایتے در آنکہ ترک کند وے خوردنی ونوشیدنی خود را واین عبارت از عدم قبول روزهٔ وے ہست. بزرگان گفتہ اند کہ صوم سہ قسم ہست یکے صوم عوام ہست کہ بر کافۂ انام ہست، وآن نگاه داشتن ہست خود را از اکل وشرب وغیره کہ در شرع ممنوع ہست. وصوم خواص وآن منع اعضاء وحواس از لذت وشهوات محرمہ ومکروہہ ہست بلکہ از انہماک وفرو رفتن در مباحات نیز از آنچہ منافی کسر نفس ہست وقمع اوست. وصوم اخص الخواص وآن نگاہداشتن ہست خود را از چیزے کہ ما دون حق ہست وعدم التفات بغیر وے وتعلق بما سوائے وے سبحانہٗ. ونزد بعضے علماء غیبت نیز ناقض صوم ہست واز غیبت ودروغ وعمل باطل نزد علماء ثواب روزه ساقط می باشد، اگرچہ ادائے فرض می شود. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ. یعنی بود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقتے کہ می کشاد روزه را می فرمود رفت تشنگی وتر شد رگہا وثابت شد اجر وثواب انشاء اللہ. صاحب مہربان سلامت از کثرت فیوض وبرکات انوار واسرار ماهِ رمضان کہ مشاہده محسوس اہل عرفان ہست چہ بیان نماید کہ از حیز تحریر وحیطۂ تقریر خارج است ؏ گر بگویم شرح آن بے حد شود. بلکہ اصلا در شرح وبیان نہ گنجد ہر شبے از ان دریائے رحمت ہست ومظہر آثار وانوار وبرکات نامتناہی ہست. خصوصاً عشرۂ اخیره علی الخصوص شبہائے طاق آن کہ گنجینۂ رحمت وکنوز حکمت اند. بیست وہفتم قدر بسیار مرجو است. وظهور انوار واسرار آن دران شب بسیار مجرب ہست وبعضے ازین شبہا کہ ظهور انوار شرف ورود یافتہ ودران حین دست دعا بر داشتہ گویا لیلۃ القدر متمثل بصورتے شده بیرون آمد ودر لوزهٔ دعا ازین احقر برایا نیز نموده رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْن ۔

مکتوب ۱۲۲ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہِ الْکَرِیْم وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْعَظِیْم وَاٰلِہٖ الْکَرِیْم وَصَحْبِہٖ الْفَخِیْم

بہ ورود عنایت نامہاے نامی با کمالِ الطاف و مہربانی مشرف و معزز گردید۔ اللہ تعالیٰ ذاتِ منبعِ خیرات و برکاتِ آن صاحبہ را دیرگاہ بکمال خیر و خوبی بر سرِ فقرا سلامت دارد۔ مبلغ پانصد عدد روپیہ بجہتِ عرس قبلہ گاہی قطب الاقطاب و پیرِ دستگیر عنایت فرمودہ بودند درمین انتظار رسید، فقیر درمینِ فکر خود بالفعل استعدادِ آن نہ داشت، از جاے قرض نہ خواست۔ الحمد للہ آن صاحبۂ مہربان قدردان ازین امر فارغ البال ساختہ اند۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماید و وسیلۂ نجاتِ اخروی گرداند عجب معاملہ ہست کہ در مجالسِ عرس بزرگان محسوس و مشاہدہ می گردد کہ ارواحِ طیبات الیشان با کمالِ جاہ و جلال حاضر می شوند، و انوار و برکاتِ الیشان گویا عالم را فرا می گیرند و نہایت رضاے الیشان درین امر ظاہر می شود۔ امید ہست کہ این خدمت سبب رضاے مولاے حقیقی گردد۔ و چہ محبتِ الیشان عین محبتِ الٰہی ہست و موجب سعاداتِ غیر متناہی ــــ در حدیث ہست کہ فرمود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ روز قیامت حق تعالیٰ می فرماید کجا اند کسانیکہ براے رضای من بذل می کردند کہ امروز سایہ دہم آنہارا از زیرِ عرشِ خود و دران روز سایہ نیست مگر سایۂ عرش و نیز در جاے دیگر بہ حدیث آمدہ ہست کسانیکہ براے خدا محبت دارند روزِ قیامت آنہارا بر منبرِ نور نشانند چنانچہ غبطہ و رشک برند از غایتِ قرب و منزلت پیغمبران و شہیدان۔ حق تعالیٰ بہ فضلِ خویش بر محبتِ حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم و محبتِ دوستانِ خود بزیاند و بمیراند، و در زمرۂ دوستانِ خود محشور گرداناد۔ و در ادعیۂ ماثورہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این دعا نیز آمدہ ہست اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْكِيْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ۔

یعنی کسانیکہ باہم نشستند و باہم برای رضای من نشستند و دیدن یکدیگر

معنی حدیث آن ست، خداوندا بزیان مرا مسکین و بمیران مرا مسکین و محشور گردان مرا روز قیامت درگروہ مساکین۔ گویا برائے تعلیم امت فرمودہ ست۔ و در حدیث آمدہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی با کسے ست کہ با او محبت دارد۔ پس محبان و دوستان او تعالیٰ امید ست در روز با ایشان باشند و در درجات ایشان شریک بوند۔ در کتب تفاسیر مذکور و منقول ست کہ روزے صنادید در وساے قریش کہ کفار بودند با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتند کہ در مجلس شما درویشان و غلامان می باشند و مارا از ایشان ننگ می آید۔

مکتوب ۱۲۳۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقایق آگاہ برادر دینی حاجی عبد اللہ ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند۔ و این جانب را نیز در دعا دانند۔ ہر کسے بہیات گور و عذاب قیامت پیش دارد چگونہ بہ جمعیت و آرام بود۔ بنی داند کہ فردا کجا مسکن و ماویٰ شود۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ۔ وقت عمل ست نہ ہنگام حرص وطول امل۔ وقت کار ست نہ موسم خور و خواب۔ فردا از عمل پرسند نہ از فرزند و مال۔ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ فَاعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّہٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ۔

گوے توفیق سعادت درمیان افگندہ اند ۔۔۔ کس بہ میدان درنمی آید سواران را چہ شد

صلاح آثار صوفی قربان را بہ آن وعدہ کہ شما در شاہجہان آباد بہ او نمودہ بودید بہ شما فرستادہ شد، یقین کہ مطابق موعودہ در حق او کمال سعی خواہند نمود کہ کامیاب و شکر گذار آید کہ حصول این معنی باعث کمال مسرت این جانب ست۔ زیادہ درین باب چہ مبالغہ رود و بجمیع یاران را طریق سلام رسانند۔ ہمہ یاران را خوش باشی خوانند و دائما بیاد حق جل وعلیٰ باشند و صحبت برادر عزیز حاجی عبد اللہ را

مغتنم دانند و بحلقۂ ذکر حاجی مذکور ملازم بوُند . سلام ز فقیر زادۂ ابوالاعلیٰ حاجی را و جمیع یاران را سلام خوانند ۔ والسلام ۔

مکتوب ۱۲۴

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ حقایق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین و شرافت و سعادت دستگاہان ۔ نوروز نیک و بہرام نیک و پر نظر نیک و جمیع یاران خوش باشی از ین فقیر سلام سنت انجام خوانند و مشتاق دانند ۔ خلاصۂ انسان و مابہ الامتیاز او از این و آن شوق و عشق و محبت است و تفاوت در افراد انسان بہ اعتبار متعلق ہست اِنْ خَیْرًا فَخَیْرًا وَاِنْ شَرًّا فَشَرًّا ۔ اگر بخیر است نتیجۂ آن قرب و معرفت ہست و اِلّا ندامت و حسرت ۔ خوش گفت مولوی معنوی :۔

عشق آن شعلہ ہست کو چون بر فروخت	ہر چہ جز معشوق باشد جملہ سوخت
تیغ لا در قتلِ غیرِ حق براند	فکر کن زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند اِلّا اللّٰہ باقی جملہ رفت	شاد باش اے عشق شرکت سوز مست

مدتے ہست کہ از خیر صحت و سلامتی آن عزیزان اطلاعے نہ دارد ۔ بہر حال ہر جا کہ باشند در یادِ حق جل و علا باشند و از احوال فرحت مآل خود نویسان بوند کہ این معنی باعثِ تسلی خاطر این جانب ہست ۔ خاطر این فقیر از حرج و مرج بہ فکر تنگ آمدہ بود ۔ با وجودے کہ بادشاہِ دین پناہ از کمالِ اخلاص و عنایت از خود جدائی فرمودند بہر وجہ رخصت گرفتہ چون راہِ دریا تا حال مسدود بود از بیم کفار فرنگ از این سبب بزیارت حرمین الشریفین کہ از وطن تصمیم بود آن عازم بہ طرف دکن شدہ مشرف نہ گردید لاچار عزیمت بہ این طرف نمود للّٰہ الحمد کہ بخیر و عافیت بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک با فرزند و متعلقان داخل شاہجہان آباد گردید چون ایام کار خیر عاجزہ نزدیک رسیدہ ہست بنا بر آن بہ جہت بعض از لوازمات آن و ہم از ممر برسات چندماہ در آن جا اقامت نمودہ ہر گاہ کہ راہ ہائے خشک شوند امید ہست کہ در سر ہند رفتہ از ین ممر

فارغ شوند، ازان جا کہ بعض لوازمات این امر از آن جملہ یک راس اسپ کہ قسم اول وخوب باشد ضرور درکار است۔ بنا برآن محض از برائے اطلاع این معنی قاصد اجورہ دار نیز دادہ عزیزان فرستادہ شدند۔ چون درین ایام آمدن فرزندی خواجہ ابوالاعلیٰ دران دیار شدہ است، در لوازمات این خیر ہر قدر کہ میسر گردد تصدیع بریاران ہم چندان نہ شود سعی نمایند و بہ جمیع یاران طریق سلام خوانند۔

مکتوب ۱۲۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ فرزند سعادت مند شیخ محمد زبیر جیو ازین فقیر سلام خوانند وسلامتی در ترک متعاصی دانند بجناب قدس خداوندی جل شانہٗ شناسند۔ مکتوب مرغوب آن فرزند مشتمل بر احوال بلند مقال ومقامات ارجمند رسید خوش ساخت ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

مرقوم بود کہ ملہم گردید دنیای ترا حکم آخرت دادیم، این امر از ملہمات بزرگان است، ومعنی آن را حضرت ایشان مفصل فرمودہ اند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔ ونیز نوشتہ اند کہ بعضے اوقات آن قدر اسرار محبوبیت درمیان می آید کہ قریب است کہ دران وقت عاشق خود گردد۔ بہ فقیر ہم در وقت ظہور اسرار محبوبیت حالتے روی دہد کہ از حیطۂ بیان خارج است، گر بگویم شرح آن بیچیدہ شود۔ بلکہ آں اسرار از غایت علو ولطافت از اسرار لازم الاستتار است۔ در حیرت کہ این اسرار قطرہ ایست از بحار اسرار محبوبیت، محبوب مطلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است۔ پس آن اسرار چون خواہد نماید وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ ومنصب قطبیت بیک است و دو را گنجایش ندارد مگر از راہ نیابت، عجب ہزار عجب کہ بیگم جیو ودیگر اہل حقوق را اسلام نہ نوشتند معنی ما مضی باز این چنین نہ شود۔ از جانب اہل حقوق سلام برسد، بحاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبداللہ وہر کہ از یاران آن جا باشند سلام۔ ہمہ بیاد حق جل وعلیٰ باشند

هرچه جز ذکرِ خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است

شنیده که بهرام بیگ خوش باشی یک اسپ نیاز کرده، اگر راست و درست است آن را فروخته قیمت او خواهند آورد۔

مکتوب ۱۲۶۔

الحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوب فرزند شیخ محمد زبیر زاد اللّٰہ غرہٗ وتوفیقہٗ خوش وقت ساخت۔ نوشته بودند که بعضے یاران منصب قطبیت به طریق نیابت در حق بعضے یاران از زبانِ این فقیر نقل می کردند۔ واین فقیر از زبانِ شما در حق خود مکرر شنیده در کتف خود نیز در مادّہ خود یافته معلوم آن فرزند باد که این فقیر دیگر از این بشارت اصلاً یاد نه دارد۔ در مادّہ شما که از راهِ وراثت به این امر عظیم وخطیر حق آید، می تواند که باشد۔ نیز مرقوم بود که در بعضے اوقات خود را به طریق وراثت مظهر آن رحمت که سید المرسلین الاولین والآخرین در قرآن مجید به آن مبشر ساخته اند که وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ می باید که فرزندِ من، اگرچه این بزرگ است امّا شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را، که بعضے اوقات آن قدر فتح وزلال درمیان می آید که نوشتن راست نیاید مبارک باد وتفصیلِ آن در حضور اظهار کرده وَالْبَاقِیْ عِنْدَ الْبَاقِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْبَاقِیْ۔ والدہٗ شما وہمشیرہ وغلام احمد سلامت به استقامت باشند۔

مکتوب ۱۲۷۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوب مرغوب فرزند ارجمند محمد زبیر زاد اللّٰہ غرہٗ وتوفیقہٗ رسید ومضامین به وضوح پیوست۔ الحمدُ لِلّٰهِ سبحانهٗ علٰی ذٰلك وعلٰی جمیع نعمائه۔ فقیر ازین احوالات وواردات شما بیش از نوشتن ظاهر امتوقع بود، الحمدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ که معلوم شما نیز گردید معاملۂ قطبیت از راهِ کمالات آن از راهِ نیابت فقیر بوده باشد والا ازین منصب کس نمی شود وظهور

اسرارِ قیومیت و محبوبیت و خلعتِ دیگر موروثی عظیم ہمہ ممکن بلکہ واقع انشاء اللہ تعالیٰ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ بہ والدہ و ہمشیرۂ خود سلام فقیر رسانند و علی الدوام در دعائے حصول خیراتِ خود ہا و اشتیاقِ لقا دانند۔ فرزندی غلام احمد بکمال دارین موصول باد بالنُّونِ وَالصَّادِ وَالسَّلَامُ علیہ الصلوٰۃ والسلام تلافی زلات گذشتہ شود و قبول درگاہِ اعلیٰ گردد۔ این قصیدہ درین نزدیکی مصمم شدہ بود۔ اما چون کارِ خیر عاجزۂ فرزندی ابوالاعلیٰ درمیان آمد و ہمچنین مواقع دیگر از ارتحال اہلیہ فرزندی محمد عمر و غیر آن علاوۂ آن گشت تا فراغ ازین امور و رفع موانع آن چند ماہ دیگر درین دیار توقف روئے داد این عزم مصمم ہست تا در عالمِ غیب چہ مقدر ہست اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ ہیہات ؎

گر بماندیم زندہ بر دوزیم　　　　دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذرہا بپذیر　　　　اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اشتیاق ملاقاتِ گرامی چہ نگارد حق تعالیٰ بہ احسن الوجوہ میسر گرداند۔ بہرحال این فقیر آناء اللیل و اطراف النہار بہ دعائے خیریتِ المکرم و معزز فرزندان و متعلقان در رنگِ فرزندانِ خود مشغول، و از آن مکرم نیز متوقع این معنی دارد۔ ؎

آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را　　　　می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول

مخدوما، شنیدہ شد کہ خویشی کہ غائب بود فوت شدہ فرزندی چنانچہ گوئی ہیچ نہ دیدہ۔ چون آدمی مدنی الطبع ہست، و آن نورِ چشم در عنفوانِ شباب ہست درین امر مرۃ ثانیہ از سنن بزرگان اگر بخاطر شریف در جائے معقول این امر مسنون برسد از کمالِ اسلام ہست و اقدام بران سنت رضائے رحمان ہست باقی اختیار بہ آن مہربان ہست۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ـ ۱۲۸ ـ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. حقایق و معارف آگاہ اخوی اعزی حاجی الحرمین حاجی حبیب اللہ لا زال کاسمہٖ حَسْبُنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ. ازین درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق شناسند. بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ سَلَامَۃً سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ. یعنی اگر سلامت خواہی سلام گو بر دنیا و وداع ساز آن را و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تکبیر گو و بے آن مباش قول بزرگ بر آن است کہ مخواہ آخرت را، و طالب مولا جل و علیٰ باش، نہ باین معنی کہ بکار آخرت نہ پرداز، بلکہ منظور نظر او ازان جز حق سبحانہٗ دگر دگر نہ باشد. ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ   فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

عجب معاملہ ایست کہ با آن ہمہ خرابی و شرمندگی خجالت از صرف عمر در بطالت کما ہی چنان مورد عنایات بے غایات او سبحانہٗ خود را می یابد کہ زبان قلم در تحریر آن بنی باشد خصوصاً در ماہ مبارک رمضان چندان دقائق و اسرار خلت و محبت و محبوبیت پے در پے بما در نماز تراویح شرف ورود یافت کہ بے طاقت ساخت و زبان اظہار آن نہ داشت. بشب بست و ہفتم آن لیلۃ القدر پس این کار آسان ہست و بندہ شدن بسیار محال ہست. الٰہی بندہ بساز. کار امروز بہ فردا مینداز کہ ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ. یعنی ہلاک شدند کسانیکہ در تاخیر انداز ندا عمال خیر را، و کار آخرت را بر فردا نباید انداخت. و کار دنیا سہل ہست. وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ، وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.


www.maktabah.org

وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول

۵ ۱ ۱ ھ

یعنی مکتوبات شریف حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ

جمع کردہ مولانا عماد الدین محمد علیہ الرحمۃ

حصہ دوم

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں

ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد

۱۹۶۳ء (مطبوعہ سعید آرٹ پریس حیدرآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ این کہ مصنف این مکتوبات حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس اللہ سرہٗ در ۱۰۳۴ھ سنہ ہزار سی وچہار ہجری بسال وصال حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ ولادت باسعادت یافت۔ تحصیل علوم ظاہری از عم بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ نمودند۔ عم بزرگوار ایشان می فرمودند کہ حضرت حجۃ اللہ نزد ما برائے خوانانیدن می آید نہ برائے خواندن۔ داین اشارت بکمال فہمت واستعداد ایشان بود کہ در حین سبق نکتہ ہائے غریبہ ایراد می فرمودند کہ مردمان را حیرت میفزود۔ تکمیل علوم باطنی از والد ماجد خود عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کردند۔ والد ماجد ایشان را بر کشوف و بشارات ایشان اعتماد تمام بود۔ چنانچہ نقل ست کہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم را در معاملہ معلوم گردید کہ شیخ عبد الکریم را کہ از خلفائے کبار ست قطب کامل مقرر نمایند۔ بعد ازین معاملہ بحضرت حجۃ اللہ گفتند کہ در بارۂ این عزیز چنین معلوم گردیدہ اما تا حال بمشارٌ الیہ اظہار نہ نمودہ ام۔ شما نیز درین امر متوجہ شوند۔ اگر توافق کشف شما گشت باو بگوئیم۔ حضرت حجۃ اللہ عرض نمود۔ در جائے کہ چیزے بر آن حضرت معلوم شدہ باشد عین صدق و کمال صفاست احتیاج بہ توجہ این ضعیف چیست۔ فرمودند

شما گفته ما را بجا آرید. حسب الامر متوجہ گشتند و ہرچہ بر حضرت عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ معلوم شدہ بود بہ ایشان نیز ظاہر گشت. بعرض اقدس رسانیدند آن زمان بشارت بخدمت عزیز مسطور مرحمت فرمودند. ہرگاہ کہ دیگر مخدوم زادگان بہ خلفاء و مریدان خود بشارات مقامات می دادند موافق کشف ایشان عمل می نمودند. از واقعاتِ مرئیہ و مشاہداتِ کثیرہ خود ایشان و والد و مرشد بزرگوار و دیگر یاران طریقت معاملۂ قطبیت و قیومیتِ ایشان بہ ثبوت پیوستہ است. بالجملہ حضرتِ ایشان قدوۂ دودمانِ احمدی و برگزیدۂ خاندانِ مجددی بودند. در ایامِ حیات بہ دعوت و ارشاد خلائق معروف ماندند و بسے از طالبان از فیوض ایشان منتفع گردیدہ بمقاماتِ عالیہ رسیدند. بادشاہِ وقت حضرت ایشان را برائے تربیتِ باطنی خاندان شاہی در اورنگ آباد نیز حویلی بنا کردہ بودند. ایشان را نائرۂ شوق و محبت زیارت حرمین الشریفین زاداللہ شرفہما شاملِ حال شدہ بسعادت و شرف آن سرفراز گشتند. چونکہ زندگانی دنیا را ثبات نیست و این دنیا محلِ ویرانی است بنابر آن حضرت ایشان بسلخ ماہ محرم ۱۱۱۵ھ ازین دار فانی بعالم باقی رحلت فرمودہ برحمتِ حق پیوستند. عارف باللہ الصمد مخدوم زادہ خواجہ عبدالاحد بن خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید بن قطب ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم قطعہ تاریخ ایشان چنین گفتہ اند ؎

نائبِ خواجۂ زمین و زمن	وارثِ تختگاہ وعد و وعید
زین گذر چون نسیم پاک گذشت	زین چمن چون بہار دامن چید
جست وحدت سحر چو سالِ وصال	از فلک "خواجہ نقشبند" شنید
بارِ دیگر ندا ز عالم غیب	"عاشقِ وے خدائی بود" رسید

ثالثاً باز آر حضرۃ قدس "شیخ رہ" را بگوشِ ہوش شنید

روضۂ ایشان متصل باغ فتح بجانب مسجد و خانقاہ حضرت شاہ جیو رحمۃ اللہ علیہ واقع ہست۔ بعد از وفات حضرت ایشان مولانا عماد الدین حسب الامر مخدوم زادہ خواجہ محمد زبیرؒ تمام مکاتیب را جمع کردہ این مکتوبات بنام تاریخی "وَسِیْلَۃُ الْقَبُوْلِ اِلَی اللہِ وَالرَّسُوْلِ" موسوم ساخت۔ مدتے دراز این اسرار مفہوم در اوراق مکتوم ماندہ بود۔ الحمد للہ کہ بہ طباعت آن رازہاے پنہان منکشف گردید۔ لہٰذا برادر اخوی الاعزی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خان صاحب ممنونِ احسانم کہ ایشان در اشاعت این مکتوبات مالی و جانی سعی و ایثار فرمودند اللہ تعالےٰ مساعیِ جمیلۂ ایشان وسیلۂ نجات دارین گردانیدہ بمراتبِ عالیہ رساناد ع این دعا از من و از خلقِ جہان آمین باد!

یکم محرم ۱۳۸۳ھ

عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی
(کَانَ اللہُ لَہٗ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِیْنٍ۔ وَنَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْیَقِیْنِ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَرْسَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی نُوْرًا وَّهُدًی وَّرَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِیْنَ سَابِقُوْنَ بِالْخَیْرَاتِ وَالْحَسَنَاتِ فِیْ اَحْکَامِ الدِّیْنِ۔

اَمَّا بَعْد۔ اللہ تعالیٰ بکمالِ کرمِ خود بہ لطائف احسان در جسمِ انسان تعلق علمی وجبی بخشیدہ بہ تشریف یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ ممتاز فرمودہ بہ استعدادِ یسعنی فی قلبِ عبدی المؤمن سرفراز ساخت۔ واتباعِ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موجبِ رشد وہدایت نمود۔ ہم جلیسِ اولیاے کرام موردِ فیوضات ومحبتِ خویش گردانید۔ کلماتِ قدسیہ الیشان مقتبس از مشکوٰۃِ حقیقت حضرتِ رسالت ہست ہم چنان کہ تعظیم قرآن وحدیث واجب ہست تعظیم کلامِ اولیاء اللہ نیز لازم ہست۔ با سخنانِ الیشان بہ ادب وحرمت زندگانی باید کرد۔

در کلام اولیاے کرام توجیہ وتاویل از کمالِ ایمان ہست والقاے آن بر ظاہر موجبِ تضلیلِ انام کریمہ یُضِلُّ بِهٖ کَثِیْرًا وَّیَهْدِیْ بِهٖ کَثِیْرًا توجیہ وتاویل طریقہ سلف

صالحین و علمائے راسخین ہست۔

این کلامِ اقدس کہ مظہرِ اسرارِ قدس ہست از فیوضاتِ باطنی حضرت ذاتِ عالی درجات قطبِ عالم قیومِ زمان مجمعِ اسرارِ الہٰی مخزنِ انوارِ ایزدی واصل باللہ حجۃ اللہ صاحبِ مقاماتِ بلند حضرت خواجہ محمد نقشبند قدس اللہ سرہٗ کہ بصورتِ مکاتیب بیاران و معتقدین نوشتہ بودند سعادت جمع کردن آن مولانا عماد الدین محمد عفرلہٗ و برد اللہ مضجعہٗ حاصل کردہ اند۔ بوجہ ضخامت این مکتوباتِ قدسی آیات را بہ دو حصّہ منقسم کردہ شد۔ حصّۂ اول آن شایع شدہ۔ و این مکتوبات حصّۂ دوم آن ہست۔

موجودہ قلمی نسخۂ آن در ۱۲۴۲ھ کاتبے بخطِ شکستہ نوشتہ بود۔ در بعض الفاظِ آن بہ وجہ مرورِ زمان تغیرِ فاحش یافتہ می باشد۔ خدمتِ تصحیح حصّۂ دوم آن عاصیِ بے پایان فقیر عبد اللہ جان فاروقی نقشبندی عفی اللہ لہٗ باوجود کم علمی خود حتی المقدور کوشش تصحیح نمود۔ التجا دارم کہ این اسرارِ عجیبہ و معارفِ غریبہ باعثِ قوتِ ایمان و اعمالِ صالحہ طلاب گردد۔ وَهُوَ اللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ ؎

یارب این آرزوے من چہ خوش ہست

تو بدین آرزو مرا برسان!

مکتوب ۱ ۔ بہ مخدوم زادہ حضرت شیخ ابو الاعلیٰ و محمد عمر در تحدیث بنعمت الٰہی عز اسمہٗ و در بعضے اسرارِ عالیہ و معارفِ سامیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ فرزندان گرامی بعافیت و استقامت باشند۔ احوالِ فقراء این حدود بموجب خراسان مجامد و سپاس الٰہی است جل سلطانہٗ اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَافِيَتَكُمْ وَاسْتِقَامَتَكُمْ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا۔

دیگر چہ نویسد کہ درین سیر خیر و برکت چہ قسم فیوضاتِ الٰہی عز برہانہٗ و وارداتِ نامتناہی شاملِ حالِ این بے پر و بال گردید۔ آن قدر بہ دقائق و اسرار مراتبِ محبوبیت و قرب و معیت سرافرازی بخشید۔ اگر شمہ ازان بظہور آید، خواص در رنگِ عوام تعجب نمایند و چندان بہ مزایا و خصوصیات در ابنائے جنس امتیاز یافتہ کہ اظہار آن منجر بہ الفاظ فتنہ می گردد۔ امور یست کہ از تصور آن عقل از جا می رود فَکَیْفَ تَحَقُّقُہَا۔ ندا می دہند کہ لَیْسَ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ مِثْلُکَ اَحَدٌ۔ امروز بر روئے زمین مثلِ تو ہیچ کس نیست۔ بلکہ بر این ہم می افزایند۔ قربے کہ تراست دیگرے را نیست۔ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ کَذَا وَکَذَا۔ ظہورِ کمالِ نوازش و عنایاتِ حضرت سرورِ کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات را کہ عَلَی التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ ہست تا کجا شرح دہد۔ و حضورِ ملائکہ کرام بلکہ تشریف و تشریفِ جمیع انبیائے عظام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام و کذالک اولیائے کرام با خصوصیات و تفقدات تا کجا بیان نماید۔ و ہم چنین از ظہورِ اختصاص بہ مناصبِ عظمیٰ امثل قطبیت و قیومیت و اصالت بالوازم و اسرار چہ گوید و چہ نویسد۔ اگر دفاتر در اظہار آن مراتب نگارد۔ تا ہنوز از حقیقت ہیچ نہ نوشتہ باشد ؎

فریادِ حافظ این ہمہ آخر بہرزہ نیست   ہم قصۂ غریب و حدیثِ عجیب ہست

چندان استیلا و احاطۂ سریان و انوار شاملِ حال گشتہ کہ نزدیک ہست کہ ظاہر نیز در رنگِ باطن از عالم منقطع گردد و صدق قَ مَنْ قَالَ لَوْلَا الْغَفْلَۃُ لَمَاتَ الصِّدِّیْقُوْنَ مِنْ رُوْحِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ عجیب معاملات درمیان ہست کہ گویا در اولین و آخرین ازان غلغلہ و شور افتادہ و باعثِ تعجب ہمہ گردیدہ۔ روزے در حینِ سطوعِ این انوار و اسرار می بیند کہ گویا جنودِ الٰہی جل شانہٗ جمع اند۔ و عالم عالم القا نمودند کہ بہ جہتِ نظارۂ محبوبیتِ

تو آمده اند و از عرش تا فرش نور سرایت کرده ندا در دادند بخواه آنچه می خواهی. دران وقت آن دعائے
حضرت نوح را علیٰ نبینا و علیه الصلوٰة والسلام که بجہت مغفرتِ خود و والدین و مومنین و مومنات خواسته
اند بعینه که در قرآن مجید بست مسطور از غیب در خواطر ریختند مع ذٰلک امورِ دیگر را ہم ظاہراً و راخواست
و نظر بر قبول اجابت آن گذاشت. بعد ازان ندا در دادند که ترا بے حساب و بے عذاب بخشیدند
و پنج ہزار ہمراہ باز سر فراز ساختند که ترا و فرزندانِ ترا و یاران و دوستانِ ترا بخشیدند یعنی اللّٰه
یُبَاهِیْ بِكَ الْمَلٰٓئِكَةَ خدائے تعالیٰ بتو بفرشتگان مباہات می کند۔ شبے در نماز
عشاء در دورِ کمال رحمتِ الٰہی جل شانہٗ مشاہدہ نمود۔ به آن رحمت خود را متحقق
یافت۔ و سرایت آن را در عالم ساخت ملہم ساختند که این رحمت ظہور آن رحمت
ہست که حق سبحانهٗ تعالےٰ نبی کریم خود را به آن مخصوص ساخته و به شرف مَآ اَرْسَلْنٰكَ
اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ مشرف گردانیده و به نیابتِ کاملہ نبی خود را به آن رحمت سر فراز
ساختند و به وراثت ترا مظہر آن رحمت گردانیدند و ترا نائب کامل کردند ہم چنان
این رحمت را در عالم ساری یافت و به آثارِ این نیابت روزِ محشر و احکام آن نیز
امیدوار ساختند و عجائب و غرائب خصوصیات دران روز ملہم ساختند تا کجا این قسم معاملات
تعدد نماید۔ ازان خصوصیات و مزایا که بالاندکور شد غیر از استتار چارہ نیست اگر ملاقات مقدر
ہست بالمشافہ شمہ ازان که فی الجملہ قابلِ اظہار ہست بر غرز اشارت درمیان خواہد آورد. ان شاء اللّٰه تعالےٰ
گویا این خصوصیات مثل آن خصوصیات ہست که به حضرت مجدد الف ثانی قدس
اللّٰه سرہٗ عطا شدہ ہست۔ اما ہر کدام را خصوصیات و مزایا علیحدہ ہست۔ زیادہ
براین جرأت نمی تواند نمود که مصلحت وقت دران نیست. چه جائے تعجب دیگران
این فقیر نیز ازان در کمال تعجب ہست که اصلاً در عمر خود توقع این مزایا و خصوصیات در

تمام ابنائے جنس نہ داشتہ است ۔ وَاللّٰہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاۗءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ؎

اگر بادشہ بر درِ پیرہ زن | بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

و چنان براہین و شواہد برین امور می نمایند کہ جائے تعجب ہم نمی ماند ؎

پس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سخن از حوصلۂ خود زیادہ رفت آنچہ بہ فہمِ قاصر خود یافت نوشت ۔ و حقیقت اَلْاَمْرُ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا بعد تسطیر این امور بخاطر خود رسید کہ آیا نوشتن و گفتن این امور

و تفصیل بعضے این اسرار بہ بعضے محرمان چگونہ باشد ۔ ندا دادند کہ تو محبوبی و مقبولی و مقربی ہرچہ گفتۂ و نوشتۂ ہمہ حق است و مکرر و موکد باین نواختند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ وَعَلٰی جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَآئِہٖ ۔

مکتوب ۲ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی! مخدوما از فیوض و برکات و کثرت ظہور انوار و اسرار درین ماہ مبارک رمضان وغیر آن چہ نویسد کہ بیرون از حیزِ تحریر و خارج از حیطۂ تقریر است ع

گر بگویم شرح آن بے حد شود

بلکہ این اسرار اصلا در گفتگو نہ گنجد یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ ۔ ہر شب از شبہائے آن شب قدر بود و ظہور انوار و اسرار دران بے حد ۔ در عشرۂ اول از شبہا ایں آن اختیار فرمودند و این عاصی را از خود ربودند ۔ و بسرا وقات عظمت و کبریائی بردند ۔ و

بارگاه تقدسات الٰہی نمودند گویا بتمام وکمال کشف عطا فرمودند و بہ تجلیِ خاص
الخاص سرفراز ساختند معاملہ از بیان بعیان کشید واز استدلال بہ کشف و شہود
انجامید۔ ہر چند این دار رویت را نشاید امّا کالرّویۃ براست آید۔ و ہر شب
بعنایات سربلندی ساختند و در بعضے لیالی و ایام بہ اسرار خلت و محبوبیت و قطبیت
می نواختند تفصیل آن بر زبان نیاید و گفت وشنود را نشاید۔ شب بست و نہم کہ آثار لیلۃ
القدر دران ظاہر بود نزولِ رحمت الٰہی متواتر و متوالی زمین و آسمان ازان رحمت و نور مملو
و مشمول۔ و مغفرت در حق ہمہ یاران و دوستان کمال مرجو ندا دادند۔ و دوستان حاضر
و غایب ترا بخشیدند و بتکرار باین معنی سرافراز نمودند۔ درحین دعا بعد تراویح گویا لیلۃ
القدر متمثل شدہ دست برداشتہ خود ہم دریوزہ دعا کرد۔ شب بست و نہم گذشت ختم بود
انوار و اسرار بے شمار مالامال نمودہ و ماہِ رمضان متمثل شدہ القا کرد۔ من از تو راضی،
خدا از تو راضی۔ تفصیل این خصوصیات را تا کے نگارد کہ طاقت آن ندارد۔ دران وقت
یاران عموماً و آن مکرم خصوصاً در دعا مخصوص بودند۔ و از ظہورِ سرورِ کائنات عَلَیْہِ وَ
عَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اکثر اوقات گاہ گاہ درحین صلوٰۃ و غیر آن تا اظہار
عنایات و الطاف خصوصیات چہ بیان نماید کہ آن در احصا نہ درآید۔ و ہم چنین گاہ
گاہ ظہور انبیا و با عظمت و اولیاے امت با لبشارات و خصوصیات تا کجا در معرضِ بیان
آرد شبے از شبہاے آزار مند بود کہ دید کہ حضرت خضر علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
حاضر اند و می گویند کہ مرا حق تعالےٰ بعیادتِ تو فرستادہ است۔ دیگر در خواب می بیند
کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ المقدس تشریف ارزانی دارند و این عاجز را زیر سایۂ خود
آوردند و در سینہ و بغل خود در آوردند و زمانے بہ این نہج بودند و عنایتہا نمودند آسیب

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

امّا مصداقِ حال این گناہگاران این بیت است ؎

کنون شرمم زکارم شرم سار است | زمن ابلیس را صد بار عار است

امّا معاملۂ فضل دیگر است ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْم اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ - فِي الْحَدِيْثِ الْقُدْسِيْ سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ عَلٰى غَضَبِيْ - ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

باید کہ نامحرمے برین کاغذ اطلاع نیابد - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ دَآئِمًا وَّسَرْمَدًا -

مکتوب ۳ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى - حسب بشارت شریفہ آن مخدوم الانام سلمہ المنّان این احقر کلمۂ چند در بیان بعضے اشتغال و اذکار طریقۂ علیہ نقشبندیہ باوجود عدم قابلیتِ آن می نویسد و خود را درمیان نمی بیند - ؎

من ہیچم و کم ز ہیچ بسیارے | واز ہیچ کم از ہیچ نیاید کارے

حق تعالےٰ از فضل و کرمِ خود نتائج و ثمرات آن ظاہر سازد و بحریم قدسِ خود برساند - اگرچہ مارا وصولِ فیوض و برکات درین طریقۂ علیہ مشروط بہ صحبت است و منوط بکمالِ اتباعِ سنّت علٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ بے تصدیعِ چلّہ و دہہ کما کان حَالَ اَصْحَابِ سَيِّدِ الْاَنَامِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ - خوش گفت ؎

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین | طعنہ زند بر دہہ سخرہ کند بر چلہ

ہیہات سہ

نقشبندیہ عجیب قافلہ سالارانند — کہ برند از رہ پنہان بحرم قافلہ را

ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند — روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

دریک صحبت شان طالب صادق آن می یابد کہ دیگران دران اربعین بلکہ در سنین نیابند حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمودند۔ ما فضلیانیم نہایتِ دیگران در بدایتِ ما مندرج ہست۔ اما این معنیٰ موقوف بر صحبت ہست علی الخصوص حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ جد بزرگوار این احقر چندان تکمیل و تتمیم نسبتِ عالیشان این خاندان کردہ اند و بدرجاتِ بالا بردہ کہ در گفت و شنود راست نیاید — ہر کہ مکاتبتِ شریفہ ایشان را بے تعصب و تعنت مطالعہ نمایند۔ درین امر شک و ریب نیارد۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ابتدائے سلوک این بزرگواران بر قلب ہست در جانبِ یسار زیر پستانِ چپ واقع است۔ طالب را باید کہ توجہ بقلب نمودہ چشم پوشیدہ و زبان و لب خاموش گردیدہ لفظ اَللّٰہ را بر قلب کہ محل آن بالا ذکر یافتہ بہم اختیار کند بے آنکہ صوتے ازان ظاہر شود و برین مداومت نماید۔ تا نتائج آن ظاہر گردد و کمالِ ذکر آن ہست کہ دوام پذیرد و خود بخود بی تعمل و تکلف در ہمہ اوقات چہ در یقظہ و منام و ساعاتِ لیالی و ایام علی الدوام جاری باشد بلکہ تمام بدن را در گیرد و در موبموئے شیند آن حالت مسمّٰی بہ سلطان ذکر ہست بعد ازان دل چنان محاط انوارِ ذکر می گردد کہ نسیانِ ماسویٰ می کند و درین نوبت مہلک می شود و در اخطارِ ماسویٰ اگر تکلف نماید میسر نیاید۔ این حالت معبّر بہ فنا و منجر کلی افعالِ الٰہی جل شانہٗ ہست و حضرت جد بزرگوار قدس سرہٗ العزیز در مکتوبے کہ

بہ طالبے نوشتہ اند فرمودہ اند کہ این حال قدم اول ہست درین راہ سعی باید کرد کہ از قدم اول کوتاہی نہ شود۔ دیگر از اشتغال و اذکار این طریقہ سنیہ ذکر نفی و اثبات ہست و آن بدین طریق است کہ نفس را زیر ناف حبس باید نمود و کلمۂ لا را در تصور زیر زبان مثل ذکر سابق از ناف تا فرق سر باید کشید و کلمۂ اِلٰہ در خیال از سر بکتفِ راست فرو باید آورد و کلمۂ اِلّا اللّٰہ را ازین کتف از راہ سینہ بدل باید کشید و در ضمن لَآ اِلٰہَ نفی جمیع مقاصد نمودہ در ضمن اِلّا اللّٰہ مقصدے جز اللّٰہ نباید دید۔ اما در ہر حبس اعداد طاق از یک تا بیست و یک در کار ہست۔ و ما بین این ہر عدد طاق یکتا شد تا پنج الیٰ غیرِ ذٰلِکَ میسر شود غنیمت شمرد و بتدریج زیادتی کنند تا بہ سرحدِ مذکور رسد۔ اما در ذکر اول حبس نفس درکار نیست برین ذکر نیز مداومت باید نمود و منتظر نتائج و ثمرات آن باید بود۔ و نتیجہ آن است کہ سالک خود از میان او رُو بصحرائے عدم کشد و صفاتِ او نیز ازین کس زائل شوند و بہ مبدأ خود رسند این زمان سالک بصفات و انوار حق جل و علیٰ باقی گردد و بہ وجود ثانی موہوب حقانی موجود گردد۔ و مظہر اسماء و صفات الٰہی عزّ اسمہٗ شود ع

این کارِ دولت ہست کنون تا کرا رسد

وَمِنْ بَعْدِ ھٰذَا مَا تَدُقُّ صِفَاتُہٗ	وَمَا کَتْمُہٗ اَحْظٰی لَدَیْہِ وَاَجْمَلُ

لِلْمولوی قدس سرہٗ

عشق آن شعلہ ہست کو چون بر فروخت	ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند	در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند اِلّا اللّٰہ باقی جملہ رفت	شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت

تفصیل این مقامات لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی ہست۔ چنانچہ بر ارباب آن ہویدا است۔ و

آن ہمہ از مکتوبات شریف جدّ بزرگوار پیدا است دیگر بجہت حصول مقاصد و دفع مشکلات ختم حضرات خواجگان مجرب است چنانچہ تفصیل این مبین است۔ و نیز برائے حصول مطالب و حل مشکلات ختم کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بے زیادتی بر آن پانصد بار و اوّل و آخر درود صد صد بار ہمیشہ باید خواند تا مطلب حاصل شود۔ و حل مشکلات گردد۔ و نیز بجہت حصولِ ترقیات و مزید درجات دینی و دنیاوی برین چند اسم از اسماءِ حسنے مداومت باید نمود۔ صد بار ہر روز کلمہ یَا فَتَّاحُ و صد بار کلمہ یَا وَھَّابُ و صد بار کلمہ یَا رَزَّاقُ و صد بار کلمہ یَا مُعِزُّ و صد بار یَا رَافِعُ و صد بار کلمہ یَا سَلَامُ۔ شب یا روز ہر گاہ کہ میسّر شود اما بے عذر فتور نیفتد۔ طریق ختم خواجگان بہر نیتے و مقصدے کہ خواند این است۔ اوّل سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار دوم درود صد بار۔ سوم سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ با بِسْمِ اللّٰہِ ہفتاد و نہ بار چہارم سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یک بار پنجم سورۂ فاتحہ با بسم اللہ ہفت بار ششم باز درود صد بار۔ ثواب این ختم اوّل بحضرتِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ۔ بعد ازان بحضرتِ خواجگان قدس اللہ اسرارہم کہ این ختم بہ ایشان منسوب است باید گذرانید۔ و از خدائے جل و علیٰ حصول بتوسل این بزرگواران باید خواست و تا سرانجام مقصد مداومت باید نمود اِنَّہٗ اَلْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ۔ یک کس تنہا بخواند یا زیادہ ہر قدر بوند بر سبیلِ تقسیم۔ وَاللّٰہُ النَّاصِرُ وَ الْمُعِیْنُ۔ والسلام

مکتوب ۹ ـ به فاطمہ زمان بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریۃ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض می دارد کہ عید گزشت۔ ذاتِ مبارک آن فاطمہ زمان مقرون

ہزار ان خیر و خوبی و یمن و برکت مسعود باد۔ حق تعالےٰ مراتب دینی و دنیوی روز افزون گرداناد۔ فقیر می خواست کہ بعضے فضائل عشرہ ذوالحجہ و صوم عرفہ و ثواب اضحیہ و غیر آن بخدمت شریف نوشتہ بفرستد اما بجہت بعضے موانع آن آفاقی و انفسی میسر نیامد! الحال بعضے امور دیگر ضروریہ دین می نویسد۔ معانی و مطالب فرض و واجب و سنت و مستحب و نفل، و حرام و مکروہ و مباح کہ علم آن از ضروریات دین ہست می نویسد کہ تا فرض را فرض، و واجب را واجب نداند از ذمہ اش ادائی یابد۔ بدانکہ فرض آن را گویند کہ حکم خدائے تعالیٰ باشد بے شبہ ہر کہ ادا نماید بہشتی شود و اگر نہ کند دوزخی گردد۔ و منکر آن کافر گردد۔ و واجب آن ہست کہ حکم خدائے تعالیٰ باشد اما در وے شبہ بود۔ ہر کہ ادا نماید ثواب یابد و اگر نہ کند شاید کہ بعذاب دوزخ گرفتار گردد ولیکن منکر آن کافر نہ گردد بلکہ فاسق گردد۔ و سنت دو قسم ہست یکے مؤکدہ دوم زائدہ۔ سنت مؤکدہ آن ہست کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آن را بعمل آوردہ باشد یا در کردن آن تاکید فرمودہ بود، ہر کہ آن را بعمل آوردہ ثواب یابد۔ و آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت او بکند۔ و اگر کسے نہ کند لائق سرزنش گردد۔ و سنت زائدہ آن ہست کہ گاہ آن را بعمل آوردہ باشد اما تاکید در کردن نہ فرمودہ بود کسے آن را ادا نماید ثواب یابد و اگر نہ کند عذاب ہم نیست۔ و مستحب و نفل ہم قریب این معنی است۔ و حرام آن را گویند کہ منع خدا باشد بے شک ہر کہ آن را بکند لائق دوزخ شود۔ و منکر آن را کافر گفتہ اند۔ و مکروہ دو قسم ہست تحریمی و تنزیہی۔ تنزیہی نزدیک بہ مباح ہست۔ و مباح آن ہست کہ کردن و ناکردن آن برابر باشد یعنی نہ عذاب و نہ ثواب باشد۔ اکنون حدیثے کہ فرائض اعتقادی و عملی دران بہ تفصیل مذکور اند ایراد می نماید استماع فرمایند۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ روایت ہست از عمر بن خطاب رضی

اللہ عنہ قَالَ کہ گفت بَیْنَمَا نَحْنُ وعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دراثنار آن کہ ما یعنی از صحابہ نزد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بودیم ذاتَ یَوْمٍ یک روزے اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ ناگاہ پیدا گشت وظاہر شد در غایت ابہت وجلالت چنانچہ آفتاب بر آید یا ماہ بر آید تام دے شَدِیْدُ الثِّیَابِ سخت سفید جامہا شَدِیْدُ سَوَادُ الشَّعْرِ سخت سیاہ موے لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ دیدہ نمی شد بر دے نشانِ سفر وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ وحال آن کہ نمی شناسد اورا از ما یکے، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تا آن کہ نزدیک آمد ونشست پیش آن حضرت مائل ومتوجہ بسوے دے چنانچہ متعلم پیش معلم نشیند فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ پس تکیہ داد ومتصل گردانید ہر دو زانوے خود را بہر دو زانوے آن حضرت وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ ونہاد آن مرد ہر دو کف خود را بر دو ران خود۔ از برائے تمکین ونشست نزد دے صلی اللہ علیہ وسلم تا در اصغائے کلام دافہام حاضر وثابت باشد تا نہاد ہر دو کف خود را بر رانہائے خود چنانچہ صورتِ ادب ورسم متعلمان است وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ۔ وگفت آن مرد اے محمدؐ خبر دہ مرا از حقیقتِ اسلام کہ چیست۔ قَالَ گفت آن حضرتؐ در جواب آن مرد اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْہَدَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ حقیقتِ اسلام این است کہ گواہی دہی کہ نیست معبود بحق مگر خدا وگواہی دہی کہ بتحقیق محمدؐ فرستادہ خدائے است بسوے خلق برائے تبلیغ احکام وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وبرپاے داری نماز را وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وبدہی زکوٰۃ را۔ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ۔ وروزہ داری ماہِ رمضان را۔ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ وقصد کنی خانہ کعبہ را وبجا آری مناسک حج را۔ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اگر می توانی رفت وراہ یافت بسوے وے۔ ومراد بہ استطاعت نزد اکثر علمار زاد وراحلہ ہست۔ وَقَالَ

گفت آن مرد صَدَقْتَ، راست گفتی حقیقتِ اسلام ہمین است کہ بیان کردی فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ. عمر رضی اللہ عنہ می گوید کہ پس شگفت داشتم تا حالِ آن مرد را کہ می پُرسید آن حضرتؐ را و تصدیق می گوید اورا چہ پرسیدن بظاہر دلالت بر جہلُ و نادانی دارد و تصدیق بہ این معنیٰ عبارت اشعار بہ علم می کند قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ گفت آن مرد چون خبر دادی مرا از اسلام خبر دہ مرا از حقیقتِ ایمان کہ چیست قَالَ گفت آن حضرت اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ حقیقتِ ایمان این است کہ بگردی بخدائے تعالیٰ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ و ایمان آری بفرشتگانِ اللہ تعالےٰ کہ اجسامِ نورانیہ اند وَكُتُبِهٖ و ایمان آری بہ کتابہائے حق تعالےٰ کہ کلامِ قدیم او اند، مجرّد از حرف وصوت وَرُسُلِهٖ و فرستادہ ہائے آنہا را بر پیغمبرانِ خود وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ و ایمان آری بروزِ پسین کہ آخر ازمنہ محدودہ است۔ و آن عبارت از مدّت مدید از مابعد موت تا قیامِ قیامت تا درآمدن در بہشت وَتُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ و ایمان آری با آنکہ حق تعالیٰ ہمہ چیز را از نیک و بد در ازل دانستہ و تقدیر کردہ است وہر چہ در کائنات واقع شدہ و می شود بہ قضا و قدرت و ارادت اوست قَالَ صَدَقْتَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ۔ گفت آن مرد بہ آن حضرتؐ راست گفتی پس خبر دہ مرا از احسان۔ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ۔ و احسان عبادت کردن است خدائے تعالیٰ را چنانچہ گویا می بینی اورا و شک نیست کسی را این حال باشد در نہایت است و تعظیم و اجلال و خضوع و خشوع و حیا و شوق و وفا و محبت و انجذاب خواہد بود۔ و این مقامِ مشاہدہ و استغراق است و در دریائے ذوق و حضور فروتر از ان مرتبہ مراقبہ است کہ آگاہ بودہ است از نظر الٰہی و علم او تعالےٰ بحالِ بندہ چنانکہ فرمودہ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ پس اگر بینی تو باین حال گویا می بینی اورا عبادت کنی اورا باین صفت کہ حاضر باشی

ازین کہ می بیند وے ترا۔ قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ السَّاعَۃِ گفت آن مرد بہ آن حضرت بعد آن کہ بیان کردی ایمان و اسلام را و احسان را، خبر دہ مرا از روزِ قیامت کہ کے قیامت قائم خواہد شد۔ قَالَ گفت آن حضرتؐ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ نیست آن کس کہ پرسیدہ شود او را از وقتِ قیامت دانا تر از کسی کہ پرسیدہ ست۔ یعنی نیستم دانا تر از تو، یعنی من و تو ہر دو برابریم در دانستن آن بلکہ پرسائل و مسئول ہمیں حال دارند کہ آن جز خدائے تعالیٰ کسے نہ داند۔ و وے تعالیٰ ہیچ کس را از ملائکہ و رُسل بر آن اطلاع نہ دادہ۔ گفت حضرت عمرؓ این سوالہا کہ کرد آن مرد جوابہا شنید ازان حضرت پستر روان شد۔ پس درنگ کردم من زمانے دراز یعنی بہ پرسیدم از آنحضرتؐ کہ آن مرد کہ بود۔ پس گفت آن حضرتؐ مر عمر را آیا دریابی او را کہ آن کہ بود این مرد سوال کنندہ گفتم خدا و رسول خدا زیادہ تر می داند۔ گفت آن حضرتؐ کہ سوال کنندہ جبرائیلؑ بود، آمد شما را در حالتے کہ تعلیم می کند شما را دین شما را فوائد احکام آن را آمدہ بود تا از من بپرسد فوائد و فرائض ایمان و اسلام را و من جواب دادم و شما آن را بدانید و بفہمید۔ در حدیث ست کہ بدرستی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آمد پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و شکایت بہ آن سرورؐ از انچہ محنت می یافت در بدن خود از رحی یعنی دست آس کہ بدستِ مبارک خود می گرداند آن را محنت می یافت۔ ازان خبر شنیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ آمدہ ست بہ آن حضرت بندہ۔ پس فاطمہ رضی اللہ عنہا برائے طلب آن آمد و دنیا فت پیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم پس این را حضرت عائشہؓ مذکور ساخت۔ پس چون آمد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبر داد آن حضرت را بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا بہ آمدن حضرت فاطمہؓ۔ پس آمد پیغمبر خدا پیش فاطمہ و دید کہ حضرت فاطمہؓ و علیؓ در بستر خود

دراز کشیده اند۔ خواستند کہ برخیزند پس فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ برجائے خود باشید۔ پس آمد آن حضرت ونشست درمیان حضرت فاطمہؓ وحضرت علیؓ۔ پس حضرت علیؓ می گوید کہ یافتم خنکی قدم مبارک حضرتؐ را بر شکم خود۔ پس فرمود آنحضرتؐ کہ آیا شمارا خبردہم بر چیزے کہ بہتر باشد شمارا ازانچہ می خواستید از بندہ۔ وقتے کہ شما بخوابید پس تسبیح بگوئید یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ سی وسہ بار۔ حمد بگوئید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سی وسہ بار۔ وتکبیر بگوئید یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ سی وچہار بار، وقتِ خواب خود و عقبِ ہر نماز یعنی این بہتر ہست شمارا از خادم۔ وجائے دیگر آمدہ کہ این عمل کفارت چندین ہزار گناہ ہست۔ صاحبۂ مہربان مربیہ فقرا سلامت تاریخِ رفتن این فقیر بجانب سرہند بجہتِ کارِ خیر عاجزہ بیست وہفتم ماہ حال قرار یافتہ وعزم بر آن مصمم ہست حق تعالے بخیر وخوبی میسر آرد۔ وبموافق امور محمود گرداند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ۔ درہر جا کہ خواہد بود، بدعائے ترقیات درجات ومزید حیات آن صاحبہ دوران مشغول خواہد بود انشاء اللہ تعالےٰ ہرچند دعائے این عاصی چہ خواہد شد۔ امّا عاصیان نیز از رحمتِ او امیدوارند سعے

کہ مستحق کرامت گناہگاران اند

اگر بہ تفصیل این کرامتہا ونوازشہائے الٰہی جل شانہٗ کہ بزعم قاصر خود درخود می یابد ظاہر سازد۔ ظاہراً اگر کسے باور دارد وَذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ درین چند روز بعضے از امور دینی ضروری نوشتہ بگرامی خدمت خواہد فرستاد انشاء اللہ تعالےٰ ذات بابرکات را دیرگاہ باکمال خیر وخوبی نگاہ دارد کہ شوق استماع کلماتِ طیبات کہ اہم مطالب واعلیٰ مقاصد ہست وآن را ذخیرۂ آخرت

می سازند کہ مقصود از ایجادِ عالم ہمین ہست، و تحصیل علم معرفت و یقین ہست، نہ خوردن و نہ خوابیدن و بہ آرام و فراغت بودن ہست۔ این جا بے آرامی و محنت و عبادت مطلوب است، ہر کہ این جا بہ محنت و طاعت پرداخت راحتِ جاودانی یافت ہر کہ خود را بہ غفلت و فراغت انداخت بعذابِ گوناگون شتافت۔ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض جناب علیہ می دارد کہ ہمشیرہ بزرگ بی بی امۃ اللہ جیو کہ بجائے والدہ ہمہ اند و لبسیار صالحہ و اہل باطنہ اند و خدمت حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطاب بسیار بجا آوردہ اند و ایشان را کمال راضی داشتہ اند و تربیتہا یافتہ۔ بالجملہ قبیلہ پرور اند، و عزیز الوجود۔ ہمشیرہ دیگر عائشہ بانو و عاقلہ بانو کہ پیشتر بملازمت علیہ رسیدہ اند بدیدن این فقیر چند روز ہست کہ از سرہند درین جا آمدہ اند ہر سہ سلام با نیاز تمام بہ آن صاحبہ مربیہ می رسانند و در بارۂ دعاے ترقیاتِ عمر و جاہ آن جناب می باشند۔ می خواستند کہ بزودی مراجعت بوطن نمایند فقیر التماس نمود نگاہ داشت۔ امید ہست کہ چند گاہ باشند محتمل کہ بہ رفاقتِ این فقیر مراجعت کنند یا قبل ازان دیگر از احوال کثیر الوبالِ خود چہ معروض دارد ؎

عمر گران مایہ درین صرف شد تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

عمر بہ آخر رسیدہ و ہمہ لبطالت گردیدہ و پیمانہائے گور و قیامت از پیش دیدہ، نمی دانم کہ آخر چہ خواہد شد وَفَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ۔ در حدیث است

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ شَیَّبَتْنِیْ سُوْرَۃُ هُوْدَ. یعنی پیر ساخت مرا سورہ ہود چہ دران سورہ بہ آن حضرت امر است فَاسْتَقِمْ کَمَا اُمِرْتَ یعنی مستقیم باش چنانچہ ترا امر کردہ شدہ است. این فکر کہ از من حق استقامت بجا خواہد آمد یا نہ، مرا پیر ساخت. او در کمال حزن واندوہ انداخت ہرگاہ سید المرسلین چنین فرمایند بدیگران چہ می رسد. مگر آن کہ او سبحانہ بمحض فضل خود برحمت پوشد. چنانچہ در حدیث است کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند کہ ہیچ کس بعمل خود در بہشت نہ خواہد رفت. یعنی ہر کہ بہ بہشت خواہد رفت محض بہ فضل او خواہد رفت نہ بعمل. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گفتند کہ شما ہم یا رسول اللہ بعمل خود نہ خواہید رفت. پس نہاد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دست مبارک خود را برسر خود و فرمود نہ من مگر آنچہ بپوشد حق تعالے مرا برحمت خویش. بالجملہ حق بندگی کہ بہ آن مامور است بجا باید آورد امیدوار فضل وکرم او باید شد خوش گفت. قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس — صد قافلہ درکمین بیامرز مپرس

شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم — اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

زیادہ چہ اطاعت نماید وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا.

مکتوب ۶.

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. سلام والتحیۃ این احقر بریہ بجناب علیۃ مقبول باد. بورود عنایت نامہ گرامی مشرف ومعزز گردید در مادۂ فقر بوجدان تو خود را از ہمہ مخلوقات بدتر می داند وقبیح تر می شمارد این سخن نہ از راہ تکلف می گوید بلکہ بیان نفس است ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ — فَاٰہًا ثُمَّ اٰہًا ثُمَّ اٰہًا.

یعنی گذرانده‌ام من عمر خود را در لهو و لعب پس آه و حسرت و اندوه برین گناهان ہست عمر به آخر رسیده و پیامهاے گور و قیامت از پیش دو دیده نمی داند که فردا چه خواہد شد. آتش دوزخ در کمال جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش ـ وائے اگر رحمت او دستگیری نه کند و در راه افگند ؎

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجسته که من پیاده میروم و ہمرہان سوار اند

این ہمه تا کے و عذاب گوناگوں در پے شب و روز در آتش این فکر سوز و باز نظر بر غفاری و ستاری وے تعالیٰ می دوزد. اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ. یعنی اے بارِ خدایا بخشش تو وسیع تر ہست از گناہان من و رحمت مرجو تر ہست از عمل من ـ در حدیث آمده ہست وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. یعنی سوگند به کسے که ذاتِ من در دستِ قدرتِ اوست اگر گناه نه کنید شما ہر آئینه بَرَد یعنی معدوم سازد شما را و بیاورد یعنی پیدا کند قومی را که گناه کنند پس طلب آمرزش کنند از حق جل و علیٰ پس به بخشد آن را ؎

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا تَأْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

یعنی ظاہراً رحمتِ پروردگارِ من وقتے که قسمت بکند آن رحمت را بیاید و برسد موافق گناه در قسمت قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. یعنی بگوا ے محمدؐ آن کسانے که اسراف کرده اند بر نفس خود و از حد تجاوز نموده اند در گناہان ناامید نه شوند از رحمتِ خدا ـ بدرستی که اللہ تعالیٰ می بخشد ہمه گناہان را

بدرستی کہ خدا ہست رحمت کنندہ و بخشندہ ازان ہست کہ این گناہگاران امید وار ظہور انوار و اسرار پروردگار ہستند و راجی رحمتہائے بے شمار ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۔ دیگر آنکہ مکتوبے از مکاتیب شریف قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کہ بہ بعضے نساء مخلصات نوشتہ اند۔ می خواہد کہ نقل آن را عنقریب بخدمت شریف بفرستند بعد ازان ترجمہ احادیث سید المرسلین عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ بطریق رسالہ نوشتہ ارسال نماید اگر حکم شود اول لفظ حدیث عربی نقل کند بعد ازان ترجمۂ آن بنویسد واگر بفرمائید در آخر آن ترجمہ احادیث املا نمودہ مرسل سازد ہرچہ اشارہ رود مَعَ ذٰلِكَ در بعضے نیاز نامہا کہ بخدمت شریف می نویسد مشتمل ترجمہ بعضے آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی خواہد ساخت انشاء اللہ تعالےٰ۔ دیگر آنچہ بنام فرزندی امۃ الکریم جزوی وظیفہ مقرر فرمودہ اند اللہ تعالےٰ قبول فرماید۔ در مراتب دنیا و آخرت بیفزاید، بالفعل اگر ششماہہ پیش کشتی برسد بعد ازان دو ماہہ می رسیدہ باشد تا بر بعضے ضروریات مشارٌ الیہا خرچ می شدہ باشد از کرم و تلطف بعید نیست۔ نظر بر کرم و مہربانی آن صاحبۂ قدردان نمودہ گستاخی نمودہ می نماید وازان در کمال حیا می باشد خصوصًا این تکلف کہ گویا رافع بر نفس خود ہست۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ بدرستی کہ نفس امارہ ہر آئینہ امر کنندہ ہست بہ بدی۔ ہر چند آنچہ از سعی برائے دیگران ہست امید ثواب جنان ہست۔ امّا توصلۂ نساء ذوی الحاجات نیک ہست و درین فکر و اندیشہ در بند و ازان صاحبۂ قدردان آنہا ہمیشہ آرزومند ع

خاص کند بندۂ مصلحت عام را

در حدیث است کہ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بر چند چیز قسم یاد کردہ اند یکے آن کہ کم نہ شود مالِ او از صدقہ و خیرات مَعَ ذَالِکَ ثوابِ آخرت جدا است بیانِ دراز نمود عفو فرمایند ۔ ع سایہ ات کم مباد از سرِ ما ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔

مکتوب ۷ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ احقر بہیچ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ بعرضِ علیہ می رساند ۔ مدتیست کہ خبر عتبۂ سنیہ ندارد حق تعالےٰ با کمال خیر و خوبی ذاتِ بابرکات را بر سرِ این خیر خواہان سلامت دارد ۔ صاحبۂ مہربان سلام این فقیر عزم مصمم داشت کہ درین ماہ رجب روانہ حضرت سرہند شود و بزیارت اقطاب عالم مشرف گردد لیکن بجہت بعض عوارض موانع این معنیٰ در توقف افتاد، و ارادۂ سفر بعد برسات، قرار یافت ع ۔

تا در میان خواستہ، کردگار چیست

عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ یعنی شناختم پروردگارِ خود بہ نقضِ عزیمتہا ۔ در جمیع احوال توکل بہ او سبحانہ، باید نمود و تفویض امور بہ او تعالےٰ باید فرمود وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۔ ہر چند بہ فضلِ الٰہی جل شانہ درین جا نیز غرقِ لجۂ بحار فیوض و برکات و انوار و اسرارِ بے قیاس این بزرگواران است و از سر تا قدم مملو احسانہا است اگر ہزاران جان در شکرِ این احسان فدا نماید ہیچ نہ کردہ باشد خوش گفت ؎

از پئے این عیش و عشرت ساختن ۔۔۔ صد ہزاران جان بباید باختن

ازان اسرار چہ وا نماید و پردہ از روے شان چہ سان کشاید کہ ذوقی است نہ بیان مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ۔ ہیہات چہ بیہودہ این گفتار کہ نہ لائق این اسرار گنا ہگار است

واز کردار خود بغایت شرمسار ع

زمن ابلیس را صد بار عار است

اما خدائے ما وہاب وغفار است اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ یعنی اے بار خدایا بخشش تو فراخ است از گناہان من ورحمت تو مرجو است تر دمن از عمل من۔ درکتب احادیث آمده کہ پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم شخصے آمد واز کثرت گناہان خود شکایت نمود اوراخواندن این دعاے صدر را امر فرمودند دے یک بار خواند فرمودند باز بخوان باز خواند فرمودند برخیز پس بتحقیق بخشید خدائے تعالیٰ ترا۔ آرے ظہور صفات غفاری ووہابی را وجود گناہگاران درکار است کہ تعطیل در اسماء وصفات واجبی محال است۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ صاحبہ مہربان قدردان سلامت چون قبلہ گاہی ہمشیرہ کلان چندگاہ توقف این دور از کار درین دیار شناختہ اند۔ ہرچند بہ امراض گوناگون مبتلا اند واز جدائی این فقیر درجفا اند اما بجہت بعضے ضروریات بشری وعوائق عیال مندی لاچار عزم وطن تا ہفدہم ماہ حالی قرار فرمودہ اند۔ ہمشیرہ دیگر نیز معیت ایشان نمودہ اند لہذا ازان صاحبہ مہربان رخصت می خواہند وفاتحہ سلامتی ذات بابرکات ایشان می خواہند ع

سایہ ات کم مباد از سر ما

چون ایشان بسیار ضعیف اند طاقت سواری بہل ندارند محتاج بہ نیمہ پالکی و چند کہار اند۔ پری روز بنابر استدعاے ہمشیرہ کلان بجہت مشغولی وتوجہ سلسلے این احقر بہ ایشان مشغولی متوجہ نشست عجب قبول خاص ایشان را دران بارگاہ عظمت

و کبریا یافت و از جملہ لسانے و اصلات شناخت . خاطر حزین این مسکین ازین رہ گذر جمع گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلٰی ذٰلِکَ وَ جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ آرے چرا چنین نہ باشد کہ مقبول اولیاء اللہ اند۔ مقبولِ ایشان مقبول خدا است جل وعلا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا ذٰلِکَ مردودِ ایشان مردود خدا است اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ و ہمشیرہ دیگر نیز از مدت باعثِ توجہ اند . با ایشان قرار این معنیٰ دادہ تا چہ ظہور نماید ثمرۂ شجرۂ سیادت و عرفان میر محمد نعمان کہ از اجلہ خلفائے قطب ربانی محبوب سبحانی مجدد الف ثانی جدِّ بزرگوار این دور از کار بودند در مکاشفہ با ایشان نمودہ اند کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حاضر اند و بحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ می فرمایند کہ بفرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبول شیخ احمد است مقبولِ من و مقبولِ خدا است و ہر کہ مردود شیخ احمد است مردودِ من و مردودِ خدا است جل وعلا۔ چونکہ حضرت ابوبکر این پیام سرور ہمین رسانیدند من خوش حال شدم کہ من مقبولِ ایشانم پس مقبولِ پیغمبر و مقبول خدا ایم یا ز آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم بہ حضرت ابوبکر صدیق فرمودہ اند کہ بہ فرزندی محمد نعمان بگو کہ ہر کہ مقبول تست مقبولِ شیخ احمد است و مقبولِ من و مقبولِ خدا است و ہر کہ مردودِ تست مردود شیخ احمد است و مردودِ من و مردودِ خدا است ۔ و از کتب احادیث نیز ہمین ثمرات محبت اولیاء اللہ ظاہر و باہر است ۔ اللہ تعالیٰ ما و شما را در محبت ایشان دارا د و بران بمیراناد و در زمرۂ ایشان بروز قیامت محشور گرداناد ۔ ابیات چند حسب حال این اکابر در کاغذ جدا نوشتہ بمطالعہ شریف درآرند ختم کلام بکلام سید الانام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نماید ۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ و السلام فرمودہ ہر کہ این استغفار در روز بخواند و دران روز بمیرد بہ بہشت رود ۔ ہر کہ در شب بخواند دران شب بمیرد در بہشت رود ۔

مکتوب ۸۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ بہ ورود عنایت نامہ سامی آن فاطمہ زمانی سَلَّمَہَا اللّٰہُ سُبحَانَہٗ معزز و مکرم گردید مبلغ دو صد روپیہ بہ اخوی شیخ محمد اشرف دسر دیا دزنانہ عروسی کہ بعاجزہ عم شریف خواجہ محمد یحییٰ از روے فضل و کرم مرحمت شدہ بود رسید بمشارالیہا رسانیدہ شد۔ فاتحہ سلامتی ذات بابرکات خواندن اللہ تعالےٰ قبول نماید و مراتب دنیا و آخرت بیفزاید و سبب نجاتِ آخرت گرداند ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار	کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

اَلدُّنیَا مَزرَعَۃُ الاٰخِرَۃِ۔ یعنی دنیا زراعت گاہِ آخرت ہست ہر کہ این جا کاشت نیکی را جزاے نیکی ہست وآن رضاے خدا و دخولِ جنان ہست و بدی را پاداش بدی است وآن غضب و عذاب خدا و عذاب نار ہست اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبحَانَہٗ۔ بعضے آیاتِ قرآنی و بعضے احادیثِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ در بابِ فضیلت انفاق و دادن مال در راہِ خداے تعالےٰ و کراہتِ امساک آمدہ ہست ایراد می نماید۔ فرمود حق تعالےٰ در کلام مجید لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ۔ ہرگز نیابید نیکوئی بدانچہ می طلبید از خیر تا آن کہ نفقہ کنید و صدقہ دہید از آنچہ دوست می دارید از مال کہ بر فقرا تصدّق نمائید یا جاے کہ بدان معاونت در ماندہ کنید یا بدن کہ قوتِ آن را بطاعت مبذول سازید یا دل کہ آن را وقفِ محبتِ الٰہی گردانید یا جان کہ او را در رضاے حق در بازید بعد از نزولِ این آیت ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بجنابِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت یا رسول اللہ نیکو ترین اموال و محبوب ترین آن نزدیک من برجاست ہرجا

حکم خدا کند آن را صرف کن۔ و آن باغے بود در غایت مرغوبی و نہایت تازگی کہ آنحضرتؐ گاہ گاہ بداں در آمدے و از آب و میوہ آن تناول فرمودے۔ پس در جواب ابو طلحہؓ گفت بَخٍ بَخٍ! یعنی خوش خوش اے ابو طلحہ انفاق آن مالے ہست با سود بسیار۔ پس فرمود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن باغ را در میان اقربائے او قسمت فرمود۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ عِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ۔ یعنی فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر آئینہ اگر باشد مرا مثل کوہ احد طلا ہر آئینہ خوش می دارد مرا کہ نگذرد بر من سہ شب و حال آن کہ نزد من از وے چیزے باقی باشد۔ یعنی دوست دارم من کہ آن را کم از سہ شبانہ روز بدہم و خیرات نمایم و تا سہ روز ہم چیزے از و نگاہ نہ دارم۔ مگر چیزے کہ آن را نگاہ دارم برائے ادائے قرض کہ بر من باشد۔ و نیز فرمود صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْبَخِیْلُ بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰہِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ وَقَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ۔ وَالْجَاھِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ۔ یعنی سخی نزدیک ہست بہ خدا و نزدیک ہست بہ مردم و نزدیک ہست بہ جنّت و دور ہست از دوزخ۔ و بخیل دور ہست از خدا و دور ہست از مردم و دور ہست از جنّت و نزدیک ہست بہ دوزخ۔ ہر آئینہ جاہل سخی محبوب تر ہست نزد خدا از عابد بخیل۔ و ابوذر غفاریؓ کہ صحابی بود می گوید۔ برسیدم من پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حال آن کہ آن حضرت نشستہ بودند در سایۂ کعبہ پس وقتے کہ دید مرا فرمود کہ آن ہا خسران اند۔ یعنی زیان زدگان سوگند ہست بہ پروردگار کعبہ۔ پس گفتم فدا باد پدر و مادر من ترا یا رسول اللہ کیستند آن جماعہ کہ خسر اند فرمود آنہا آن کسانند کہ مال بسیار دارند مگر آن کہ

بدہند صاحب مال آن را از پیشِ خود و از پسِ خود و از جانبِ راستِ خود و از جانبِ چپِ خود و کم اند این قسم مردم و نیز فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ صدقہ فرو نشاند غضبِ رب را۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بخشیدہ شد زنِ بدکارہ کہ گذشت او بہ سگے بود بر سرِ چاہے و از تشنگی می بر آورد زبانِ خود را نزدیک بود کہ تشنگی او را بکشد و زنِ بدکارہ موزۂ خود را گرفت و بست او را بہ سرپوشِ خود پس کشید آن را برائے او آب و خورانید او را پس بخشیدہ شد آن زن بہ این عمل۔ اصحابؓ گفتند یا رسولؐ اللہ بدرستی کہ ما را در رعایتِ حالِ بہائم و چارپایہ ہم اجر و ثواب ہست۔ فرمود در رعایت ہر جگر تری یعنی زندہ اجر و ثواب ہست انتہیٰ۔ پس ہرگاہ رعایت سگے این اجر عظیم داشتہ باشد پس رعایتِ حالِ مسلمانے خصوصاً صالحے چہ درجات یابد ؎

آسمان نسبت بعرش آمد فرود　　　　ورنہ بس عالی ہست پیشِ خاک تود

ہیہات این عاصی ہیچ عمل نہ دارد کہ آن را وسیلہ نجاتِ آخرت سازد۔ مگر او سبحانہٗ از فضلِ خود و کرمِ خود دستگیری فرماید و بندۂ شرمندۂ خود را بنوازد و محرمِ بارگاہِ قدسِ خود سازد وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ؎

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من　　　　پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند

بہر حال بہ جمیع احوال در طلب و حصول رضا و قرب او بے قرار خواہد بود و می باید کہ آسودہ نہ شود۔ کہ بحرِ رحمت بجوش آید و طالبِ صادق را بر باید۔ اگر این دولت از این جہان نبرد بہ چہ حال خواہد مرد۔ چہ روئے در آن حضرت خواہد نمود۔ بہ کدام عذر زبان خواہد کشود۔ بہ روئے سیاہ و حالِ خراب۔ خداوندا از این خرابی دور دار قطعہ

یارب برہانیم ز حرمان چہ شود　　　　راہے دہیم بکوئے عرفان چہ شود

بس گبر کہ از کرم مسلمان کردی — یک گبر دیگر کنی مسلمان چہ شود

ہر کہ را این دولت دادہ اند گنجے در سینۂ او نہادہ اند۔ اگر درے از طلب ہم برے کشادند نیز بشارتہا دادند۔ وائے اگر نہ آن باشد نہ این، پس عذاب جحیم سه

آن کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم — وانکس کہ نیافت دردِ نایافت بس ست

بس گفتم خود زیرکاں را این بس ست — بانگ دو کردم اگر در دہ کس ست

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۹۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر یہ معروض جنابِ علیہ می دارد کہ احوالِ این دعاگوے از فضلِ الٰہی جل شانہٗ از جمیع وجوہ مستوجب ہزاران شکر و سپاس مولیٰ حقیقی ست عز اسمہٗ۔ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْهَا۔ یعنی اگر شمردہ شود نعمتہاے خدا را نتوانید شمار آن نمود۔ واے ہزار واے کہ ازان طرف این ہمہ احسان و انعام وازین جانب اعراض در اعراض اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ۔ یعنی بدرستی کہ آدمی بسیار ستم کنندہ ست برخود بہ گناہانِ خود و کفرانِ نعمت کنندہ۔ ہیہات وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰہُ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ۔ یعنی ظلم نہ کرد حق تعالےٰ بر بندگانِ خود ولیکن ہستند آنہا کہ ظلم می کنند۔ در عین غفلت وطولِ امل۔ یکایک اجل می رسد و تنبہ می کند اما دران وقت چہ سود کہ ابواب توبہ داخل مسدود گشت سه

تو بہارِ نفس پس بہ در بستہ رسید — بے خرد دیر رسیدی در منزل بستند

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ۔ یعنی بہ تحقیق بودی در غفلت ازین پس برداشتیم ما از تو پردۂ غفلت ترا پس نظر تو امروز یعنی بعد

موت تیز ہست۔ خوش حال جماعہ کہ درین دار فنا فکر بقا کردند دولت ابدی و سعادت سرمدی بردند سہ

درپئے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

صاحبۂ زمان و مہربان سلامت۔ چہ عرض نماید کہ فرزندی ابو الاعلیٰ کہ از خورد سالی یا ز آثارِ

الٰہی و حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم شامل حال وے بودہ ہست و حضرت

قطب الاقطابی قبلہ گاہی قدس سرہٗ نیز درحق وے این قسم بشارت از خوردی فرمودہ

اند الحمدُ للہ کہ آثار آن بدرجہ کمال ظہور یافت بعدے کہ چند سال چنان مغلوب

الحال بود با ہیچ کس سخن نمی گفت۔ چہ قدر ممنون اشفاق و مرہون الطاف آن صاحبۂ

دَوران چہ یک پری دست رحمان بے شمار ہست چہ جاے کہ بلکہ شارحانِ حدیث گفتہ

اند کہ ظاہر آن ہست کہ با ہر کہ سہ پری دست رحمان باشد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ فقیر وقت سحر این دعا را درحق آن صاحبۂ

مہربان مسألت می نماید و نجات بے حساب درحق ایشان می خواہد و امید وار ہست

کہ او سبحانہٗ بفضلِ خود قبول فرماید۔ این فقیر در سفر حرمین در نماز مغرب بود تا بعد فراغ

آن ملہم گردید کہ چندین ہزار کس، و تعین آن نیز دران وقت ملہم گشت کہ درین رقیمہ نمی تواند

نوشت، بہ طفیلِ تو بہ بہشت خواہند رفت و علامت آن این ہست کہ فردا فلان امر بظہور

خواہد پیوست۔ اَلْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ این عاصی با این ہمہ معاصی نجات

خود را البتہ دشکل می داند مگر فضلِ او تعالیٰ دستگیری فرماید آرے ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

و نیز در حدیث آمدہ کہ پرسیدہ شد از رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم روزے را کہ مقدار آن

پنجاہ ہزار سال ہست کہ چہ درازی دارد این روز۔ فرمود کسی کہ ذاتِ من بدستِ قدرتِ

وے ہست بدلستی سیک کردہ می شود این روز بر مومن تا آن کہ آسان تر می شود بر او نماز فرض کہ می گذارد در دنیا ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب ۱۰ ۔ بحقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ ۔ حقائق آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبد اللہ و جمیع برادران طریق ازین فقیر سلام عافیت انجام خوانند داوقات خود ہا بیاد خدا جل و علا معمور دارند مدتے ہست کہ ازان حقائق آگاہ خبرے ندارد برخلاف گذشتہ از احوال خود مع جمیع دوستان می نوشتہ باشند و این جانب را در دعوات ترقیات صوری و معنوی دانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند اشتیاق ملاقات یاران و دوستان آنجا زیادہ از حد ہست خداے تعالیٰ بخوبی میسر آرد ۔ ازین فقیر زادہا ہر یک خواجہ ابوالاعلیٰ و خواجہ محمد عمر و خواجہ محمد کاظم سلام خوانند و مشتاق دانند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ دنیاز کہ مصحوب یار محمد فرستادہ بودند رسید بموجب تفصیل دادہ شد ۔ فاتحہ خیر خوانند حق تعالےٰ قبول فرماید ۔ و در اجر بیفزاید۔

مکتوب ۱۱ ۔ بحقائق آگاہ حاجی عبد اللہ ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا ۔ ازین فقیر مشتاق سلام سلامت انجام بحقائق آگاہ حاجی عبد اللہ و بہ جمیع یاران و دوستان جدا جدا قبول و موصول باد ۔ باید کہ عمر گرامی را در یاد مولاے حقیقی جل شانہٗ صرف نمایند ۔ ہموارہ سر بلند و معزز باشند ع

کار این ہست غیر این ہمہ ہیچ

دیگر از مہربانیہاے بادشاہ دین پناہ چہ نوشتہ آید ۔ اصلاً فقیر را رخصت نمی فرمودند بالضرورت رخصت شدہ بتاریخ نہم شہر رمضان المبارک بخیر و خوبی در دار الخلافت

شاہ جہان آباد رسید۔ بدعاے دوستان متوجہ گردید۔ چون درین ولا فرزند ارجمند کمالات و عرفان پناہ شیخ ابوالاعلیٰ بہ آن حدود عبور نمود لہٰذا بہ این چند کلمہ متصدع گشت چنانچہ مہربانی و حسن اخلاص بہ این فقیر دارند۔ زیادہ ازان در حق فرزند مذکور از جملہ یاران و دوستان مامول ہست وہمدرین باب تمام ممنونی و خوش وقتی این جانب ہست زیادہ چہ مبالغہ نماید۔ وَالسَّلَام۔

مکتوب ۱۲ - بہ حقایق آگاہ حاجی عبد اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقایق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ سلمہ اللہ ازین فقیر درویش دل ریش سلام سلامت انجام خوانند و مشتاق دانند و مجاری احوال مشکور ہست اَلْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ صِحَّتُکُمْ وَعَافِیَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ ظَاہِرًا وَّبَاطِنًا۔ حیاتِ دنیا چنانچہ حق تعالیٰ خبر دادہ ہست ہمگی لغو و لہو و لعب و زینت و تفاخر و تکاثر در اموال و اولاد ہست و آنچہ موعودِ خدا است مر متقیان را بہتر ہست ازین و آن رضاے و بقاے اوست جنّاتِ النعیم بالجملہ وَلٰکِنْ کُرُمُ اللّٰہِ عَلٰی وَالْاٰخِرَۃُ اَوْلٰی۔ حقایق آگاہا والدۂ فرزندی محمد پارسا از جدائی عاجزہ خود کہ منسوب بہ پسر فضائل و کمالات دستگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ محمد فضل اللہ بودند بسیار حیران و مضطرب اند۔ وہم چنین وے نیز از جدائی والدہ ماجدہ خود در اضطراب ہست۔ چون فی ما بین بُعد المشرقین ہست بنابران جانبین طپیان و پریشان اند۔ علی الخصوص درین ایام کہ عاجزہ مذکورہ بیوہ گردید۔ نائرۂ اشتیاق والدہ اش سر بادج کشیدہ چون این فقیر مشارالیہ را بجاے فرزند خود می داند۔ بنابران این فقیر را نیز از جدائی آن فرزند مضطرب و خواہان وصالِ اوست۔ باید کہ آن حقایق آگاہ باچند از یاران خود بنزد حاجی جیو رفتہ ازین جانب

صد تاکید اظہار نمودہ آن فرزند را رخصت بدہانند دکرایہ نمودہ روانۂ این حدود سازند بلکہ تا آب اتک خود بایک دو یا سے از یاران خود ہمراہ بدہند۔ لہٰذا دایۂ اورا کہ محرم است برائے آوردنش در آن حدود بنزد حاجی فرستادہ باید کہ آن حقائق آگاہ مبلغے کہ مکفی کرایہ وخرچ راہ آن فرزند تواند شد و آن زیادہ از چہل وپنجاہ روپیہ نخواہد بود، از یاران طریق بہم رسانیدہ توالۂ اہلِ خانہ محمد فضل اللہ یاران دیگر از متعلقانِ خود کہ بدست آن فرزند رسانیدہ نمایند۔ تا فرزند مذکورہ بخاطر جمع درین جا برسد کہ حصولِ این معنیٰ باعث کمالِ ممنونی فقرا ہست بہ جمیع یارانِ طریق نام بنام سلام خواہند رسانید۔ از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر سلام خوانند ومشتاق دانند والسلام۔

مکتوب ۱۳۱۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰے۔ حقائق آگاہ فضیلت وکمالات دستگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ در رفعت مآبان باقی بیگ وبہرام بیگ وپر نظر بیگ وصوفی سعید وملا اسکندر وقرہ بیگ وایمن بیگ۔ ویقابیگ وحاجی صلابیگ ولعل بیگ وملا عاشور وجمیع یاران خوش باہی از ین فقیر سلام خوانند وبیادِ خدا اجل وعلیٰ باشند چون حقائق آگاہ شیخ ابوالقاسم را برائے ارشاد مردم کابل بجاے خود فرستادہ شد آن قدر خرچ دادہ شد کہ بفراغ خاطر خود را تا کابل برساند۔ لہٰذا نوشتہ می شود کہ جمیع یاران آن قدر امداد خرچ مشارٌالیہ نمایند کہ خواہند نمود کہ بخاطر جمع تا بہ وطن برسد۔ حقائق آگاہا از واقعہ فرزند دلبند شما خاطر بسیار متألم گردید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حق تعالےٰ نعم البدل کرامت فرماید مبلغ ہفتاد وسہ روپیہ کہ بدست صوفی عبداللہ خان فرستادہ بودند رسید۔

مکتوب ۱۴۷ ۔ بجامع علوم عقلیہ ونقلیہ مخدوم زادہ خواجہ عبدالاحد صدور یافت۔

بِلّٰہِ الْحَمْدُ اَبَدًا وَالصَّلوٰۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَرْمَدًا ۔ مخلص تمام عقیدت معروض قبلہ گاہِ وحدت وکعبہ گاہِ کثرت میدارد کہ خلعتِ ارشاد کہ نسبتِ قیومیت عبارت ازان است چنانچہ بہ طریقِ قطع از حضرت مجدد الف ثانی بہ حضرت عروۃ الوثقیٰ قدست نفسہا رسیدہ ہمچنین بالیقین بہ جنابِ عالی وصول یافتہ واین معنیٰ سینہ صافان را داخل بدیہیات گشتہ ۔ اکنون مراد مرید آن است کہ یکے بہ کشف کشاف حل این دقیقہ فرمایند کہ این نسبت را انتقال واقع شد واین خلعت خلع خواہد گردید. چنانچہ از حضرت مجدد قدس سرہٗ گشتہ بود یانہ ۔ اگر خلع خواہد شد باحدے عطا خواہد شد یانہ ۔ ازراہ ذرہ نوازی توجہ تام درین باب فرمودہ اعلام فرمایند ۔ حضرت سلامت حسب الارشاد کلمات مبشرہ کہ از لسانِ حق ترجمان دربارۂ این آدارہ شرف ظہور نمودہ بعرض می رساند ۔ امید دارم کہ کلمہ بلکہ حرفے خلاف واقع معروض نہ خواہد شد ۔ اما تقدیم وتاخیر تاریخ را رجاے عفو است ۔ روزے فرمودند کہ درحق تو چنان ملہم شدم کہ تو و اُو باہم توامانید ۔ بعد ازان متوجہ این حال شدم ہمچنان منکشف گردید وبہ بشارت محبوبیت وسابقیت وراسخیت ووصول بہ ذات محبت وشرکت درجمیع مقاماتِ خود عروجًا ونزولًا ممتاز فرمودند وبہ اسرارِ مقطعات وتحقق بہ متشابہات و آنکہ دنیاے ترا حکم آخرت دادند وآنکہ مقبول او مقبول حضرت صمدیت است ومردود اُو مردود حضرت صمدیت سرفراز ساختند ۔ وبصبغہ وصفہ مقدسہ وتمکن دران مکان رفیع الشان وعطاے کرسی دریوم حشر ونصیبے از مقامِ اصالت وبہرہ از طینتِ مقدسہ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سربلند نمودند ۔ روزے چنان فرمودند کہ دربارۂ تو باین کلمہ ملہم شدم کہ چنانچہ عم این را بالطینت اصالۃ محمدیہ مشرف ساختہ بودیم این را نیز دیدیم کہ موضع جبینِ ترا کہ

معدنِ طینتِ مبارک بہت مشمول عنایتِ خاص کہ از جملہ تشابہات بہت تقبیل فرمودند۔ بعد ازاں بہ جمیع انبیائے کرام و ملائکہ عظام امر رسید کہ این موضع را تقبیل نمایند چنانچہ ہمہ آن بزرگواران عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ تقبیل نمودند در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرور موجودات ظاہر شدند۔ و حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین ہمراہ معلوم می شدند آن حضرت علیہ السلام بہ جانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند و از راہ اکرام پیشانی ایشان بوسیدند۔ بعد ازاں بحضرتین متوجہ شدند و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و بر جبین من نیز از راہ عنایت بوسہ دادند بعد ازاں بر جبین تو تقبیل فرمودند کہ در روضۂ منورہ ترا بہ خلعتِ سبز تا بالائے بلند مثل سرو متمثل یافتم گفتم اَیْنَ ھٰذَا ھُنَا اَشَدُّ مِنَ اَشْجَرِ الْمُحَمَّدِیْ نیز روزے فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در برِ من لسیار عالی پوشانیدند۔ و آن خلعتِ ثالث برائے تو عنایت کردند و نداردادند کہ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیْکَ المراد بہ نسبۃ القیومیۃ ہم روزے فرمودند ملہم شدم در بارۂ عبد الاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ بر حق است و بشارات عشرہ کہ از درگاہِ ما می خواہد بگو کہ دادیم۔ و ہم روزے فرمودند کہ فیض از جناب اولاً بر من نازل می شود بعد ازاں بر تو می رسد بعد ازاں بر سائر افراد کائنات مفاض می گردد۔ مثل این بشارت کہ از حضرت عروۃ الوثقیٰ کہ در بارۂ خود سابقًا یافتہ بود بعرض رسانید خوش شدند۔ و فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گویا من و تو ہر دو آمادہ بودیم و ہر دو مستور و مناسب آن مقام لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام ظاہر نمودند۔ اجمالِ واقعہ آنکہ در قربِ سلطان سمائی شان در دست قلمدان گرفتہ استادہ ام درین ولا سلطان قلمدان طلب داشتہ من در اصلاح قلم متوجہ شدم دیدم کہ مردے دیگر

هم در دست قلمدان دارد او بر من سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چند گاہ منتظر باش۔ حضرتِ من ازین قسم مبشرات کہ اتان نائب رسول برحق دربارۂ آوارہ تغرفِ ظہور فرمودہ بسیار است۔ اگر آنہا را مرقوم سازد چندین دفتر پُر گردد۔ ولیکن اکتفا بر ہمین افتاد ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار	کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْکِرَامِ وَاٰلِہٖ الْعِظَامِ۔

مکتوب ۱۵۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام سلامت انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند۔ لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ بہ نیتِ طواف غیر مطاف با جمیع فرزندان و توابعان از سرہند بہ آمدہ داخل شاہ جہان آباد گردید چون در راہہا توقفہا خواہد شد بنا بران صلاح آثار صوفی عبدالرحمن را بوعدہ چند ماہ ازین جا رخصت نمودہ درمیان راہ در خورد ہر کس کہ استعداد داشتہ باشد درین سفر فرخندہ اثر رفیقِ فقیر شود و از میان ابوالاعلیٰ و محمد عمر و فرزندی محمد تقی سلام خوانند مبلغ ہفتاد روپیہ بابت نیاز کہ فرستادہ بودہ اند رسید فاتحہ ترقی یاران خوانند حق تعالےٰ قبول نمایند بیفزاید۔

مکتوب ۱۶۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ۔ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ جَلَالِیْ لَھُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یَغْبِطُھُمُ النَّبِیُّوْنَ وَالشُّھَدَاءُ۔ رواہ الترمذی۔ ازین بندہ شرمندہ

از کار مولائے بخشندہ بہ آن مقبول و لہاحق بینندہ سلام و تحیہ تمام برسد بکرم اللہ تعالے بعد از سعی بسیار درہمین سال بہ آن اماکن و مشاعر ینابیع فیض و نور و معادن اسرا برکت از موئے مشرف و مستعد گردیدہ بہ محض فضل و کرم اُو سبحانہٗ از امور مسطور دید آنچہ دید۔ اِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ۔ اما با این ہمہ ذرہ پروری از کمال بے توفیقی و شرمندگی خود چہ گوید و چہ نویسد ؎

فَنِی الْعُمْرُ فِی غَایَةِ الْمَعَاصِیْ وَالذُّنُوبِ ‌ ‌ ‌ وَقُرْبُ الْاَجَلِ فِی هٰذِهِ التَّقْصِيْرَاتِ وَالْعُيُوْبِ

ہیہات ہیہات جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ وَمَا عِمْلَاتُ قَطُّ اِلٰى اٰخِرِهٖ ثُمَّ لَاعَوْدَ اِلَى الدُّنْيَا لِيَعْمَلَ صَالِحًا لِلسَّاعَةِ الزَّاجِرَةِ فَكَيْفَ الْفَلَاحُ وَاَيْنَ النَّجَاةُ الَّتِىْ اٰتِيَةٌ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ وَعُقُوْبَتُهَا تَشْتَدِيْدُ دَائِمَةٌ بَاقِيَةٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا قَلِيْلَةٌ فَانِيَةٌ فَتَنَبَّهْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْغَافِلَةُ دَائِمَةً وَاَقْبِلْ اِلَى اللّٰهِ بِالْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ لِتَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا وَتَكُوْنَ عِنْدَ رَبِّكَ مَرْضِيًّا جَمِيْلًا۔ هَيْهَاتَ اَنّٰى لَهَا الذِّكْرٰى وَقَدْ جَاءَتْ مِيْقَاتُ الرُّجْعٰى وَاوَيْلَاهُ۔ این غم را پایان نیست و این درد را درمان نہ ؎

عمر بگذشت و حدیث غم ما آخر نشد ‌ ‌ ‌ شب بآخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

با وجود این عقوبات شدیدہ راحت چون بود۔ اشتغال بغیر دے کے سزد۔ درین درد و غم باید مُرد و بہ این الم جان باید سپرد۔ خوش گفت ؎

متاعے کزین رہ گذر می برند ‌ ‌ ‌ لب خشک و مژگان تر می برند

راحت وقتے شود کہ از نار جہنم بصراط بگذرد و بجنت دار الخلد داخل گردد و قبل آن بلا در بلا و جفا در جفا۔ کریمہ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ط

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. بدان گواہ ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

خداوندا عمر در جدائی رفت وکار بحساب عذاب نزدیک پیوست تو کریمی و رحیمی عفو فرما و تجاوز نما

اِلٰھِیْ عَبْدُکَ الْعَاصِیْ اَتَاکَ مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَدْ دَعَاکَ

فَاِنْ تَغْفِرْ فَاَنْتَ لِذَاکَ اَھْلٌ وَاِنْ تَطْرُدْ فَمَنْ یَّرْحَمْ سِوَاکَ

اے نفس گناہگار، پروردگار تست غفار۔ مشو نا امید از رحمت بے شمار۔ لہذا با این

ہمہ خسرانی و کثرت معاصی چندان مورد عنایات الٰہی جل شانہ، و نوازش رسالت پناہی

کہ ازان شمہ رمز و بیان را نشاید۔ یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ ؎

در پئے این عیش و عشرت ساختن صد ہزاران جان بباید باختن

رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. ہموارہ بدرگاہ

وَھَّابْ جل شانہ، کمال ملتجی و متضرع بودند وراہ وصول بہ او اقصیٰ مراتب دولت و

سعادت ہست۔ چون شود کہ علی الاطلاق بحر بخشش بجوش آید و بندہ درماندۂ خود را درمان

دہد۔ در حریم قدس خویش بگنجاند و بخود بخواند و از غیر برہاند ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

شب و روز در ہمین فکر و خلق و زاری باید بود۔ بارے اگر یافت او نیا شد درد غم او باشد

آن کس بیافت دولتے یافت عظیم وانکس کہ نیافت درد نایافت بس است

وَاِلَّا ازین جہان چہ خواہد بُرد و بچہ رُو جان بہ جانان خواہد سپرد۔ ہیہات این طلب ہم

او دہد۔ و ہرچہ خواہد او کند۔ اِلَیْہِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّہٗ فَاعْبُدْہُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْہِ وَ

مَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

مکتوب ۱۷۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوةِ وَتَبْلِيْغِ التَّحِيَّةِ وَالسَّلَامِ بہ فرزندی اعزی زید توفیقہٗ وقدرہٗ می رساند از پریشانی حال وتشتت بال کہ بسبب ارتکاب سوء است اعمال وانہماک در لذات وشہوات نقد وقت دارد چہ گلہ نماید اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ ؎

آتش بدو دست خویش در خرمن خویش | من خود زدہ ام چہ نالم از دشمن خویش

از شامت این نفس عدو چندان زیر بار غم آمدہ واز غایت وحشت ودہشت چنان زندگانی ومعیشت دنیا تنگ وتیرہ گشتہ وحلاوت دنیا چندان تلخ وزہر آب گردیدہ کہ نزدیک است کہ سینہ بکفد دیوانہ وار بہ کوہ وصحرا رود امّا چہ کند سخت پلے بند گشتہ در زمام اختیار رجعت کرہ حقوق از دست رفتہ ہیہات فردا ازین بیش نہ خواہد رفت نمی دانم بہ کدام عذاب مبتلا خواہد شد ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ اَعِنِّيْ اَعِنِّيْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّيْ اَنْتَ الرَّحِيْمُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۔ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَارْزُقْنِي التَّوْفِيْقَ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَبَاعِدْنِيْ عَنْ سُوْءِ الْاِخْتِلَافِ رَبِّ قَدْ طَالَ الشَّوْقُ اِلَيْكَ وَلَسْتُ لِاَهْلٍ بِمَا هُوَ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ النَّعْمَاءُ وَاِلَيْكَ الرَّغْبَاءُ يَا اَنِيْسَ الْمُتَوَحِّشِيْنَ

دِيَارٍ فَوْقَ الْغَبْرَاءِ وَالْمُسَافِرِيْنَ . اَوْحَشَنِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ وَالنِّسْيُ بِلُوَاكَ وَكَذَالِكَ رَاحَةُ الْقُلُوْبِ وَمُحَبَّتَكَ مُحَاءٌ لِلذُّنُوْبِ ذِكْرُكَ يُوْرِثُ الْاَنْوَارَ وَتُلْقِي الْاَسْرَارَ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ وَبِهٖ تَبْكِي الْعُيُوْنُ ۔ دیگر از کثرتِ اشتیاق بذکرِ احوال و اطوارِ آن فرزندان اعزہ چہ نگارد ہمان مصراع مصداقِ حال است ع

فراموشم نہ ہرگز از دلِ ماست

دیگر بار بہ ادائے شب و روز آرزوے لقاست در دعاے خیر آن فرزندان با کرم و حیاست وَهُوَ السَّمِيْعُ الدُّعَاءِ ۔

مکتوب ۱۸ ۔

بِاِسْمِهِ الْعَظِيْمِ وَبِالصَّلٰوةِ عَلٰى نَبِيِّهِ الْكَرِيْمِ ۔ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ ۔ بہ وُرُوْدِ شفقت نامہ سامی آن مشفق مہربان مکرّم قدردان سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَنَّانُ کہ مشتمل بر تفقدات احوال و محتوی بر اظہار اشتیاق ملاقات این احقر النّاس بود مشرف و مسرور گردید سلامت باشید کہ محبان دُور افتادہ را یادمی فرمودہ آنچہ از راہِ ملال خاطر شریف از استماع قصہ قطاع الطریق از روے مہربانی ارقام فرمودہ بودند بِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بخیر گذشت در جماعۂ فقراء ہیچ مکروہے از کفرہ و فجرہ عائد نہ گشت ۔ و ہر کہ از رفقاے آفاقی از رفاقت تخلف نمود بہ انواع مصائب مبتلا گردید صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ ۔ و فقیر با جماعہ خود بہ خیر و عافیت بہ شاہ جہان آباد رسید ۔ چند ماہ است بنا بر استدعاے دوستان بہ دار الخلافہ

اقامت دارد۔ درین نزدیکی امیدوار است کہ بمشیئتِ الٰہی جل شانہٗ لبرہند رسد ازان اگر مقدر ست دیدۂ دل را بلقاے شریف آن عنصرِ لطیف وسر آمد مشفقان علی التحقیق مسرور و روشن کند۔ الحق بہ ذکرِ مکارمِ اخلاق آن محسن آفاق دل را بآن سو می کشد در آنچہ خیر است اللہ تعالےٰ میسر کند مگر بہ تقریب سفر حجاز یکے ازین دو راہ این متمائے حاصل شود و این عاصی بہ مطلب اعلیٰ برسد و استغفار گناہانِ خود کند و بدعاے خیر الیشان ہم مشغول اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ ہر جا است محب و مخلص و خیر خواہ الیشان است و شکر گذاری مہربانی و احسان آن مکرم در دلیشان فرزندی ابوالاعلیٰ ہر چند تا حال نہ رسیدہ۔ داما در کتاب خود کہ این فقیر نوشتہ بود آن قدر اظہار عنایت و مہربانی الیشان نمودہ کہ در خیز تحریر و احاطہ تقریر نہ گنجد۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ و ہمچنین فرزندان و دوستان دیگر کہ بملازمت شرف رسیدہ اند ہمہ ممنون الطاف و مرہون بہ احسان الیشانند عنایاتِ الٰہی و الطاف خلافت پناہی لنسبت بہ آن خلاصۂ و الا دودمان و خاندان رسالت پناہی مدام در تزاید باد۔ بِالنَّبِیِّ وَاٰلِہٖ الْاَمْجَادِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔ دراز نفسی نمود معذور فرمایند و در دعاے خیر دانند۔ عواقب امور محمود و مشکور باد بِالنُّوْنِ وَالصَّادِ فرزندی کہ خواجہ محمد عمر بالفعل ہمراہ است بہ تبلیغ دعوات و التحیۃ و سلام و نیاز مصدع آنجناب است وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۱۹۔ بہ شیخ حسام الدین صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مکتوب مرغوب برادر عزیز

شیخ حسام الدین زید قدرہٗ وتوفیقہٗ بہ اجرائے شرح حصین رسیدہ سبب مسرتِ قلب حزینِ این مسکین گردید ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از حقایقِ پریشانی احوالِ خود از استیلائے غفلت وخطرات وہجوم وساوس سیئات نوشتہ بودند کم ازان ہست کہ این عاصی دور از کار افتادہ دور از کارِ خود دران امور دور می داند ومضطرِ آن می شناسد واین بیت حسب حالِ خود می داند ؎

کنون شرمم ز کارم شرمسار ہست ... ز من ابلیس را صد بار عار ہست

از وسعتِ مغفرت غفارِ مطلق وکمالِ رحمت مولائے برحق جل شانہٗ دل گرفتارِ سیئات را تسلیہ می دہد وازان راہ امیدوار بیابہم می رساند ع

کہ مستحقِ کرامت گناہگار انند

آرے ظہورِ صفاتِ غفاری وستاری وتوابی را وجودِ گناہگاران درکار است کہ تعطیلِ صفاتِ واجبی از جملہ محالات ہست۔ ازان ہست کہ این عاصی باوجود کثرتِ معاصی امیدوار ہست کمالِ فضل واحسان ہست۔ عجب معاملہ ہست ہر چند این دید نقص و شر بسیار وردِ انوار واسرار از آن برین بندہ شرمندہ بے شمار کہ زبانِ تقریر وقلمِ تحریر از ادائے آن کوتاہ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ آرے خدائے را این کرم شاید واز کریم این قسم احسان ظہور می فرماید در حدیث این ہست کہ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَھَبَ اللّٰہُ بِکُمْ وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰہَ فَیَغْفِرُ لَھُمْ۔ بہر حال آن برادرِ گرامی نیز امیدوارِ رحمت رحیم کریم بودہ

بود اذکار و مراقبات سرگرم باشند و بگریہ و استغفار خصوصاً در اسماء مقید بوند
بلکہ از ذکر بہ مذکور روند و از صورت بحقیقت شوند و از لفظ بمعنیٰ دوند خوش گفت ؎

قومے ز وجود خویش فانی رفتند ز حروف در معانی

آنچہ از انتظار دوستان بہ قبور فقراء ازان در نوشتہ بودند فقیر ہم مشتاق لقاے
ایشان در وقتِ عزم سفر قاصد آن اگر ہمان راہ اتفاق افتاد پیش ازان بدوستان
اطلاع خواہد داد انشاء اللہ المتعال پیشتر عزم سفر در ماہِ رجب مقرر بود الحال بجہت
عوارض این عزم موقوف گشتہ بجہت بعضے دوستان براوقات دیگر قرار بستہ ع

تا درمیان خواستۂ کردگار چیست

زیادہ بجز ترغیب یادِ خدائے تعالےٰ جل وعلیٰ چہ نگارد ؎

ہر کہ جز ذکر خدائے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابِعَةَ الْمُصْطَفٰے عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ
الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی

مکتوب ۲۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ سلام و تحیۂ این احقر
بریہ جناب مخدوم الانام سلمہ اللہ المنان قبول فرمایند و مشتاق دانند مضمون رقیمہ
مشیخت پناہ فضیلت و کمالات دستگاہ شیخ عبد الرحیم اطلاع یافت و از ہمہ از حق
جلّ وعلیٰ شناخت سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِیْلًا ۔ قَالَ الشَّاعِرُ ؎

لَیْتَكَ تَحْلُوْ وَالْحَیٰوةُ مَرِیْرَةٌ وَلَیْتَكَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ

إِنَّمَا الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ. وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ۔ در
ہیہات دلے کہ گرفتار غیر ہست ازو چہ توقع خیر ہست ردے کہ مائل بہ کمتر ہست نفس امارہ
ازاو بہتر ہست۔ مزخرفاتِ دنیا بنظر حق بینان محقر ہست بلکہ از خس کم تر۔ ما یحتاج بشریت
جدا ہست و مقتضائے احتیاج آن ناشی حقیقتِ ایشان ترا ظاہر بینان چہ دریابند
گرفتارانِ دنیا اینہا چہ شناسند۔ حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی مجدد الف ثانی قدس
اللہ سرہٗ جد بزرگوارم در رسالہ مبدأ و معاد نوشتہ اند: الٰہی چیست اینکہ اولیائے
خود را کردی کہ باطنِ ایشان زلالِ خضر ہست ہر کہ قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت
و ظاہر ایشان سم قاتل ہر کہ بہ آن نگریست بموت ابدی گرفتار گشت۔ بظاہر از عوام البشر
اندو بہ باطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند بمعنیٰ بر فلک۔ بظاہر تو نما اند بحقیقت گندم بخش
جلیس ایشان از شقاوت رستہ ہست و انیس شان بسعادت پیوستہ۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا
يَشْقَىٰ جَلِيسُهُمْ وَلَا يُحْرَمُ أَنِيسُهُمْ أُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ. أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْمُفْلِحُونَ. کفار ظاہر بین در حق پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم می گفتند إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا
بَشَرٌ مِثْلُنَا إِلَىٰ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْأَمْثَالِ كَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْأَحَادِيثُ وَالْقُرْآنُ"
مخدوم من ازین کلمات این عاصی نہ خود را می خواہد بلکہ کلیۃً درباب ارباب معرفت و
یقین کسانِ ظاہر بین می خوانند ے

کنون شرمم نکاردم شرمسار ہست | زمن ابلیس را صد بار عار ہست

گناہگار را از فکر گناہان ادنے گریہ و استغفار و تضرع اُخرٰی۔ ہیہات تا عقدہ ابہام
فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔ درپیش ہست خواب و قرار کرا در کیش ہست
اَلنَّاسُ نِيَامٌ وَنَحْنُ فِي الرَّاحَةِ وَالسُّرُورِ دِلا آتش در کمال جوش و خروش و آن

مرعاصیان را طبق دمر پوش سر رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا مخدومی مهربان سلامت منتسبان طریقه نقشبندیه احمدیه را این بشارت که جد بزرگوار در رساله مبدأ و معاد نوشته اند کافی ست و زیاده بر آن همه امراض و علل معنویه را شافی دولت وافی و این بشارت که آن حضرت به آن ملهم و مبشر اند این است غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَيْرِ وَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ. و نوشته اند که چندان به این الهام نواختند که اصلا گنجایش ریب نماند. بعد از آن به انشاء آن مامور ساختند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ. کلیات در رسائل و مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی قدس الله سره جد بزرگوار و والد قبله گاهی نیز خان سعادت عنوان عبد الرحیم خان که از مجازان این طریقه علیه ست و صاحب تقوی و حل موجود اند. اگر بعضے ضروریات از انجا طلبیده اکتساب فرمایند. در مطالعه شریف در آرند بغایت مستحسن می نماید بجهت استجلاب قلوب و حصول مودت مطلوب که اشاره رفته بود اسم اَلْوَدُوْدُ کریمه اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّىْ مناسب می نماید. هر روز اگر صد بار یا کم و بیش میسر آید بجهت این اغراض اصلا اشتغال به اسما ندارند. اما چون هر اسمے از اسماء حسنے را موافق معنی آن تاثیر عظیم ست بنا بر آن این احقر این اسماء را مناسب مطالب دانسته نوشته ست. اِنَّهُ الْمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيْرٍ وَّعَلٰى مَا يَشَاءُ قَدِيْرٌ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ. یک جا نماز بوریا و یک تسبیح که بر آن اسمائے الٰہی بخوانند و نماز بگذارند چون پیش خود داشت بخدمت شریف فرستاده قبول فرمایند بکار برند و به ارسال مراسلات گرامی مسرور دارند. والسلام.

مکتوب ۲۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰہُ تعالےٰ قَدْرَکُمْ وَشَرَحَ صَدْرَکُم۔ بورود صحیفۂ گرامی ونمیقہ سامی آن خان سمو المکان مشفق مہربان سلمہُ المنان مشرف گردید۔ ومضامین خجستہ آئین آن این محب را بوضوح انجامید ازہمان وقت بجان ودل در دعا مقید ہست از فضل او سبحانہٗ اجابت آن را مترصد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ مزاجِ وہاجِ الشان کہ مقتدائے جرگۂ اسلام اند وکافہ مسلمین را مطلوب ہست خصوصًا این فقیر را کہ رابطہ صوری ومعنوی فیمابین ثابت ہست کمال مقصود ومطلوب است اِنَّہٗ الْمُعْطِیْ لِکُلِّ مَسْئُوْلٍ ؎

سلامتِ ہمہ آفاق در سلامت تست　　　　بہیچ عارضۂ شخصِ تو دردمند مباد

ہیہات این درویش دل ریش کہ بہ انواع مصائب گناہانِ خویش مبتلا ہست شفائے خود را از کہ خواہد ودوائے این مرض قلب کہ بہ ماسوائے گرفتار ہست واز اشد امراض از شفاخانہ کرام طبیب طلب نماید واز این دردمیش حکیم دانا تاکہ فکر ازالہ مرض قلبی درین فرصت بیشتر اند از اہم مہمات ہست وعلاج علتِ معنوی درین مہمات قلیل از اعاظم مقاصد مکرم اکرمِ الْاَکْرَمِیْن رحم فرماید وبرین عاصی صرف بجنشاید رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْن۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس　　　　صد قافلہ درکمین بیامرز مپرس

شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم　　　　یا اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

لہذا خود را قابلِ دعا کہ مشروط بکمال صلاح وصفا ہست نمی داند اما از راہِ عجز وبندگی کرامِ خداوندی ازان چارہ نہ دارد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم

مَنْ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضِبْ عَلَیْہِ۔ وَاُحِبُّ الَّتِیْ غَوَاتُ دُعَاءَ الْعَافِیَۃِ مَنْ لَّدَیْہِ۔ امید کہ بہ ارسال نامجات گرامی مشتمل بر چگونگی احوال آسامی محبانِ دُورافتادہ را خبری یافتہ باشند واز آفات آفاتی وانفسی سالم بوند۔ مشیخت پناہ شیخ محمد صالح جوان قابل ہست درخدمتِ المورہ خود بسیار معتقد ومحصل ہست۔ اکثر پیشِ فقیر آمدورفت می نماید وسلامتی ذات بابرکات رامی خواہد۔ عَاقِبَۃُ بِالْعَافِیَۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ۔

مکتوب ۲۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ خان عالی شان برادر مہربان زید قدرہٗ وتوفیقہٗ ازین درویش دل ریش تحیۃ وسلام قبول فرمایند ومشتاق دانند ودعائے خیر بخوانند واوقات بہ اذکار واوراد ومراقبات معمور ومنور دارند۔ دگریہ واستغفار سحر را مغتنم شمارند۔ ودنیا را وسیلۂ آخرت سازند بلکہ از ذکر بہ مذکور روند واز مجاز بہ حقیقت شوند واز لفظ بہ معنی دوند۔ خوش گفتہ ؎

قومے ز وجود خویش فانی	رفتہ ز حروف در معانی

حقیقتِ این لعنایات اللہ سبحانہٗ از محبتِ شیوخِ کامل ومقتدیانِ رہبر بغایت آسان است وہمین محبت انشاءاللہ تعالےٰ سبب دخولِ جنان ہست اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ حدیث نبوی ہست عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّۃُ۔ الحمد للہ کہ این سعادتِ عظمیٰ آن گرامی برادر را بروجہ اتم حاصل ہست۔ امید ہست کہ روز بروز در تضاعف باشد وموجب ترقیات گردد۔ اما عجب کہ ازچہ سبب آن برادر مہربان طریقۂ سلوک خود را کہ بہ اہلِ حقوقِ خود سابق داشتہ اند علی التواتر والتوالی ارسال مراسلات

واظہار لوازم اخلاص ومحبت کہ بجا می آورند چند سال کہ مرعی نمی دارند وتغافل می نمایند درین
مدت ما را از احوال خیر مآل وآزار شما چند اینے اطلاع نہ بود والا چہ معنی داشت کہ حرفے
در پے نمی گرفتم وکسی نمی فرستادم۔ ما را ہم درین اسفار آزارہائے صعب ومصیبتہای سخت
روداد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ کہ تبدیل بعافیت یافت۔ چون مدتے بود کہ بہ تفصیل
از احوال فرحت اشتمال آن برادر خبر نہ داشت۔ بنابرآن برادر دینی حاجی منصور راکہ ہمیشہ
ملازم فقیر ست در خدمت ورفاقت ضعفاء بخدمت شریف تا خود مشاہدہ احوال آن
برادر نمودہ دوستان را مسرور سازد وخبرہائے خود بیارد وحاجی مذکور عیال مند اند
وپریشان احوال ست یقین آن کہ ہیچ وجہ لوازم مہربانی واشفاق واحسان خود را در حق
در حق وے دریغ نہ دارند ونہ خواہند داشت تا در صحبت فقرا بہ خاطر جمعی بگذرانند
وبہ دعائے خیر آن برادر مہربان مشغول باشند۔ امید ست کہ بزودی مشارٌ الیہ را رخصت
نمایند۔ دوستان را مسرور سازد وخبرہائے خوش بیارد۔ دیگر حقائق این حدود بہ تفصیل
از زبانی حاجی عبداللہ مذکور معلوم شریف خواہد شد زیادہ چہ نویسد۔ والسلام۔
نصیحتے کہ بیاران خوش باہی نمودہ می آید آنست کہ ہمگی متوجہ کار آخرت باشند
وغیر او را سبحانہ نشناسند واز عذاب گور وقیامت ترسان ولرزان باشند ہموارہ
بر وظائف طاعات واداے پنج وقت بہ جماعت مقید باشند واوقات گرامی
را بہ ذکر ومراقبہ خصوصاً وقتِ سحر معمور ومنور دارند دران وقت گریہ وتوبہ واستغفار
لازم گیرند۔ حیاتِ دنیا بسیار قلیل ست وعذاب وثواب ابدی متفرع بر آن۔
الحال وقتِ کار ست کہ فردا کار با جبار ست آتش دوزخ در کمال جوش وخروش
ست وآن حرِ عاصیان را طبق وسرپوش۔ چندان بہ ذکر مقید باشند کہ ماسوائے

از دل بالکل رخت بربندد و دل به انوار قدس متحقق گردد۔ دران فانی و مستہلک شود ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

حضرت الیشان ما قدس سرہ اللہ الاقدس نوشتہ اند کہ این حالت قدم اول است درین راہ۔ بعد ازین مدارج قرب شمار۔ چون شمایان را با اہل این دولت و اولیاے کمل محبت تمام ہست بہ مقتضاے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ امید این دولت عام ہست در تحصیل امور صحبت حاجی الحرمین الشریفین برادر عزیز حاجی عبد اللہ را مغتنم دارید کہ از فیوض و برکات و انوار بزرگان سیراب ہست ع

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان۔ والسلام

مکتوب ۲۳۔ بہ بادشاہ دین پناہ نوشتہ ہست۔

قبلہ گاہا عالم پناہا ع گرچہ دورم از بساط قرب ہمت دور نیست بندۂ لطف شمائیم و ثنا خوان شما۔ از فضل او سبحانہٗ امیدوار ہست کہ عن قریب این دوری ضروری بسر آید و دولت عتبہ بوسی بزودی میسر آید۔ ہر چند بحسب صورت دور و مہجور ہست۔ اما خلاصہ اوقات بہ دعاے سلامتی آن حضرت و فتح و نصرت مصروف و اجابت آن را از درگاہ مجیب الدعوات بہ وثوق مامول ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول آنکہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

جَآءَ فِی الْاَخْبَارِ نَقْلاً عَنِ الْجَبَّارِ اَلَا طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَ اَنَا اِلَیْھِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا شوق و محبت ہست و ذوق بہ اعتبار متعلق ہست اِنْ خَیْرًا فَخَیْرٌ وَّاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ۔ لِلْمَوْلَوِی الْمَعْنَوِی ؎

ای برادر تو ہمین اندیشۂ مابقی تو استخوان و ریشۂ

گر گل است اندیشۂ تو گلشنی | در بود خارے ہمہ تو گلخنی

چون این عشق محبت بکمال رسد عاشق بے چارہ رو بصحرائے عدم نہد و معشوق خود بخود جلوہ کند ۔ ع این کار دولت است کنون تا کرا دہند ۔

معشوق چون چہرہ بر فروزد عاشق چہ کند اگر نہ سوزد ؎

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت | ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت

ہیہات اے گناہگار ترا با این گفتگو چہ کار، ترا فکر گناہان خود در کار گریۂ سحر از ہمہ بہتر توبہ و استغفار آن وقت اولے تر ؎

اَلْعَاصِیُ اَوْلٰی بِحُرْقَتِہٖ | وَالصُّوْفِیْ اَحْرٰی بِحُرْقَتِہٖ

ہیہات ہیہات ؎

ہمہ صبح وصل جویان من و شام نا امیدی | کہ سیاہ بخت ہجرم شب من سحر نہ دارد

کجا زین درد بنالد سر خود بخاک مالد | مئے وصل مست تا او آگہی ز سر نہ دارد

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖ اَحَدًا ۔ شخصی چند کلمہ از عشق و محبت و فراق بر خود خواند و بگوش این ہجور رساند آتش فراق محمدی بدل دوتا غم زدہ مرا از خود برد و بگریہ آورد ۔ این بیت بگفت دست از ہمہ شست ؎

محمد عربی کابروی ہر دو سرا است | کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

وَاشَوْقَاۃً اِلٰی لِقَآئِہٖ وَیَا اَسَفًا اِلٰی دِیَارِ اَقْرِبَہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَالسَّلَامُ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِہٖ وَاحْشُرْنَا مَعَہٗ لِجَارَتِہٖ فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔

مکتوب ۲۴۴ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ احقر فقرا پس از ادائے

تحیّتہ وسلام معروض جناب علیہّ می دارد کہ این عاصی روز دو شنبہ با متعلقان بخیر و عافیت داخل شہر گردید۔ افسوس بہ مطلبے کہ رفتہ بود نرسید۔ ہمان بیت مصداقِ حال ہست ؎

بہ طوافِ کعبہ رفتم بہ حرم رہم نہ دادند	کہ برونِ در چہ کردی کہ درون در در آئی

راہ ہاے دریا تا حالِ مسدود ہست۔ بنا بر آن بادشاہ دین پناہ از رفتن آن طرف در مجلس رخصت منع فرمودہ اند۔ الحال بہ جہت کارِ خیر عاجزہ بہ این حدود آمدہ تا انقضاے برسات ظاہراً اقامت درین شہر شود۔ بعد ازان بسوِ ہند رفتہ انشاء اللہ تعالےٰ ازین امر فارغ گشتہ تا قصد راہِ خشکی نماید تا ہمین راہ مراجعت کند۔ آنچہ خیر ہست حق تعالےٰ نصیب گرداند۔ ہیہات عمر بہ آخر رسید۔ پیامِ گور و قیامت از پیش دوید۔ سفر بعید شدید و زاد و راحلہ ہیچ در ہیچ۔ مگر فضل او سبحانہٗ دستگیری نماید و گناہگاران را بدرجہ سابقان رساند ؎

تو دستگیر شو اے خضرِ پے خجستہ کہ من	پیادہ می روم و ہمرہان سوارانند

بزرگے می فرماید ؎

دارم دلکے غمین بیامرز ہمپرس	صد قافلہ در کمین بیامرز ہمپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز ہمپرس

از راہِ اخلاص دعاگوے کہ بہ جناب علیہ دارد چہ معروض دارد حق تعالےٰ آن را بہتر می داند۔ چون آن صاحبۂ مہربان را بہ دوستانِ او سبحانہٗ کہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی اند اخلاص و اعتقاد راسخ ہست بہ مقتضاے حدیث نبوی اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید است کہ یک دولت خاصۂ شان بودہ اند و روزِ محشر در زمرۂ شان محشور شوند۔ اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ۔

بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ۔ درین چند سال بادشاہ دین پناہ عنایات بے غایات کہ تفصیل آن طولے دارد می فرماید۔ واصلا بر جدائی راضی نہ بودہ اند۔ بعض جا کہ فقیر توقف می نمود دستخط خاص نوشتہ وسواری وباربرداری فرستادہ می طلبیدند۔ الحال چون ضرور شد بہزار حیلہ مرخص گردیدے

عمر بگذشت در پریشانی | بنگری تا چہ بازے ہائی

زیادہ چہ دراز نفسی نماید ع

سایہ ات کم مباد از سر ما

وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب ۲۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ لِوَلِيِّهٖ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ۔ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَكُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَكُمْ وَشَرَحَ صَدْرَكُمْ بِحُرْمَةِ نَبِيِّنَا وَنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نُوْرٌ يَّقْذِفُهُ اللّٰهُ فِيْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ فَيَنْشَرِحُ لَهٗ وَيَنْفَسِحُ وَاِلَيْهِ الْاِشَارَةُ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ فَقَالُوْا هَلْ لِذٰلِكَ اَمَارَةٌ يُّعْرَفُ بِهَا فَقَالَ نَعَمْ اَلْاِنَابَةُ اِلٰى دَارِ الْخُلُوْدِ وَالتَّجَافِيْ عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ وَالْاِسْتِعْدَادُ لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِهٖ۔ بکرم اللہ سبحانہ این نور در قلب مومن بہ حدے متسع ومنفسح می گردد وہنوز هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ می گوید۔ كَيْفَ وَقَدْ جَاءَ فِي الْخَبَرِ بِطَرِيْقِ الْحِكَايَةِ عَنِ الرَّبِّ لَا يَسَعُنِيْ فِيْ اَرْضِيْ وَلَا سَمَائِيْ

وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ۔ وَھٰذَا اَمْرٌ ذَوْقِیٌّ لَایُعَبَّرُ بِعِبَارَۃٍ وَلَایُشَارُ بِاِشَارَۃٍ۔ ع

هَنِیْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِیْمِ نَعِیْمُھَا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ۔ ہیہات عمر بہ آخر رسید پیامِ گور وقیامت از پیش دو دید غیر از معاصی و بطالت در خود ہیچ نہ دید ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ　　　　فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

آتشِ دوزخ در کمالِ جوش و خروش و آن مر عاصیان را طبق و سرپوش اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ در حدیث صحیح است شخصے پیشِ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آمد۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بخواندنِ این دعا امر فرمودند وے آن را بخواند و باز اعادہ کرد باز فرمودند۔ بہ تحقیق بخشید خدا ترا۔ مدتے ہست خبرے ازان مشفق و مکرم ندارد ع

ہر کجا ہست خدایا بہ سلامت دارش

مخدوما وقتِ رسیدن بہ اورنگ آباد حین مراجعت گفتگوے مخالفان بر کلامِ قطبِ ربانی محبوبِ سبحانی حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سبحانہ سرہ الاقدس خصوصاً بہ صرفِ توسط بسیار ممنوع گردید۔ فقیر ہمان زمان عجالۃ الوقت در یک دو ساعت رسالہ در تحقیق این امر با اجوبہ شبہات اہلِ دہر تسوید نمود و آن جماعۃ را بہ جہت تحقیق این اعلام کرد ہیچ کدام از ایشان جرأت نہ نمودہ حاضر نہ شدند۔ بہ خاطر فاتر رسید کہ آن را بطریق تحفہ بہ آن مہربان کہ مؤید طریقہ حضرت ایشان بفرستد بنابران آن را بدستِ صلاح

و توفیق آثار حاجی ولی محمد کہ عزیز الوجود و از مدتے رفیق این فقیر ہست، در سفر حرمین الشریفین ہم رفیق بودے والحال بتازگی سر بہ این سعادت بہ اہل و عیال مشرف گردیدہ درین آوان مراجعت نمودہ فرستادہ امید کہ بہ مطالعہ شریف در آید، و قبول اہل دل باید۔ مخدوما حاجی مذکور مدیون و کثیر العیال ہست و از راہ عدم وجہ معیشت فرزندانش بادے در قیل و قال۔ لہٰذا مشارٌ الیہ را بہ خدمت شریف فرستادہ تا بدستگیری ایشان بقیہ عمر بے مزاحمت بہ جمعیت بیاد خدا جل و علیٰ بسر برد و بہ دعاے سلامتی ذات بابرکات معتقد بود مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرِيمِ انْفَتَحَ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

مکتوب ۲۶ - بہ بی بی جیو صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ احقر بریہ از اداے سلام و نیاز و تحیہ معروض بہ جناب علیہ می دارد۔ مدتے ہست کہ خبر خدمہ علیہ نہ دارد۔ اللہ تعالیٰ ذات بابرکات را با کمال عز و جاہ حسب خواہش دعا گویان و فقرا دیرگاہ سلامت داراد۔

این دعا از من و از خلق جہان آمین باد

صاحبہ مہربان سلامت۔ عمر بہ آخر رسید پیامہاے گور و قیامت از پیش دوید و عذاب خدا شدید و در خود سبب نجات غیر از فضل او سبحانہ ہیچ نہ دید وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ یعنی ہر آئینہ بہ بیند و فکر کند ہر کس کہ براے فردا چہ پیش فرستادہ براے روز قیامت چہ آمادہ ساختہ بترسید از خدا۔ بدرستی اللہ تعالیٰ داناست آنچہ شما می کنید۔ و فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مر اصحاب را کہ آیا خبر بدہم شما را از غرفہا و کوشکہا از اقسام جواہر بہ این مشابہ اند کہ دیدہ می شود و نمودار

می گردد۔ ظاہر آنہا از باطن آنہا۔ یعنی صفائی آنہا بمرتبہ ہست کہ از بیرون آنہا درون آنہا نمودار ہست۔ وہمچنین از درون آنہا بیرون آنہا۔ دران غرفہا الذات وشرف وبزرگی چیزے است کہ ہیچ چشم نہ دیدہ است و ہیچ گوش نہ شنیدہ۔ اصحاب گفتند یا رسول اللہ مر کرا است این غرفہا وکوشکہا۔ فرمود کسی را بسیار سلام گوید واطعام کند وہمیشہ روزہ دارد ونماز بخواند در شب وقتے کہ مردم در خواب آیند۔ اصحاب گفتند یا رسول اللہ آن ہمہ چیزہا را کہ طاقت دارد۔ فرمود امت من این طاقت دارد۔ وشمارا خبر دہم ازین کسے کہ پیش آید برادر خود را یعنی مومن را، پس سلام کرد براد وکسے کہ خوراند طعام را با اہل وعیال خود با آنکہ سیر کند آنہارا وکسے کہ روزہ داشت رمضان را واز ہر ماہ سہ روز۔ پس تحقیق ہمیشہ داشت روزہا را وکسے کہ خواند نماز عشا را ونماز فجر را در جماعت۔ پس تحقیق نماز گزارد بشب ومردم در خواب رود کہ یہود ونصاریٰ ومجوس باشند یعنی کافران۔ وفرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ قضا کند حاجت برادر خود را یعنی مومن را، باشم ایستادہ نزد میزان او پس اگر راجح وغالب شد میزان او پس بہتر والا من شفاعت او می کنم۔ ونیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل می شوند اہل بہشت در بہشت۔ واہل دوزخ در دوزخ، موت در میان بہشت ودوزخ آوردہ ذبح کردہ شود۔ پس مؤذنے ندا کند اے اہل بہشت موت نیست واے اہل دوزخ موت نیست۔ ہر کدام ہمیشہ ہست در آنچہ او ہست ؎

پس کنم خود زیرکان را این بس ست ۔۔۔ بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

از عنایات الٰہی جل شانہ کہ شامل حال این عاصی ہست چہ عرض نماید واز ان انوار و اسرار چہ در بیان آرد۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

انشاء اللہ تعالیٰ عریضہ مفصل تر بخدمت گرامی ارسال خواہد داشت. صاحبہ مہربان قدردان سلامت. حامل عریضہ محمد صادق بزرگ زادہ از مخصوصانِ این فقیر است معاملہ کہ خدائی در پیش دارد. چون ہیچ نہ دارد بوسیلۂ این عریضہ بہ آن سدہ سنیہ رسیدہ امید کہ از غایت کرم از خیراتِ عامّہ بہرہ ور گردد. و ازین معاملہ بہ جمع خاطر فارغ شود ع

سایہ ات گم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۲۷۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی. احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب عالیہ می دارد کہ این خیرخواہ در حین مظانِ اجابتِ دعا ہموارہ بہ دعائے سلامتی ذاتِ بابرکات و ترقی درجات و دخولِ جنان بے عذاب و بے حساب مشغول می باشد و از فضلِ او سبحانہٗ امیدِ قبولِ آن دارد ؎

آنکہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را ۔۔۔ می تواند کہ دہد اشکِ مرا حسنِ قبول

دیگر چہ گوید کہ مگر آن کہ حدیث چند از احادیث سرورِ کائنات عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ نویسد. پُرسیدہ شد پیغمبر خدائے را صلی اللہ علیہ وسلم ازین آیہ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ. یعنی منزلہائے طیبؒ پاک در جنات عدن. یعنی آن مساکن چہ قسم و چہ طور اند۔ فرمود قصرے است از یک دانہ مروارید در آن قصر ہفتاد سرا است از یاقوت سرخ و در ہر سرائے ہفتاد خانہ است از زمرد سبز و در ہر خانہ تختے و بر ہر تختے ہفتاد فراش از ہر رنگ و در ہر خانہ ہفتاد مائدہ و سفرہ و بہر مائدہ ہفتاد الوانِ طعام کَذَا وَكَذَا. اَرْزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْهَا. و نیز مروی است از عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ گفت آمد جبرئیلؑ

پیش پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمود اے جبرئیل چہ چیز است مرا کہ می بینم ترا پریشان گفت جبرئیلؑ نہ آمدہ ام پیش تو تا آنکہ امر کرد حق تعالےٰ بکلید ہاے دوزخ۔ یعنی بہ دیدن دوزخ۔ پس فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم یا جبرئیلؑ صفتِ دوزخ بمن بگو۔ پس گفت جبرئیلؑ کہ بدرستی اللہ تعالےٰ امر کرد بہ دوزخ پس افروختہ شد آتش بر آن ہزار سال تا آنکہ سُرخ گشت۔ باز افروختہ شد بر آن ہزار سال تا آنکہ سفید شد باز افروختہ شد آتش بر آن تا آنکہ سیاہ شد۔ پس آن دوزخ سیاہ است پر ظلمت و تاریکی کہ روشن نمی شود شرارہاے آن۔ و فرو نمی نشیند لہبِ سوزندگی آن۔ گفت جبرئیل سوگند بہ کسے کہ ترا براستی فرستادہ است۔ اگر بدرستی مقدار سوراخ سوزنے کشادہ شود از دوزخ ہر آئینہ بمیرد ہر کہ در زمین است ہمہ از گرمیِ آن۔ و اگر بدرستی دریا ئے از دریا ہاے دوزخ ظاہر شود بہ سوے اہلِ دنیا۔ پس نظر کنند اینہا بہ سوے او ہر آئینہ بمیرد ہر کہ در زمین است ہمہ از زشتیِ روے او و از گندگی بوے او۔ و اگر بدرستی یک حلقہ از حلقہ ہاے زنجیر اہلِ دوزخ نہادہ شود بر کوہہاے دُنیا۔ ہر آئینہ فرد رود تا آنکہ برسد بہ زمین پایان۔ اَعَاذَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔ ہیہات باوجود این امور چگونہ است فرح و سرور این ہمہ غفلت و غرور۔ باید کہ آدمی ہمیشہ در تفکر و تدبیر این امور بکند و بتضرع و استغفار و زاری بسر برد امید کہ بحرِ رحمت بجوش آید بر بندہ بہ بخشاید۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز و مپرس	صد قافلہ در کمین بیامرز و مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس
بس کنم خود زیرکان را این بس است	بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

صاحبۂ مہربان قدردان سلامت بہ سبب اداے حق بعضے اہلِ حقوق و صلہ رحمی از

ارحام قریب مصدّع خدمت علیّہ می گردد کہ عصمت پناہ فضل النسا، دختر برادر این فقیر عارف باللہ شیخ محمد عبید اللہ قدس اللہ سرہٗ العزیز کہ بہ کمالِ صلاح و تقوی و عزت و شکستگی آراستہ است از آنجا کہ کثیر العیال ست و دخلش بسیار کم قرار خیلے مدیون و پریشان حال امیدوار فضل و کرم آن عالی جناب است۔ پسر کلانِ خود محمد صبغۃ اللہ کہ بہ فضیلت و صلاح آراستہ است بہ آن جنابِ علیّہ فرستادہ است تا از راہِ کرم و فضل آن درگاہ ادائے دینِ خود نماید و از قرض خواہان بری الذمہ گردد۔ ہرچہ بخاطر مبارک آید عین صواب است۔ بخدمتِ علیّہ پے در پے تصدیعات می دہد امید است کہ آن سبب کمالِ نجاتِ آخرت و مزید رحمت شود ع

سایہ ات کم مبادا از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب ۳۸ ۔ بہ بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریّہ پس از سلام و نیاز و تحیّہ بہ جنابِ علیّہ می رساند بہ ورود عنایت نامۂ نامی کہ از روئے کمالِ مہربانی بنام زدِ این عاصی ساختہ بودند مشرف و مکرم گردید آنچہ از غلبۂ وبا و طاعون ایما فرمودہ بودند معلوم گردید۔ این فقیر پیشتر ہم این اخبار شنیدہ بود و ہموارہ در اوقاتِ اجابتِ دعا بہ دعائے سلامتی ذاتِ بابرکات مشغول بودہ و ہست از کرمِ او سبحانہٗ امید ست کہ قبول فرماید و دیگر آن صاحبۂ مہربان را بکمال خیر و خوبی دارادع

این دعا از من و از خلق جہان آمین باد

مبلغ چہار صد روپیہ کہ بہ این فقیر مرحمت شدہ بود رسید و بہ موجب تفصیل قسمت نمود اللہ تعالٰے

قبول فرماید و بفزاید۔ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کم نمی کند صدقہ مال را۔ و تواضع
کم نمی کند ہیچ یکے برای خدا مگر آنکہ بلندی می کند اللہ تعالےٰ او را و نیز فرمود رسول خدا صلی
اللہ علیہ کسے کہ داد چیزے از مالے از مالہاے خود در راہ خدا طلبیدہ می شود او را از
درہاے بہشت۔ و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ تسبیح گوید یعنی سُبْحَانَ
اللّٰہ یک بار وَالْحَمْدُ لِلّٰہ گوید یک بار وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ گوید یک بار وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
گوید یک بار نشاندہ می شود او را درختے در بہشت کہ تنۂ آن از یاقوت سُرخ است
کہ مکلل بہ مروارید ہست و میوۂ آن شیرین تر از شہد ہست و نرم تر از مسکہ۔ و نیز فرمود رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ بدرستی در بہشت ستونہا ہست از یاقوت و بر آن ستونہا غرفہا ست
از زمرد و مر آن را درہا ہست کشادہ کہ می درخشد مثل درخشیدن ستارۂ درخشان۔ اصحابؓ
گفتند یا رَسُوْلَ اللّٰہ دران غرفہا کہ ساکن خواہد بود۔ فرمود کسانے کہ براے خدا محبت
دارند و براے خدا می نشینند و براے خدا ملاقات می کنند۔ و نیز فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اے گروہ زنان صدقہ و خیرات کنید۔ پس بدرستی کہ نمودہ شدم شما یان را کہ اکثر اہل دوزخ
اند۔ پس گفت زنے از زنہا چہ خبر ہست ما را کہ اکثر ما یان در دوزخ اند۔ فرمود بسیار
می گوئید شما لعنت و دشنام را و کفران نعمت شوہر می کنید۔ چون قاصد سر راہ بود و این
فقیر نیز فی الجملہ بہمین قدر اکتفا نمود یالجملہ۔ پس بہ بینید کہ فردا چہ آمادہ کردہ ہست درین سفر
بعید شدید را کہ در پیش ہست چہ زاد راحلہ مہیا ساختہ ہمین بیت حسب حال ہست ؎

مفلسانیم آمدہ در کوے تو — شَیْئًا لِلّٰہ از جمالِ روے تو

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ آخر وقت اصحاب خود را وصیت کرد کہ پیش جنازہ
من ہمین بیت خواہید خواند۔ آرے ہر چند عجز و شکستگی بیش عنایت خداوندی جل و علا

شانہ بیش از بیش است۔ چون این عجز و شکستگی بکمال رسد مظہر انوار و اسرار قدس گردد ع
این کار دولت است کنون تا کرا رسد

صاحبۂ قدر دان سلامت آنچہ بہ ہمشیرہا و دیگر برادران عنایت شدہ بود بروقت رسید و بسبب ازدیادِ دعا گردید۔ اما ہمشیرہ عزیزہ عاقلہ بالو کہ کثیر العیال است و بالفعل کارِ خیر عاجزہ خود درمیان دارد و اکثر بیماری می باشد گاہے از خوانِ الوانِ احسانِ الیشان چیزے نیافتہ و ہم چنین فرزندی شیخ محمد ہادی برادر کلان فرزندی محمد پارسا کثیر العیال است بکمال حق طلبی و تقویٰ و امر صلاح موصوف امید است کہ ہرچہ از وجودِ خیرات بایں طرف عائد گردد موافق قسمت بہ ہمہ برسد چون ضرور بود این ہمہ جرأت نمود ع
سایۂ ات کم مباد از سر ما
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ۲۹ - بہ بی بی جیو نوشتہ است

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۂ معروض جناب علیہ می دارد کہ بہ ورودِ عنایت نامہ سامی معزز و مکرم و مشرف گردید شش ستارِ شامیانہ کہ از راہِ کرم و فضل بہ جہت سایۂ مسلمین و مصلین عباد خصوصاً روزہائے جمعہ و اعیاد درعین وقتِ احتیاج رسید امید است کہ این عمل صالح دائم موجب دفع ضرورِ قیامت بود و کمال حرارت آن روز کہ بہ سبب غایت قرب آفتاب خواہد بود و مردمان عرق عرق خواہند گردید۔ فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی کہ نزدیک می شود آفتاب روز قیامت و می رسد بہ مقدار یک گروہ و زیادہ گروہ می شود و در حرارت آن چنان و چنین۔ و عرق می کنند مردم دران

به اندازهٔ گناهانِ خود. پس بعضے مردم را می رسد تا شتالنگ و بعضے را تا ساقِ او و
و بعضے را تا لبِ دهان درمی گیرد. و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی عرق
می گیرد آدمی را در محلِ حساب تا آن که می گوید آدمی اے پروردگارِ من از فرستادنِ تو
مرا بسوے دوزخ آسان تر ہست بر من از چیزے که می یابم الحال او می داند آنچه
دران ہست از شدتِ عذاب. و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم که آفتاب بالاے
سرہاے مردم خواہد بود روزِ قیامت و اعمالِ نیکِ ایشان سایهٔ خواہد کرد آنها را
ازان. و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اول کسے که وارد می شود در ظلِ خدا ہر آئینه
شخصے ہست که شفقت کرد فقیر را تا صدقه داد به او. و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کسے که سایه کند بر غازی را سایه کند اللہ تعالےٰ او را روزِ قیامت. پس سایه کردن
مسلمانے را که در عبادتِ خدا اند برین حکم دارد. و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کسانے که براے خدا محبت دارند روزِ قیامت در زیرِ سایهٔ عرش خواہند بود و ہم چنین
کسے که براے خدا گرسنه را بخوراند. و نیز فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے که قضا بکند
حاجتِ برادرِ مؤمنِ خود را یعنی مسلمانے را می باشم من ایستاده نزدِ میزانِ او یعنی وقتِ
حساب پس اگر راجح و غالب شد میزانِ او یعنی حسناتِ او بر سیئات بہتر و بالا من شفاعت
خواہم کرد. حدیث در فضلِ ذکرِ خفی فرمود پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم که بتحقیق فضلِ
ذکرِ خفی که نمی شنوند آن را کراماً الکاتبین، یعنی بر ذکرے که می شنوند آن را ہفتاد چندان
وقتے که می شود روزِ قیامت و جمع می کند اللہ تعالےٰ جمله خلائق را براے حساب ایشان
و می آرند حفظه یعنی کراماً الکاتبین به آنچه یاد کرده اند و نوشته اند از اعمالِ آنها می فرماید
حق تعالےٰ ایشان را به بینید آیا چیزے باقی مانده است مر این بنده را علے پس می گویند

آن ملائکہ کہ نہ گذاشتیم ہیچ چیز را از ان چہ داشتیم وحفظہ کردیم مگر آن کہ اورا احضار کردیم و نوشتیم۔ پس می فرماید حق تعالیٰ آن بندہ را بدرستی مر ترا نزد من حسنہ آن ہست کہ نمی دانی آن را و من جزا می دہم ترا بآن و آن ذکر خفی ہست۔ پس ذکر خفی کہ آن را حفظہ نمی شنوند ذکر قلب ہست کہ آن مورثِ معرفتِ حق ہست و ممرّ اطمینانِ نفس کہ بہ آن مصداق این آیہ کریمہ می گردد یَاۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ۔ یعنی اے نفس مطمئنہ برگرد و رجوع بکن بہ سوے پروردگار خود در حالیکہ تو از و راضی و او از تو راضی باشد در آئی۔ در اعداد بندگان خاص من در آئی در بہشت۔ پس مداومت بر ذکر قلبی کہ منتج این نعمت است ضروری آمد پس بہ آن مداومت باید نمود تا ذکر ملکہ دل شود۔ و اصلا زوال نہ پذیرد و بہ حدے کہ نسیان ماسوا از دل شود و دل مستغرق نور الٰہی گردد۔ و بغیر او اصلا نگردد۔

این کار دولت ہست کنون تا کرا رسد

بعد این مراتب بسیار و معارف بے شمار وَاللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ چون آن صاحبہ را بہ اہل این دولت کمال محبت ہست بہ مقتضائے حدیث اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی آدمی با کسے ہست کہ محبت او بہ آن ہست۔ و از ین دولت نصیب کامل ہست اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی در آخرت این نور جلوہ فرماید و راہ بہشت کشاید ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس ہست	بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

آنچہ از راہ کرم بہ محمد صادق مبلغ پنجاہ روپیہ مرحمت شدہ بود چون بروقت احتیاج او رسید امید کہ ذخیرہ آخرت شود و نعم البدل میسر گردد۔ و آنچہ در عنایت نامہ مرقوم بود

که برائے خرچ فقرا عطا کرده اند ـ بیش ازین مبلغ دو صد روپیه فرستاده شده رسیده باشد صاحبهٔ مهربان سلامت فقیر این حرف را اصلا ننوشته دیگر سفارش محمد صادق و طلب شما یا نه التماس نه کرده ـ آن صاحبهٔ مکرمه خود خبر فقرا می گیرند و محتاج به اظهار نیستند. الله تعالیٰ دیر گاه ذاتِ بابرکات را با کمالِ خیر و خوبی سلامت داراد ـ

سایه ات کم مباد از سر ما — وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

مکتوب ۳۰

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى . احقر بریه پس از ادائے سلام و نیاز و تحیه معروض به جنابِ علیه می دارد که از حسن و جمال و کمال ماه مبارک رمضان چه عرض نماید که باین خوبی و بزرگی هیچ رمضان این فقیر را یاد نمی آید هر شبے از ان گویا شب قدر بهست و انوار و اسرار فیوض و برکات مثل ابر نیسان می بارید و نزول ملائکهٔ رحمت و فَتْحُ اَبْوَابِ السَّمَآءِ وَالْجَنَّةِ عَلَى التَّوَاتُرِ وَالتَّوَالِیْ مشاهده می کردند زمین و آسمان پُر انوار بود و مملو از خیرات و برکات ـ این عاصی با وجود این همه معاصی هر شب چندان چندان مستغرق این انوار و اسرار و مشاهدات و تجلیات بے شمار با عنایات والطاف بے قیاس محض فضل و کرم ایزد وهاب می گشت . و آن قدر سرورِ کائنات و بعضے اکابر دیگر انبیاء و ملائکه عظام می فهمند که از حیطهٔ بیان خارج بهست و از حصر و عدد بیرون ع

که مستحق کرامت گناهگارانند

الحمد لله دران اوقاتِ مرجوه همیشه به دعاے ترقیِ درجات و مزید بقائے حیات آن صاحبهٔ مهربان مشغول بوده و می باشد حق تعالے به کرم خود قبول فرماید ـ فرموده

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ روزہ داشتن یک روز از رمضان در سکوت و خاموشی بنا کند اللہ تعالے او را خانہ در بہشت از یاقوت سرخ یا زمرد سبز۔ فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدرستی در بہشت درختے است کہ می برآید بالاے آن و درخت حلّہا و از پایان آن اسپان ابلق کہ زینہا از طلا باشد و لگامہاے آن از مروارید و یاقوت و آنہا را بال و پر باشند یک لگام آنہا برابر رسیدن نظر است و سرگین و بول نہ خواہند کرد۔ پس سوار می شوند بر آنہا اولیاے خدا۔ پس پرند اینہا ہر جا کہ خواہند پس خواہد کسے کہ پرسد بگوید اے پروردگار ما تحقیق اینہا از ان کیستند۔ پس گفتہ می شود کہ اینہا از ان کسانے کہ انفاق و خیرات می کردند و شما بخیلی می کردید و بودند اینہا کہ قتال می کردند یعنی با کفار در راہ خدا جل و علی و شما بزدلی و نامردی می کردید۔ و نیز فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ شکایت کرد آتش دوزخ بہ سوے پروردگار خود۔ پس گفت اے پروردگار بعض اجزاے من بعض دیگر را خورد۔ پس اذن دادہ شد مر آن را بہ دو نفس۔ یک نفس در شتا و یک نفس در تابستان۔ پس سخت تر آنچہ می یابید از حرارت در دنیا از حرارت آن نفس دوزخ است و سخت تر آنچہ می یابید در سرما یعنی در دنیا از زمہریر آن نفس است۔ ہیہات بر آدمی چہ بلا ہست و برین گوشت و پوست چہ عذابہا ہمہ آن آتش سوزان این آدمی و سنگ است و آتش فروزان آن آدمی کہ در ہواے نفس و شیطان بند ہست فکر دفع باید نمود تا از عذاب ابد خلاص شود و نفس سرکش را تمام و کمال منقاد و مطیع امر الٰہی باید نمود تا از عذاب جہنم آزاد شود و داخل جناب نعیم و رضاے حضرت کریم گردد یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ہ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ہ

گوئی توفیق و سعادت درمیان افگندہ اند — کس بمیدان در نمی آید سواران راچہ شد
بس کنم خود زیرکان را این بس است — بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

صاحبہ مہربان سلامت، وظیفہ مرزا عبداللہ تا حال نہ رسیدہ و ہمچنین وظیفہ شفیع اللہ سرہندی نیز لہٰذا آن جماعہ بسیار پریشان اند و بکمال عسرت می گذرانند امیدوار فضل و کرم آن صاحبہ مہربان اند ؎

سایہ ات کم مباد از سر ما — وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

فرزندان با والدۂ خود تسلیمات معروض می دارند امید وار قبول اند۔

مکتوب ۱۳۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ گرامی و نمیقۂ سامی آن مخدومی و مخدوم الانام مشرف ساخت و مضامین خجستہ آئین آن را شناخت و احوالِ مرقومہ آن را دریافت۔ مخدوما درین مقام مجالِ سخن بسیار است کہ بالفعل وقت تقاضائے تفصیل آن نہ دارد مجمل آن کہ بندہ شدن منحصر در کمال عبودیت و بندگی است کہ مقصدِ انبیاء و اولیا ہمان است۔ ہر چند دران راسخ تر دران بارگاہ مقبول و محبوب تر۔ اصل عبودیت عبارت از کمال تذلل و تخشع است بحسب ظاہر و باطن چنان بہ مولائے خود تواضع نماید کہ از خود نامے و نشان نہ گذارد۔ و فانی و مستہلک گردد۔ درین مقام ہم بہ اعتبار تفاوت اقدام مراتب بے شمار است و منازل بسیار تا کرا بہ حقیقت این فنا و بندگی مشرف سازد و بہ کمالِ این معنی رسانند۔ و ہر چند درین حال راسخ و کامل بود ہمتش مقصور بر کسب مراضی مولائے حقیقی شود۔ و نفسش بنہایت انقیاد و اطمینان مشرف گشتہ مورد خطاب یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ

الیٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً. فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي. گردد۔ مع ذالک از راه کمال عجز وانکسار وتواضع خود را بدترین خلائق یابد ومورد این بیت ؎

کنون شرمم زکارم شرمسار ست　　　زمن ابلیس را صد بار عار ست

خود را شناسد۔ چون این دید بسرحد رسد منظر چندان انوار واسرار والطاف و عنایات محبت ومحبوبیت وخلت که شمه ازان بیان را نتواند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ وظاہر این عارف بمشابہ منقاد احکام مولامی گردد که اگر بالفرض ذلتے ازو واقع شود خود را در قعر جہنم می یابد وچندان ندامت واستغفار بر آن می افزاید که مثمر ترقیات بے شماری گردد۔ ودر حکم آیۂ کریمہ اُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ می درآید۔ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ وَلَا يَحْرُمُ اَنِيسُهُمْ كَمَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ۔ درین وقت رو بخلق بہ جہت دعوت مشرف می شود وظاہرش بعوام در امور عادی ملحق می گردد اسباب توکل مطلقاً از دست نمی دہد۔ نہ آنکہ بالکل منہمک در اسباب شود بحدے کہ در رنگ عوام مرتکب ہمہ آن گردد۔ بالجملہ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا۔ وآن کہ مدعی فناے باطن ودر انقیاد احکام مولا متہاون وناقص ست ہر چند تہاون او بیشتر، نقصان بیشتر الحمد للہ کہ این حال فنا کہ عبارت از مقام عبودیت ست بر آن مخدوم از مدتی کشودہ است۔ امید ست کہ یَوْمًا فَیَوْمًا ازین متضاعف بود وآثار بقا وانوار واسرار خلت ومحبوبیت واجب الاستتار ست کہ در شرح وبیان نہ گنجد خصوصاً درین ماہ مبارک رمضان قبل آن بہ مدت قلیل چندان این اسرار کشودہ وآن قدر زیر بار جود کردند کہ گاہے خود را تاب تحمل آن نہ دید ومعامل قریب بہ دک ودفک می رسید وَمَا ذٰلِكَ

عَلَی اللہِ بِعَزِیْزٍ ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

بلے ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند

و بہ سبب ظہور این انوار و برکات، و تجلیات، و مشاہدات گاہے بہ خاطر می گذشت

کہ اگر زنّارداران درین وقت حاضر باشند زنّارہائے خود را پارہ سازند و اِنِّیْ وَجَّھْتُ

وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ گویان

در زمرۂ محمدیان در آیند ؎

ہر کہ را روے بہ بہبود نہ داشت دیدنِ روئے نبیؐ سود نہ داشت

اطالت بسیار نمود معذور خواہند فرمود ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِّذِیْ عُقُمٍ

چون فضیلت مآب تقویٰ دثار ملا محمد کہ از سکنۂ آن دیار است و ہمچو اسم خود بحسب ظاہر

و باطن محمود و محبوب اولاً بہ رفاقت شیخ محمد یوسف گردیدی مرحومی بہ شرف صحبت و

انابت حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطاب مشرف شدہ بود و از ہمان وقت بہ این فقیر

کثیر التقصیر نشست و خاست دارد چند بار بہ جہت زیارت مزارات پُر انوار بہ سرہند

سعید مورد فیوض و انوار گردیدہ بود۔ درین رمضان مبارک نیز این جا بود و وید آنچہ

دید عازم آن حدود بود۔ بہ این چند کلمہ نام بود مصدع اوقات شریف گردید۔ سَلَّمَکُمُ

اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۳۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مخدوم زادہ بر جادہ

مستقیم باشند از این درویشِ دل ریش سلام و تحیہ قبول فرمایند و مشتاق لقاے بہجت

اقربائے دانستہ از دعائے خیرات دارین فراموش نہ سازند مخدوم من چند گاہ شد که فقیر را درد پا و زانو که موروثی است حادث شدہ بود بہ حدّے که از مشی بسیار عاجز ماندہ لہٰذا نماز ہائے فرض ہم درون خانہ می خواندہ الّا نماز جمعہ که در میان پالکی نشستہ می رفت۔ امّا بلّٰہ الحمد که آزار گویا منحصر در قیام و مشی بود و بطور خود در نشستن چندان ایذا نبود۔ تناول داروئے گرم خود فقیر را از جملہ محالات است۔ بعضے تیلہائے گرم استعمال نمودہ شد ہر چند آن ہم بہ دل و دماغ تاثیر عظیم کرد و حرارت بسیار شد اما درد پا تسکین یافت۔ روغنِ گلاب فقط در استعمال دارد۔ دو بار جلاب خیار شنبر خوردہ۔ الحمد للہ که درین ایام خفّت تمام است بہ حدّے که گاہ گاہ پیادہ تا دروازہ می رود و می آید درین باب ہر چہ بہ خاطر شریف برسد از ادویہ داخلی خارجی که مناسب حال فقیر باشد بنویسند اگر چیزے موجود بود بفرستند و حقیقت آن را مرقوم سازند چون گاہ گاہ از حرارت بہ دل و دماغ می دود اگر قدرے عرق بید مشک و گلاب اول بہم رسد ارسال نمایند ہیہات ہیہات عمر بہ آخر رسید و پیمانہ گور و قیامت از پیش دیدہ و غیر از خجالت و شرمندگی ازان بارگاہ در خود ہیچ نہ دیدہ و عذاب آخرت شدید حیران است چہ کند و فردا چہ عذر آورد و غیر از اعتراف بہ گناہ ہیچ عذر نیست لہٰذا نظر بہ صرف رحمت او دوخت ست

لعلّ رحمة ربّی حین یقسمها   تأتی علی حسب العصیان فی القسم

قال اللّٰه تعالیٰ قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۔

ازین غم و غصہ بسوخت ع خوا ہم لشد از دیدہ درین فکر جگر سوز ۔

بیہمات تا عقدۂ ابہام فَمِنۡهُمۡ فِي الۡجَنَّةِ وَمِنۡهُمۡ فِي السَّعِيۡرِ درپیش است خواب ناآرام کرا در کیش است۔ این درد را پایانے نیست واین الم را غیر از فضل او سبحانہ درمانے نہ۔ خوش گفت قطعہ۔

دارم دلکے غمین بیامرز مپرس — صد قافلہ درکمین بیامرز مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم — اے اکرم الاکرمین بیامرز مپرس

ہر چند از عالم غیب مژدہ ہائے بلند و بشارتہائے ارجمند و نوازشہائے عظیم می فرمایند اَمَّا مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الۡاَرۡبَابِ ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

سُنَّةَ اللهِ الَّتِيۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبۡدِيۡلًا ۝

بس کنم خود زیرکان را این بس است — بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

مخدوما خاطر حزین بجہت دین شمایان وجمعیت فرزندان ایشان غمگین می باشد اللہ تعالیٰ جمیع را آسان سازد از حقیقت دین خود خواہند نوشت کہ چہ قدر ماندہ اِنَّهٗ الۡمُيَسِّرُ لِكُلِّ عَسِيۡرٍ۔ فرزندان ارجمند وجمیع اہل بیت را خصوصاً مخدوم زادہ گرامی خواجہ میر، سلام فقیرانہ این فقیر قبول نمایند ودر کار آخرت سرگرم باشند این فقیر را در دعا مشغول سازند۔

کار این است وغیر این ہمہ ہیچ

وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔

مکتوب ۳۳ ۔ بہ محمد پارسا صدور یافت۔

بِاسۡمِهٖ اللهِ الۡعَظِيۡمِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهِ الۡكَرِيۡمِ۔ فرزند ارجمند سعادت مند محمد پارسا از این فقیر سلام خوانند ومشتاق دانند دائماً بیاد او سبحانہ باشند وخوذ باشند

دائما ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ حال	می دار نہفتہ چشم دل جانب یار

و مصداق کریمہ او اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ ع کار این است غیر این ہمہ ہیچ۔

مکتوب ۳۴۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب عالیہ می دارد کہ این احقر بہ دعاے سلامتی و خیریت، و کمالِ حسن خاتمت ذاتِ بابرکات آن فاطمۂ زمان اٰنَاۤءَ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّہَارِ بسیار مقید است و اجابت آن را از حضرت واہب العطایات متر صد ہست ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسن قبول	آنکہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

از کمالِ سعادت ایشان ہست کہ علی الدّوام بہ نہایت تضرّع و التجا بدعاے حُسن خاتمہ و ایمان و توبہ و استغفار بغایت ملتجی و متضرع باشد۔ ہمیشہ عیوب و معاصی خود در نظر دارد و اظہارِ عجز و شرمندگی در جناب قدس او سبحانہ نماید از عذاب قبر و آخرت ترسان و لرزان بود و با چشم گریان و دلِ بریان دست بردارد و خواہد آنچہ خواہد خوش گفت قطعہ

یارب برہانیم ز حرمان چہ شود	راہے دہیم بکوے عرفان چہ شود
صد گبر کہ از کرم مسلمان کردی	یک گبر دگر کنی مسلمان چہ شود

باشد کہ بحرِ رحمت بہ جوش آید و طالب بے چارہ را بہ بخشاید و در حریم قدسِ خود در آرد۔ عزیزے گفتہ ؎

تو بعلمِ ازل مرا دیدی	دیدی آنگہ بعیب بخریدی
تو بعلم آن من بعیب ہمان	رَد مکن آنچہ خود پسندیدی

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ یعنی چون پرسند ترا
اے محمد بندگان من از من پس نزدیک ترم ہرچہ می گویند می شنوم اُجِیْبُ دَعْوَۃَ
الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ اجابت می کنم خواندن خواہندہ را چون مرا بخواند۔ وحاجت او را
روا سازم۔ واو بما بسے تر داند عالم الاسرار۔ پس خواص بندگان خود این سر بکشودہ
وقرب خود عیان نمودہ ودعاے ایشان اجابت فرمودہ فی الحدیث لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ
اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔ یعنی رد نمی کند قضا را مگر دعا وزیادہ
نمی کند در عمر مگر نیکوئی۔ ہیہات نیکوئی نہ دارد وبہ فضل وکرم التجا بر آرد۔ قطعہ

دارم دلکے غمین بیامرز ومپرس	صد قافلہ درکمین بیامرز ومپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم	اے اکرم الاکرمین بیامرز ومپرس
بس کنم خود زیرکان را این بس است	بانگ دو کردم اگر دردہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

مکتوب ۳۲۵۔ بہ حاجی حبیب اللہ صمد دریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ ارشاد پناہ
کمالات دستگاہ اخوی اعزی حاجی الحرمین الشریفین لازال کاسمہ حبیب اللہ سبحانہ، ازین
درویش دل ریش سلام عافیت انجام قبول نمایند ومشتاق لقاے بہجت افزاے خود دانستہ
از دعاے خیر فراموش نسازند۔ احوال فقراے این حدود مستوجب ہزاران سپاس وشکر
ایزد متعال است وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ۔
امید کہ آن برادر گرامی نیز در کمال جمعیت واستقامت باشند اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْکَرَامَةِ
استماع قصص واخبار تکمیل وارشاد آن برادران ودوستان راخوش حال می دارد وموجب

مزید حمد و شکر حق سبحانہ، می گرداند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ حق تعالےٰ بیفزاید و مزید بر مزید کند فِی الْحَدِیْثِ اَنَّ اَحَبَّ عِبَادَ اللّٰہِ اِلَی اللّٰہِ درحق شمایان کہ مقبولِ خاص از حضرت اقطاب پناہ والد بزرگوار اند۔ فقیر را امیدہاے عظیم ہست و توقعاتِ جسیم اگر ظاہر کند کم کسے باور کند اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قِبَابِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ قبابِ اولیاء صفاتِ بشریتِ ایشان ہست آنچہ سائر النّاس بہ آن محتاج اند ایشان نیز در رنگِ آن محتاج اند کفّار درحق سرورِ کائنات علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت والتسلیمات می گفتند مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ یَاْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ۔ الٰہی چیست این کہ اولیاے خود را کردی کہ باطنِ شان زلالِ خضر ہست ہر کہ یک قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت و ظاہرِ شان سمّ قاتل ہست ہر کہ بہ آن نگریست بہ موتِ ابدی گرفتار گشت۔ باطنِ ایشان رحمت ہست و ظاہرِ شان زحمت۔ بصورت جَو نمایند بہ حقیقت گندم بخش۔ بہ ظاہر از عوام بشر اند و بہ باطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند و بہ معنیٰ بر فلک جلیس ایشان از شقاوت رستہ است و انیس ایشان بہ سعادت پیوستہ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰہِ۔ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ این فقیر را عزم حرمین الشریفین مصمم ہست۔ اما راہ دریا از یعنی در دہنِ فرنگ بند ہست۔ شوق بہ آن راہ کہ متضمنِ زیارتِ بزرگان ہست و لقاے عزیزان و دوستان بسیار غالب ہست و این فقیر بہ کمالِ عجز طَالَ شَوْقُ الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَآئِیْ وَاَنَا اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا۔ خوش گفت۔ مثنوی:

عشق آن شعلہ ہست کو چون بر فروخت — ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند — در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت — شاد باش اے عشق شرکت سوز زفت

ہیہات این عاصی را بہ آن گفتگو چہ کار۔ گناہگاران را فکر گناہ اولیٰ۔ و تذکر احوالِ آخرت
و عذاب و ثواب آن اعلیٰ۔ گریہ و توبہ و استغفارِ سحر از ہمہ بہتر و تہیۂ اسباب آخرت
از جملہ خوش تر ؎

مَرَّتْ اَلْعُمْرُ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ فَآہًا ثُمَّ آہًا ثُمَّ آہًا

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ از فقیر زادہا
ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم سلام سلامت انجام قبول نمایند و مشتاق لقاے بہجت افزا
دانند و از دعاے خیر فراموش نہ سازند۔ فرزندانِ سعادت مند بکمالِ عافیت و استقامت
باشند و سلام خوانند کذالک بہ جمیع یاران و دوستان اہلِ طریق سلام خوانند۔
و بہ دعاے خیر یاد آرند۔ چون صوفی محمد سعید کہ از یاران قدیمی ست عازم آن حدود
بود۔ بہ این چند کلمہ نامربوط مصدّع گردید۔ لوازمِ مہربانی و تفقدِ حال درحق او دریغ
نہ خواہند فرمود۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ۳۶ ۔ بہ بی بی جیو صمد دریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از سلام و
نیاز و تحیۂ معروض جنابِ علیۂ می دارد۔ چون ذاتِ بابرکاتِ آن فاطمۂ زمان را مربیۂ
تمام قبیلہ می دانند و اہلِ قبیلہ از برادران کہ بہ این فقیر اخلاص و اختصاص تمام دارند
در حوائجِ خود التجا باین فقیر می آرند۔ از آن جا کہ این دعاگوے خیرخواہ درین دیار غیر
ازان درگاہ ملاذ و ملجاء نہ دارد ناچار بہ کمالِ انفعال در ہر باب بخدمۂ علیۂ مصدّع
می گردد و از جنابِ علیۂ کشایش کارہاے اہل اللہ می شود امید ہست کہ ازین سبب

کشالیشہاے اُخرویۂ الیشان شود وموجب کمال رضاے مولا جل شانہٗ گردد و این متاعِ قلیل ذخیرۂ کثیر یوم الجزا شود و این فقیر بحکم اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ دلالت کنندہ بر خیر مانند خیر کنندہ است قال اللہ تعالیٰ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ وَاِنْ اَسَأْتُمْ فَلَھَا یعنی اگر احسان ونیکوئی کنید پس براے ذاتِ خود کنید و اگر بدی کنید پس آن نیز عائد بجان و بہ ذاتِ شماست۔ یارِ خدایا ہیچ نیکوئی واحسان از ما نہ شد (اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ) و ہرچہ بدی شد ہیہات خود کردہ را چہ علاج۔ ؎

کس دشمنِ من نیست منم دشمنِ خویش   اے واے من این دستِ من و دامنِ خویش

و نیز منطوق قرآن است کہ بعد بدی توبہ کند و ایمان آرد و عملِ صالح نماید پس گناہانِ این جماعہ را حق تعالیٰ روزِ قیامت مبدّل بہ حسنات ونیکیہا می کند۔ پس این شخص دران وقت و دران روز محاسبہ اعمال بدیہاے خود را خود اظہار می کند تا بعوض آن حسنہ ونیکوئی بتولید وگناہ را طاعت کند۔ سبحان اللہ زہے فضل و زہے کرم۔ آرے خداے تعالیٰ را او شاید و خداوندی را این فضل باید۔ عفو مبشتر از جرمِ ماست ــــ

صاحبِ مہربانِ من سلامت اخوی اعزی شیخ محمد خلیل اللہ عم زادۂ این فقیر بفضائل وکمالاتِ صوری ومعنوی آراستہ اند ومقبول ومنظورِ خاص حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطابی بودند۔ بجہت کار خیر عاجزۂ خود مضطرب اند لہٰذا بہ آن جنابِ علیہ رسیدہ اند و از ان درگاہ امیدوار گردید در انجاحِ مرامِ الیشان مہربانِ خاص از آن جنابِ علیہ رسیدہ اند مسئول و مامول است و بہ خدمتِ علیہ تصدیعات بسیار می دہد و از ان بغایت شرمندہ می گردد۔ از دستِ این فقیر در تلافی این احسانہا ہیچ نمی آید غیر از ان کہ بہ درگاہ واہب العطایات براے علوِّ درجاتِ جنات و مزید حیاتِ آن مرتبہ

دست دعا مے می کشاید واز فضلِ او سبحانہٗ امیدِ اجابت آن دارد زیادہ چہ عرض نماید ؎

سایہ ات کم مباد از سرِ ما

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مکتوب ۷۳

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریۃ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیۃ معروض جنابِ علیہ می دارد کہ دو راس گاؤ و مبلغ یک صد و پنجاہ روپیہ بجہت اسباب کہ از آن جنابِ فیض مآب عنایت شدہ بود در احسن اوقات و در عینِ انتظار رسید و بہ موجبِ تفصیل بہ ہر کدام رسانید و سببِ شکر و مزید دعا ہا گردید حق تعالےٰ بہ فضلِ خویش قبول فرماید و در دولتِ دین و دنیاے ایشان بیفزاید ؎

شکرِ فیضِ تو چمن چون کند اے ابرِ بہار | کہ اگر خار و اگر گل ہمہ پروردۂ تست

او سبحانہٗ آن مربیۃ را دیرگاہ با کمالِ عزّ و جاہ سلامت دارد و روزِ حشر و جزا بہ اعلاے درجاتِ جنان رساند و دعاے این شکستہ دلان را قبول فرماید و کمالِ شکستہ دلی عطا نماید۔ حدیث قدسی است اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ الْقُلُوْبِ یعنی من نزد شکستہ ولانم۔ مدارِ این طریقہ علیہ بر شکستگی و نیستی است۔ چون این نیستی و شکستگی بکمال رسد ہستی حقیقی در وے ظہور کند و موردِ عنایات و تجلیاتِ الٰہی شود۔ ؎

تو مباش اصلا کمال این است و بس | تو در و گم شو وصال این است و بس

مصرع

این کار دولت است کنون تا کرا رسد

چون آن فاطمہ زمان را کمالِ مہربانی و اخلاص بہ اہلِ این نسبتِ علیہ است بہ مقتضاے حدیث نبوی علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی آدمی ہمراہ کسی است

کہ بہ او محبت دارد انشاء اللہ تعالےٰ ازین دولت و نعمت نصیب اتم ست ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ یعنی بدرستی کہ رستگار شدند و بہ مقصود رسیدند مومنان چنین مومنان کہ در نماز خود ترس گارانند چشم بر سجدہ گاہ نہادہ و دل بہ درگاہ کبریا حاضر داشتہ۔ باید دانست کہ خشوع ظاہر آن است کہ سر بہ پیش افگندہ و دیدہ را از التفات بہ چپ و راست منع کند و قرأت او از روے حضور بود۔ و در باطن آن کہ خواطر و ہواجس را از خود دور دارد و بہ دل مراقبۂ حق باشد و در بحرِ حضور مستغرق گشتہ از شعلہ آثار ظہور انوار جلال و جمال بگدازد۔ و در حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است کہ احسان آن ست کہ عبادت کنی خدائے را چنانچہ تو او را می بینی۔ اگر تو او را نمی بینی پس چنان عبادت کن و ملاحظہ نما کہ او ترا می بیند۔ و ہم در حدیث ست کہ نزدیک تر بندہ از خدا در حالتے ست کہ در نماز ست و نیز در حدیث ست کہ سجدہ کنندہ سجدہ می کند بر دو قدمِ رحمٰن تا کجا شرح کمالات نماز کند کہ نماز مصلی را از خود می برد و بہ او سبحانہٗ می رساند کہ غم گسارِ بیماران ست نماز است کہ راحت بخش دل افگاران ست۔ پیغمبر فرمودہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ خنکی چشم و راحت دل در نماز ست اَرِحْنِيْ يَا بِلَالُ یعنی راحت دہ مرا اے بلالؓ۔ و بلال مؤذن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ اما بہ آن ست کہ این معاملہ ذوقی ست نہ بیانی۔ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ۔ یعنی کسے کہ نہ چشید نہ دریافت۔ ؎

در پئے این عیش و عشرت ساختن ۔۔۔ صد ہزاران جان بباید باختن

وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ و آنان کہ ایشان از سخن باطل و از کردار ناشائستہ

اعراض کنندگانند و لغو چیزے را گویند از اقوال و افعال کہ ہیچ کار نیاید وَالَّذِیْنَ
هُمْ لِلزَّکٰوةِ فَاعِلُوْنَ و آن کسانے کہ ایشان مر زکوٰة واجب را ادا نمایند
و گویند صدقۂ نفل را نیز ادا کنندگانند وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ
و آنان کہ ایشان مر فرجہاے خود را از حرام نگاه دارندگانند وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ و آنان کہ ایشان مر امانتہاے خود را یعنی آنچہ ایشان بر آن امین
اند از امانات و ودائع خلق یا آنچہ امانت حق ہست چون نماز و روزه و مر عہدہا را کہ
با حق و خلق بندند رعایت کنندگان یعنی بہ نگاه داشت قیام می نمایند وَالَّذِیْنَ هُمْ
عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ - و آنان کہ ایشان بر نمازہاے خویش محافظت می کنند
یعنی بدان مداومت نموده بشرط آداب آن در اوقات ادا می فرماید اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْوٰرِثُوْنَ ایشان وارثانند یعنی سزاوار آنکہ اسم وارثہ بر ایشان اطلاق کرد.
اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ۔ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ آنان کہ از روے استحقاق
میراث برند فردوس را بلند ترین درجات بہشت ہست ایشان کہ وارثان فردوس اند
در بہشت جاوید ماندگان. پس بر اولی الالباب لازم ہست کہ درین امور تامل نمایند و در
تحصیل آن جد و جہد فرمایند تا گوے سبقت از میدان برند و بہ اعلیٰ مراتب جنان و
رضوان حضرت رحمان رسند ؎

گوے توفیق و سعادت درمیان افگنده اند — کس بمیدان درنمی آید سواران را چہ شد
بس ہمین خود زیرکان را این بس ہست — بانگ دو کردم اگر در ده کس ہست

صاحبۂ مہربان من سلامت. چون الحال از مہربانی کمال آن فاطمۂ دوران سر انجام سفر مہیا
شده ہست امید وار ہست کہ بمشیت الٰہی جل شانہ روز دو شنبہ بست و سوم جمادی الاول

کہ با ہ حال ہست روانہ این سفر شود. حق تعالیٰ از جمیع وجوہ خیریت فرماید و دعوات این درویش دل ریش در حق آن صاحبۂ مہربان قبول کنند و ما ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ؎

سایہ ات کم مباد از سر ما   والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۲۳۸ - بہ حاجی حبیب اللہ صدر دریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی. حقائق و معارف آگاہ ہدایت و ارشاد دستگاہ اخوی اعزی حبیب اللہ لَا زَالَ کَاسْمِہٖ حَبِیْبًا لِرَبِّہٖ تَعَالٰی از این درویش دل ریش تحیہ و سلام قبول نمایند و مشتاق دانند از دعاے خیر فراموش نسازند از خرابی احوالِ خود چہ نویسد ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّ لَعِبٍ   فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

روز و شب غرقِ این شرمندگی ہست و علی الدوام از حرمانِ سرافگندگی در زبان حال و قال بہ این دعا گوے اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ و بہ تضرع و التجا مغفرت و عفو او را خواہان و جویان. قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔ تسلّی دہ دلِ بیماران لہٰذا بہ این شرمندگی و سرافگندگی امیدوارِ عنایات بسیار ہست و مورد انوار و اسرار بے شمار۔ ع گر بگویم شرح آن بے حد شود۔

بلکہ این اسرار نہ قابلِ اظہار ہست. بل واجب الاستتار مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ۔ مثنوی

چگویم با تو از مرغے نشانہ   کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

ز عنقا ہست نامے پیش مردم   ز مرغ من بود آن نام ہم گم

چون برادر عزیز که منظور خاص حضرت قبلہ گاہی قطب الاقطابی بودند نیز ازین انوار و اسرار سیراب اند۔ امید که لب تشنگان بادیۂ طلب را ازین بحار شاداب سازند ؎

این دم که تراست بادہ در جوش ‏ ‏ ‏ از خشک لبان مکن فراموش

سعادت آن دیار ہست که اہل اللہ در آنجا باشند و اہل آن از خدمت ایشان خدا را جل شانہٗ شناسند ؎

أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ‏ ‏ ‏ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمِ

گناہگار را فکر تلافی اولیٰ و دائماً توبه و استغفار و تضرع و التجاے اُخری هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی تا فردا حقیقت ہر کس چه ظاہر می شود و خفض و رفع که گردد۔ عزیزے گفته ؎

دران روز گر فعل پرسند و قول ‏ ‏ ‏ اولوا العزم را دل بلرزد ز ہول

از مکر الٰہی جل شانہٗ ایمن نباید بود علی الدوام راہ تضرع و التجا بجناب کبریا باید کشود امید وار رحمت او باید بود۔ ہیہات ع تا دست کرا خواہد میلش بکہ باشد

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔ مخدوما بسبب بعضے نیات صالحات بتاریخ یازدہم شہر رجب المرجب داخل بلدۂ پشاور گردید۔ امید وار ہست که بمشیت ایزدی جل شانہٗ در رمضان المبارک بشہر کابل برسد و از فیوض و برکات آن ماہ مبارک مملو گردد۔ ـــــ چه گوید که در ماہ رمضان گزشته چه قسم انوار و اسرار بے پایان بر دل این مسکین تافته و چه قدر عنایات بے اندازہ یافته۔ الحال با این ہمه خرابی نیز منتظر رحمت او داشته اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۔ اشتیاق زیارت مزارات منیرہ که آن جاے و لقاے دوستان آن نواحی و عبور از ان راہ بروضه مقدسه حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم

بسیار است کہ لقاے اہل اللہ متمنّاے ابرار و منبع اسرار است اما بہ حسبِ اسباب دشوار است از حقیقتِ راہ و احوال آن حدود بر ودا اطلاع دہند و مشتاق خوانند اگر مقدر است لقاے دوستان میسّر است ۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بردوزیم	دامنے کز فراق چاک شدہ
ور برفتیم عذر ما بپذیر	اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

عمر بہ آخر رسید و پیامہاے گور و قیامت در پیش دو دید و در خود اعمالِ خیر ہیچ نہ دید عذاب آخرت بس شدید اِنَّ رَبِّیْ ھُوَ الرَّحِیْمُ الْوَدُوْدُ ۔ از فقیر زادہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر و محمد کاظم و محمد نقی کہ نسبت فرزندی بہ این فقیر دارد و محمد قطب ہمشیرہ زادہ رفیقِ این سفر سلام مقرون بہ اشتیاقِ تمام قبول نمایند ۔ فقیر زادہ محمد کاظم در اورنگ آباد است فرزند آن سعادت مند و اہلِ بیت سلام خوانند و بیادِ الٰہی جلّ شانہٗ مشغول باشند ع کار این است غیر این ہمہ ہیچ ۔

حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد ہاشم کہ از یاران مخصوص است متوجہ آنچہ آن حدود بود بہ این دو کلمۂ نامر بوط مصدع گردید ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔ یک عصا کہ بہ اکابران مسنون است بدست حاجی مذکور فرستادہ شد قبول نمایند ۔

مکتوب ۳۹ ۔ بہ خدمت بادشاہِ دین پناہ صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَعَلَّمَ الْبَیَانَ مَالَمْ تَعْلَمْ ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ خَیْرِ الْاُمَمِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۔ امابعد احقر بعرضِ بادشاہِ دین پرور دارثِ سید البشر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ الاطہر می رساند

استماع اخبار علوِ ہمت و سموِ فطرت آن خلافت منزلت و کمال معدلت و تائیدِ دینِ واتباع سید المرسلین و ترویج طریقۂ علیہ صوفیہ خصوصاً طریقۂ قدسیہ نقشبندیہ این خیر خواہ را بر آن آورد کہ چون بہ صوبۂ کابل رسیدہ عریضۂ مختصر مشتمل بر اظہار دعا گوے بہ آن جناب خلافت و جہان داری ارسال دارد و بہ دعاے ظہر الغیب کہ اقرب بہ اجابت است اکتفا نماید ؎

سُلَیْمَانًا وَکُنْ فِی الْعُمْرِ نُوْحًا فَکُنْ فِی الْمُلْکِ یَا خَیْرَ الْبَرَایَا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ۔ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ وَرَجُلٌ ذَکَرَ اللّٰہَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاہُ وَرَجُلٌ دَعَتْہُ امْرَأَۃٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَۃٍ فَاَخْفَاھَا حَتّٰی لَا تَعْلَمَ شِمَالُہٗ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔ دیگر از احوالِ پُر اختلال خود چہ نویسد ؎

کَاَھَا ثُمَّ اَھَا ثُمَّ اَھَا صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَھْوٍ وَّلَعِبٍ

اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ۔ لہٰذا بہ این بار گناہ امیدوار عنایت خالق زمان و زمین است و مترصد فیوضات و برکات سید انس و جان۔ ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند۔

الحمد للہ کہ وجودِ شریف حقائق و معارف آگاہ ہدایت و ارشاد دستگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ کہ از کامل خلفاے حضرت قطب الاقطابی قبلہ گاہی اند دران دیار کائن است وجود اہل اللہ ہر جا باشند بسیار مغتنم است دم ساکنانِ آن جائے را بشارتِ اعظم ھُمُ الْقَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ۔ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ فقیر زادہاے ابو الاعلیٰ و محمد عمر و محمد تقی برادر زادہ کہ نسبت فرزندی بہ این فقیر دارد سلام مسنون معروض بہ جناب عالی می رسانند۔ وَ السَّلَامُ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا۔

مکتوب ۴۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَاَعْلٰی شَانَکُمْ۔ احقر فقراء پس از اداے سلام و تحیّہ و دعا مصدّع آن مکرم مہربان زبدۂ خاندانِ عالی شان سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَنَّانُ می گردد نمیقۂ کریمہ کہ در جواب رقیمہ دعاے این خیر خواہ کہ از نواحیِ پشاور از اثناے راہ بخدمت شریف ارسال داشتہ بود کہ بہ آن بعد از مدتِ مدیدہ این محب خود را بہ آن یاد نمودہ بودند بعد از انتظارِ بسیار در بلدۂ پشاور رسید۔ چون متضمن بہ خیر سلامتی ذات بابرکات کہ متمناے این فقیر است بود بہ انواع مسرت و بہجت بخشید و آثار مہربانی ازان فہمیدہ شد سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَعَافَاکُمْ وَصَانَکُمْ عَمَّا شَانَکُمْ ایماے بہ ارقام تعین تاریخ عزم صوب کابل فرمودہ بودند۔ مشفق من امید وار است کہ بہ مشیئتِ ایزدی جل شانہٗ بعد از شب برات عازم آن حدود گردد تا رمضان المبارک درانجا بگذرد و بہ لقاے گرامی مسرور شود زیادہ چہ تصدیع دہد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۱۴۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ مخدوم مہربان من یکرم اللہ سبحانہٗ یازدہم شہر جمادی الثانی بخیر و عافیت مع فرزندان و تابعان داخل بلدۂ لپشاور گردید بفضل اللہ تعالےٰ و تقدس بتاریخ بیست و ہفتم شہر مذکور بخانہ فرزندی محمد تقی پسر تولد شد و بہ احمد معصوم مسمّٰی گشت جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَاسْمِهٖ مَعْصُوْمًا وَّمَحْبُوْبًا مقرر گشتہ کہ تا منتصف رمضان المبارک درین شہر گذرانندہ و یک ختم استماع نمودہ متوجہ کابل گردد۔ آنچہ خیر است حق تعالےٰ میسر کند۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ از مہربانی و غلو مردم این جاے چہ خواص و چہ عوام و چہ شہری و چہ دیہی چہ نویسد کہ خود را قابل آن نمی بیند۔ قبل دخول شہر در جاے فرود آمدہ تجدید وضو نمودہ دوگانہ ادا می ساخت۔ آن قدر عنایات الٰہی و الطاف حضرت رسالت پناہی در حق خود شناخت و دقائق اسرار و خطابات یافت کہ قلم را محرم آن نہ شناخت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ؎

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ ۔۔۔ لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِذِيْ عُقُمٍ

ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَهْوٍ وَّلَعِبٍ ۔۔۔ فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا

بہر حال از دوستان حق امید وار دعا است و مترصد شفا۔ از اشتیاق لقاے گرامی چہ نویسد۔ حق سبحانہٗ بزودی دخول نصیب کند ؎

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ۔۔۔ دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمردیم عذر ما بپذیر ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

الحمد للہ کہ فرزندی محمد نقی در خدمت و صحبت سرگرم است و بخواندن نیز جَعَلَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مَرْضِیًّا مَقْبُوْلًا فِی حَضْرَتِہِمْ ۔ فرزندان و والدہ آنہا ازین فقیر سلام خوانند و بیاد خدا جل و علا باشند ؎

کار این است غیر این ہمہ ہیچ   وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۴۲ ۔ بہ شیخ عبد الاحد صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْغَنِیِّ وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ ۔ مخدوم الانام برادر مہربان شیخ عبد الاحد لَازَالَ کَاسْمِہٖ عَبْدًا خَالِصًا لِلّٰہِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ وَاَرْجُوْ مِنْ فَضْلِہِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّکُوْنَ مُتَحَقِّقًا بِہٰذَا الْفَضْلِ الْجَسِیْمِ ۔ ازین درویش دل ریش تحیہ و سلام قبول فرمایند و این فقیر را علی الدوام در دعاے خیر خواہ خود تصور نمایند و از دعاے خیر خود فراموش نہ سازند ۔ قبل ازین بہ مدتے بعد از رسیدن بہ پشاور وحصولِ فرزند بخارا مکتوبی مشتمل نیز تفصیل بہ فقیر احوال بہ آن مہربان فرستادہ و احوال و وصولِ آن را توقع داشتہ اغلب کہ رسیدہ باشند تا حال کہ بیست و ہفتم ماہ شعبان است در بلدۂ مذکور مقیم است ۔ امید وار است کہ بعد مضی عشرۂ رمضان المبارک روانہ کابل گردد ۔ آنچہ خیر است حق تعالٰی میسر سازد و بزودی بخیر و خوبی بہ لقاے محسنین کرام مشرف گرداند اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

مکتوب ۴۳ ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ احقر بریہ پس از اداے سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد ۔ بکرم قبولِ او سبحانہٗ تعالٰی بتاریخ یازدہم

شہر رجب المرجب بخیرو عافیت مع فرزندان و توابعان داخل بلدۂ پشاور گردید۔ تا حال کہ آخر ماہِ شعبان است در بلدۂ مذکورہ مقیم است۔ امید وار است کہ بہ مشیتِ حضرتِ الٰہی جل شانہٗ در اوائل یا اوسط شہر رمضان المبارک روانہ کابل شود۔ آنچہ خیر است حق تعالیٰ میسّر گرداند اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط ہیہات آدمی برائے این سفرہائے قلیل دنیاوی چہ قسم فکرہائے دور و دراز می نماید۔ و تہیۂ اسبابِ آن می سازد چرا ازان سفرِ بے پایان داز ان شدائد و مضائق نمایان و مبیّن در احادیث و قرآن غافل است و از فکرِ آن ذاہل۔ مگر سند خلاص عذاب از درگاہِ کبریا بدست آوردہ یا گناہ و عذاب اور اسہل دانستہ کَلَّا وَحَاشَا خلاصی کجا۔ و عذابِ آخرت مر بدان را اشد و ابقٰی و ثوابِ آن مر نیکان را لَاتُعَدُّ وَلَاتُحْصٰی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ۔ یعنی مر شمار است در بہشت ہر چہ بخواہید و طلب نمائید آن جا ہر چہ از نعیم بخواہید فی الفور یابید با آن ہمہ مقرون بہ رضا و لقائے خدا بے رنج و جفا و بے زوال و فنا۔ و نیز فرمود رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اگر چیزے قلیل بر می دارد آن را بقدرِ ناخن ازان چیزہائے کہ در بہشت است از اسبابِ زینت۔ ہر آئینہ زینت می یابد ازان چیزے و ہر چیزے کہ در جوانب و اطرافِ آسمان و زمین است۔ و اگر مردے از بہشتیان بر آید و پیدا گردد۔ پس ظاہر شود دستانہائے دست وے ہر آئینہ خود ناپدید کند روشنیِ آفتاب را۔ چنانچہ محو و ناپیدا می گرداند آفتاب روشنیِ ستارہ ہا را۔ وائے از حالِ دوزخیان کہ حق تعالےٰ ازآنہا خبر می دہد كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط یعنی ہر گاہ بسوزد و خاکستر گردد در آتشِ دوزخ پوستِ دوزخیان بدل کنیم

ما بجاے آن پوستہاے دیگر تا بچشند عذاب را۔ علماء گفتہ اند۔ در ہر شبانہ روزے ہفتاد ہزار بار این پوستہا بسوزد و تبدیل گردد۔ فرمود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اے مردمان بگریید از ترس خدا۔ پس اگر نتوانید بے تکلف گریست یعنی کمال پشیمانی حاصل نہ شود کہ در گریہ آرد پس بہ تکلف خود را در گریہ آرند۔ پس بدرستی کہ دوزخیان کہ می گریند در آتش تا آنکہ روان می شود اشکہاے آنہا گویا این اشکہا جویہا اند تا آنکہ منقطع گردد اشکہاے اینہا۔ پس روان می گردد بجاے اشک خون۔ پس می برآید ازان چشمہا خونہا۔ پس اگر کشتیہا رانده شود دران اشکہا ہر آئینہ روان گردد ہیہات ؎

ازان روز کز فعل پرسند و قول | اولوالعزم را تن بلرزد ز ہول
بس کنم خود زیرکان را این بس است | بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

عنایت نامۂ نامی بمع خلعت زمستانی کہ بہ مصحوب حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز شیخ عطاء اللہ از راہ کمال مہربانی و باین دعاگوے خیر خواہ فرستادہ بودند رسید موجب ازدیاد دعاگردید ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موے | یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

این فقیر علی الدوام بہ دعاے کمال خیریت و سلامت و کمال حسن خاتمت و نجات مطلق عذاب آخرت در حق آن صاحب مہربان با کمال تضرع و التجا بدرگاہ جلال احدیت مقید است رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ از کمال مہربانی آن است کہ گاہ گاہ برین منوال دعاگویان دور افتادہ را بارسال عنایت نامجات مشتمل بر خیریت ذات با برکات سرفراز می فرمودہ باشند شیخ مذکور از عنایت و مہربانی ہاے آنجناب علیہ بسیار رطب اللسان است۔ دعاے توجہ از الیشان

نیز از جملہ مغتنمات است بیشتر ازان مسئول است ونتائج دنیا وآخرت برآن ماٰمول از اہل
خانہ وفرزندان تسلیمات وتحیات قبول فرمایند ودر دعاے خیر خود تصور نمایند ؎

سایہ ات کم مباد از سر ما والسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

مکتوب ۴۴ ۔ بہ شیخ ضیاء الدین صدر دریافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ برادر مہربان شیخ
ضیاء الدین یوسف و شیخ فقیر اللہ سلمہما اللہ السبحان ۔ ازین فقیر سلام سلامت انجام
خوانند واز دعاے خیر فراموش نہ سازند ۔ چہ نویسد کہ از استماع خبر قبلہ گاہ والدۂ مہربان
رحمہا اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً چہ قسم الم واندوہ بہ فرزندان ودوستان رسید ۔ اما
ازانجا کہ فعل مولاے حقیقی بود غیر از صبر چارہ نہ دید اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
ہمہ را ہمین راہ در پیش است وجزاے ہر کس بہ اندازۂ عمل خویش فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ
ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ، وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ، اللہ تعالیٰ آن مرحومہ را
غریق رحمت گرداند ودر جنات نعیم اندازد ۔ باید کہ علی الدوام بہ دعوات وصدقات
ایشان را ممد ومعاونت باشند ودرین باب تقصیر نہ ورزند کہ میت بہ دعاے احیاء
محتاج است واز امداد دوستان بین الاقران ممتاز مَا الْمَیِّتُ اِلَّا کَالْغَرِیْقِ یَتَعَلَّقُ
بِکُلِّ حَشِیْشٍ وَاِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ بِدُعَاءِ الْاَحْیَاءِ فِی الْقُبُوْرِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ
مِنَ الرَّحْمَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ ہیہات سفر بعید وعذاب شدید در پیش وعمل صالح ہیچ در
ہیچ اَلنَّارُ تَفُوْرُ وَنَحْنُ فِی الرَّاحَۃِ وَالسُّرُوْرِ ۔ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَہَنَّمَ
اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ غَرَامًا ۔ اِنَّہَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔ ہمیشہ از تذکر این عذاب
ترسان ولرزان باید بود وراہ تضرع واستغفار علی الدوام باید پیمود وخجالت از کردار

خود ہمیشہ نقد وقت بود و شرمندگی و سر افگندگی بر کفِ دست. این دید اصل ہمہ امور است و رہبر بہ کعبۂ مقصود. اِلَیْهِ یُرْجَعُ الْاَمْرُ کُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَکَّلْ عَلَیْهِ وَمَا رَبُّکَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ. بکرمِ اللہ سبحانہٗ این رمضان المبارک در بلدۂ پشاور بہ کمالِ جمعیتِ صوری و معنوی گذرانید و دو ختم قرآن مجید یکے از فرزندی ابوالاعلیٰ و دیگرے از ملا محمد قائم شنید و از انوار و اسرار دید آنچہ دید سیّما شبِ بیست و ہفتم از نماز مغرب تا آخر تراویح از دقائق قرب و قبول گذشت آنچہ گذشت و لَیْلَةُ الْقَدْرِ متمثل اِنْ کَانَ الْقَمَرُ لَیْلَةَ الْبَدْرِ متجلی گشت. و در نہج ہمہ یاران و دوستان بشارت مغفرت و غیر آن بظہور پیوست. علی الخصوص در مادۂ فرزندی مذکور شبِ ختم او حصولِ مناسبت موروثی مبرہن و محسوس گشت اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ ہرچند خود را قابل این دید نمی داند و پیشوائے عصاتِ امت می شناسد اَمَّا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ. الحمد للہ کہ برادران و دوستان ہمہ وقت در یاد اند و بہ دعائے خیر ممتاز رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. توقع از آنہا بر آن است کہ این عاصی دور افتادہ را از دعائے خیر فراموش نسازند و محتاج تر از ہمہ دانند اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. از فقیر زادہ ہا ابوالاعلیٰ و محمد عمر سلامِ عافیت انجام قبول فرمایند و برنگِ فقیر آنہا را از غم و الم کمال مغموم دانند فرزند سعادت مند حسن علی با والدہ ماجدہ و سائر نور چشمان بعافیت و استقامت باشند و علی الدوام بیاد مولائے حقیقی جل شانہٗ مقید و سرگرم بوند ع کار این است و غیر این ہمہ ہیچ. وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی.

مکتوب ۴۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ باخود دارد ولمحہ باغیرِ خود نگذارد اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا طَرْفَةَ عَیْنٍ بہرحال حلقۂ ذکر را بگاہ و بیگاہ لازم دانند وتلقینِ اذکار چنانچہ درین طریقہ علیہ متعارف ست ازراہِ سعادت این جانب بہ طلاب نمایند۔ وتوجہ بر قلب آنہا مثل توجہ بر دل خود گمارند ودلِ آن ہا را مدِ نظرِ خود سازند حق تعالےٰ آثار آن ظاہر سازد وشربے از محبتِ خود ارزانی فرمایند۔ اجازتِ مطلق را موقوف بر صحبت ست ع

دادیم ترا از گنج مقصود نشان   والسلام!

مکتوب ۴۶ - بہ شیخ حسام الدین صدور یافت۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ مشیخت پناہ فضیلت دستگاہ شیخ حسام الدین بیادِ خدا جل وعلیٰ باشند وغیر او را نہ شناسند بلکہ خود بخود درمیان نباشند دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ ع

کار این ست غیر این ہمہ ہیچ   والسلام!

مکتوب ۴۷ - بہ دین محمد صدور یافت۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ مشیخت وفضیلت پناہ برادر دینی دین محمد ہموارہ بر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مستقیم باشند مکتوب مرغوب رسید ومضامینِ آن معلوم گردید ہرچہ از اشتیاق ملاقات این جانب مرقوم بود بہ وضوح انجامید آنچہ خیر است حق تعالےٰ باحسن وجوہ میسر سازد واز ماسوائے بالکل برہاند وراہے بہ جنابِ قدس خویش بکشاید وتمام وکمال کشان کشان بجانبِ خود رساند آمین یارب العلمین۔

مکتوب ۴۸ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی
قَدْرَکُمْ وَعَظَّمَ اَمْرَکُمْ وَاَعْلٰی شَانَکُمْ مکرما مشفقا مطاعا ۔ چون این فقیر را خالصًا
لِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَطَالِبًا بِشَفَاعَةِ رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَهُوَ عَلٰی مَا اَقُوْلُ عَلِیْمٌ ۔
زیارتِ حرمین الشریفین بے قرار ساختہ وسعادتِ عظمٰی دران شناختہ منتظر جواب بادشاہی
است ۔ اگر تا آخر رجب رسید بہر سو کہ اشارت خواہد فہمید بِالرَّأْسِ وَالْعَیْنِ بآن طرف
خواہد دوید واگر نہ رسید یا خود را دران مختار دید پس راہِ خشکی متضمن مزاراتِ انبیائے
عظام ومشائخ کرام است خواہد گردید انشاء اللہ تعالیٰ برین تقدیر امید وار است کہ
کہ منصف شعبان متوجہ بلدۂ کابل شود وماہ مبارک رمضان را دران جا گذرانده
بزودی عازم راہ ولایت گردد ۔ اگر آن مشفق درین باب امر سلطانی بموجب نوشتہ راہ
ہندوستان شود والا بخاطر جمع روانہ آن سمت گردد ودر وبمقصد کند ۔ راہ خشکی
ہر چند دور ودراز وپر مؤنت ومشقت است ۔ اما موافق آن ثواب متوقع است ۔ و
در راہِ دریا بالفعل خوفِ فرنگ است کہ دران خطرِ دنیا ودین است وبعضے مضار
نیز ظاہر ومبین ۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْمُبِیْنُ ۔ منتظر جواب است اَمْرُکُمْ اَعْلٰی
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

مکتوب ۴۹ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ احقر بریہ پس از ادائے
سلام وتحیہ معروض بہ جناب علیہ می دارد بہ ورودِ عنایت نامہ سامی کہ از کمالِ شفقت
ومہربانی نامزد این درویش دل ریش فرمودہ بودند معزز ومکرم گردید ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موے　　یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دستِ این عاصی گناہگار چہ آید کہ از عہدۂ شکر آن بر آید مگر او سبحانہٗ از فضل و کرم خویش دعاہاے این فقیر بندہ شرمندہ خود را کہ در حق آن صاحبۂ مہربان فی اٰنَآءِ اللَّیْلِ وَاَطْرَافَ النَّھَارِ علی الخصوص بالاسحار بہ کمال تضرع و ابتہال بدرگاہ ایزد متعال می نماید و سلامتی ذاتِ بابرکات و نجات از آفات و ازدیادِ عمر و جاہ و دخول جنان بے حساب و عذاب می خواہد، قبول فرماید ؎

می تواند کہ دہد اشک مرا حسنِ قبول　　آن کہ دُر ساختہ است قطرۂ بارانی را

دیگر نمی داند کہ از حالِ پر وبالِ خود چہ عرض نماید ؎

عمر گرانمایہ درین صرف شد　　تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

آدمی براے معیشتِ دنیا در کسب منافع و دفع مضارِ آن چہ قدر سعی می نماید و شب و روز در فکر آن می افزاید و بجہت اندک سفر این جہان فکرہاے بیہودہ بہ وقوع می آرد ہیہات مگر ثوابِ آخرت و سفر گور و قیامت را ہم ازین کمتر می داند کہ از فکر آن غافل است و از سعی دران کاہل نہ چنین است بلکہ ثوابِ آن اعلیٰ و ادنیٰ و عذابِ آن اَشَدُّ وَاَبْقٰی تا ایمان بہ حقیقت آن جہان نہ دارد عیاذاً باللہ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ یا بوحی قطعی نجاتِ خود از ان بلا نا امید اند و فارغ البال می باشند نہ چنین است کہ آن عذاب مر گناہگاران را دامنگیر است اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ مَّالَهٗ مِنْ دَافِعٍ یَّوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا۔ یعنی بدرستی کہ عذاب رب ہر آئینہ بودنی است و فرود آمدنی است مر آن عذاب را ہیچ دفع کنندہ نیست در روزے کہ گردد آسمان گردیدنی یعنی در اضطراب آید آن گاہ بلغزند و روان شوند

کوہہا یعنی بروند درہوا۔ آتشِ دوزخ در کمالِ جوش و خروش و آن مرعاصیان را طبق بر پوش
ہیہات تا عقبہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ درپیش ہست قرار و آرام کرا درکیش
است۔ مگر او سبحانہٗ فضل نماید و بہ بخشاید و ہیچ حساب درمیان نہ آرد ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ دوام توبہ و استغفار و تعوذ از عذابِ
نار یکساں تضرع و التجا خصوصًا وقتِ اسحار را در حصولِ این دولت دخلِ عظیم است پس باید
کہ اوقاتِ گرامی را بذکر بسیار و استغفارِ بے شمار معمور و منور دارند کہ ہیچ امر مزاحم آن نشود
فِی الْحَدِیْثِ۔ عَلَامَۃُ اِعْرَاضِہٖ تَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ اِشْتِغَالُہٗ بِمَا لَا یَعْنِیْہِ
یعنی نشانہٗ اعراضِ او تعالیٰ از بندہ اشتغال آن بندہ ہست بہ چیزے کہ بکارِ او نیاید
و کار کارِ آخرت ہست و مباشرت اسبابِ دنیا بقدر ضرورت الحمد للہ کہ استماع اخبار
توقف آن صاحبِ جہان دعا گویان را مسرور می دارد و عطیہ را بر حالِ خود می آرد رَبَّنَآ
اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَآ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ قطعہ؛

دارم دلکے غمین بیامرز و مپرس — صد قافلہ در کمین بیامرز و مپرس
شرمندہ شوم اگر بپرسی عملم — اے اکرم الاکرمین بیامرز و مپرس
بس گفتم خود زیر کان را این بس ہست — بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

دیگر مبلغ یک صد و پنجاہ روپیہ کہ بہ مستحقۂ مرحمت شدہ بموقع رسیدہ حق تعالیٰ قبول
فرماید و در دولت دین و آخرت بیفزاید بخدمت علیہ تصدیعات می دہد و ازان نادم
و شرمندہ می گردد زیادہ چہ معروض دارد سعادت ایات گم مباد از سرما۔ والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ

مکتوب ۵۰۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خان والاشان سعادت

نشان ازین درویش دل ریش سلام وتحیت خوانند و بہ جمعیت واستقامت باشند
اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ۔ دنیا کشتگاہ آخرت است ہر کہ ہر چہ اینجا کاشت
آنجا یافت فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَیٰوۃُ
الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ سعادت آثارا فقیر از رسیدن بکابل درین نزدیکی از
راہ غلبہ عشق محمدی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ۔ اوّلاً بالذات
عزم بہ زیارت سرور کائنات بعد ازان حج بیت خالق ارض وسموات مصمم گشتہ و
شرمندگی گناہان از حد گذشتہ غیر از بند التجاء بہ آن درگاہ والا شفا ازین بلا
نمی داند ۔ لہٰذا بعد عید رمضان می خواہد کہ از کابل بہ اہل وعیال وفرزندان برآید
واز راہ بلخ وبخارا وعراق وبغداد وشام متوکلاً روانہ مقصود شود ۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ نِعْمَ
الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۔ ہر چند امراض بدنی وکبر سن مانع می شود ۔
اما علاج علت معنوی ودفع عذاب اُخروی منحصر درین می بیند ۔ ہیہات ۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بردوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ
ور برفتیم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

درخاطر داشت کہ استیذان درین باب از حضرت خلافت پناہ حاصل نماید وعریضہ مشتمل
برین التماس بہ جناب علیہ ارسال دارد ۔ اما چون وقت رخصت از عزم این سفر براہ
سورت از آن جناب والا بالمشافہ ممنوع گشت ورخصت این صوب ہمان وقت
بہ حصول پیوست ودستگاہ بہر حملۃ الملک اسد خان حسب الحکم بدست آمد بر ہمان
اکتفا کرد ومکرر متصدع علیہ نہ گشت ۔ والا بے اذن آن حضرت اقدام برین مرام
چہ گنجایش داشت ۔ توقع کہ بزودی این مقدمہ را بعرض والا رسانند بلکہ این رقیمہ را

بعینہٖ بگذرانند۔ امیدست کہ از عنایت وکرم قبول فرمایند۔ اَلْعَاقِبَۃُ بِالْعَافِیَۃِ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۵۱۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَقَلْبِیْ لَدَیْکُمْ۔ فرزندمن درین ایام بکرم اللہ سبحانہٗ شوقِ زیارت روضۂ مقدسہ سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وطوافِ بیت ملک العلام علیہ تمام درقلب این محزون نزول اجلال فرمود بہ حدّے کہ طاقتِ صبر نہ دیدہ چہ کنند کہ بغایت گناہگار وشرمسار ہست وعلاج آن منحصر دران بارگاہ ہست لاچار دراوائل شوال عازم آن حدود ہست وقاصد کعبۂ مقصود اِنَّہٗ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ اما الم مفارقت آن فرزند دامن گیرہست لَعَلَّ اللّٰہَ یَجْمَعُنِیْ وَاِیَّاکَ درموسم تابستان امیدست کہ بکرم اللہ تعالٰے از حدود ماوراء النہر وعراق بگذرد و بہ حدود بغداد وشام بہ نشیند ودروقتش متوجہ کعبۂ مقصود گردد اَللّٰھُمَّ یَسِّرْہُ لَنَا وَتَقَبَّلْہُ مِنَّا

مصرع دادیم ترا از گنج مقصود نشان

بعد تحریر این سطور بہ جہت بعضے ضروریات مثل کارخیر عاجزہ فرزندی ابوالاعلیٰ و غیرآن این تاریخ موقوف داشت وفرزندی را بہ جہت فراغ ازین مرام بہ جانب سرہند مرخص ساخت۔ بعد از فراغ ازین امور ومراجعت فرزند مذکور امیدوارست کہ بمشیئت وتوفیق وتائیدات الٰہی جل شانہٗ عازم ومتوجہ این سعادت عظمٰی شود امّا ہر روز باین فقیر از غلبۂ شوق بجاے یک سال می گذرد۔ ہیہات ؎

کے بود یارب کہ رُو دریثرب وبطحا کنم گہ بمکہ منزل وگہ درمدینہ جا کنم

اگر آن فرزند بزودی تواند رسید فبہا و الّا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا وَمَعَکَ تا در محرم جہت الفرام این امور قصد اقامت در بلدۂ کابل دارد اگر سر انجام یافت فہو المراد و الّا ناچار تا بہار آئندہ در نواحی جلال آباد یا پشاور ہر جا بگذرد بعد ازان او سبحانہٗ بفضل وکرم خود این سفر میسّر کند تا در پردۂ غیب چہ مقدر است بالفعل سبب اقامت درین حدود ہمین امور است۔ خوش گفت۔ قطعہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم — دامنے کز فراق چاک شدہ

ور بمُردیم عذر ما بپذیر — اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بزودی انتظار جواب است و بہ جہت قدوم شمایان چشم درراہ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ۔ اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاْءُ لَمْ یَکُنْ۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ فرزند من دستک سابق درباب رخصت این مرام کہ بنام متصدیان کابل بود بالفعل ہمراہ نیست۔ اگر دستک دیگر درین باب بزودی برسد کہ کس مانع این سفر مبارک اثر نہ شود بسیار خوب است۔

مکتوب ۵۲ - بہ فاطمہ زمان بی بی جیو صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ احقر بریہ پس از ادائے سلام و نیاز و تحیہ معروض جناب علیہ می دارد۔ مدتے است کہ از خدمت علیہ اطلاعے نہ دارد ع

ہر کجا ہست خدایا بہ سلامت دارش

خدا سبحانه دانا و آگاه است که این فقیر علی الدوام به دعای سلامتی ذوات بابرکات از بلیات
انفس و آفاق و ترقیات درجات دنیا و آخرت و نجات از عذاب بغیر از حساب برائے
آن جناب علی الخصوص اوقات اسحار تضرع و التجا بدرگاهِ مجیب الدعوات مقید است و قبولِ
آن را منتظر شده، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. دیگر آمدنِ این فقیر باین صوبه کابل
محض نیتِ حقانی بوده که علام الغیوب آن را بهتر می داند درین ایام نظر بر کثرتِ ذنوب معاصی
و شرمندگی کردارِ خود نموده عزم مصمم بر زیارتِ سید الانام علیه و علیٰ آله الصلوٰة والسلام و طوافِ
بیت الله الحرام کرده می خواست که درین تزدیکی به راهِ خشکی سر از پا نشناخته دیوانه وار گریبان
دراز هاے بدیِ خود را به آن درگاهِ مقدس برساند. شود که از غایتِ کرم از جرائم این بنده شرمنده
عفو نماید و قبولش نماید چه کند که درین اخیر عمر غیر ازین علاجے نمی بیند و چارهٔ دیگر شفاے
نمی داند. عذاب شدید در پیش و ما مشغول به تدبیرِ نفس خویش و راحتِ دنیا و آخرت جمع نشود
تا اختیار این باید کرد یا آن، این همه تعلل و توقف تا کے و هواهاے نفس دامن گیر شده پے در پے
هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ یعنی هلاک شدند تاخیر کنندگان که کار امروز را بفردا انداختند در ضلالت ماندند
وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ. در استعداد و گرمی این گفتگو کار خیر عاجزه
فرزندی شیخ ابوالاعلی که بکمالاتِ صوری و معنوی آراسته است و بدرجاتِ ولایات پیراسته در
پیش آمد مضطرب شده چندگاه دیگر خود در صوبه کابل اقامت نمود فرزندی مذکور را به جهت فراغ
این امر رخصتِ بلده طیبه سرهند کرد. هم درین اثنا اتفاقیه اهلیه فرزندی شیخ محمد عمر دختر ابوالحسن واقع
شده عاجزه صغیره گذاشت. فرزند مذکور نیز به جهتِ سرانجام این امر سفر در ماند و نیز کار خیر
همشیره زاده اهلِ خانه این فقیر در پیش آمد. این امور علاوه توقف مذکور گردید. اما فقیر درین جا
بهمین عزم نشسته و نظر بر فراغ این امور بسته. امید است که بمشیتِ سبحانه درین چند ماه

این موانع رفع گردد۔ بکرم الٰہی جلّ شانہٗ این سفر خیر اثر میسّر شود۔ این جنون دامنگیر شدہ در ہمین ذکر و فکر منتظر نشستہ ؎

گہے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم ۔ گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

قطعہ

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ۔ دامنے کز فراق چاک شدہ

در بمردیم عذر ما بپذیر ۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

باقی مَاشَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءْ لَمْ یَکُنْ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

بعد از رفع موانع بقا و حیات چون این سفر قریب رسد دران وقت خبر بخدمت علیہ باز می کند انشاء اللہ تعالےٰ چون چند امور درمیان ہست تحمل کہ تا شش ماہ یا کم و بیش توقف شود اما برین فقیر از غایت جنون و اضطراب یک روز برابر یک سال ہست لیکن چہ کند کہ چارہ ندارد و بخود اختیاری نمی ماند۔ حدیثے چند درباب فضیلت حج و طواف بیت اللہ الحرام و زیارت سید الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام می نویسد استماع فرمایند فرمودہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دستیکہ کہ می شود روز عرفہ نزول می فرمایند حق تعالیٰ بسوے آسمان دنیا پس فخر و مباہات می کند باین حاجیان پیش فرشتگان پس می فرماید ببینید بسوے بندگان من کہ آمدہ اند در حضرت من پریشان و ژولیدہ مو و غبار آلودہ در حالتے کہ بلند کنندگانند آواز ہا خود را بہ تلبیہ یعنی اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ از راہہاے دور گواہ می گیرم شمارا کہ بدرستی من بخشیدم آنہارا۔ پس می گویند فرشتگان اے پروردگار فلان و فلان و فلانہ یعنی مرد و زن ارباب گناہان و ظلم اند حق تعالےٰ می فرماید بتحقیق آنہارا بخشیدم۔ پس نیست ہیچ روزے کہ بیشتر مردم دران روز از آتش آزاد شوند از روز عرفہ۔ و نیز فرمودہ است پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کسے کہ زیارت

کند مرا قصد اُ خواہد بود در جوار من روزِ قیامت و کسے کہ ساکن شود مدینۂ مرا و صبر کند بر بلاہا یا شم او را شاہد و شفیع روزِ قیامت۔ یعنی از عذاب مامون بود و نیز فرمود کسے کہ حج کند پس زیارت قبرِ من، بعد موت من باشد مثل کسے کہ زیارت کردہ باشد در حیاتِ من۔ انتہیٰ زیادہ چہ معروض دارد ؎

سایہ ات کم مباد از سرِ ما	وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

مکتوب ۵۳ - بہ حاجی حبیب اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق و معارف آگاہ اخوی اعزّی حاجی الحرمین الشریفین حاجی حبیب اللہ لازال کاسمہٖ حبیباً للہ سبحانہٗ از این درویش دل ریش سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق شناسند بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا وَاِنْ اَرَدْتَ الْکَرَامَۃَ کَبِّرْ عَلَی الْاٰخِرَۃِ یعنی اگر سلامت خواہی سلام گوے بر دنیا و وداع سازآن را و اگر کرامت و بزرگی خواہی بر آخرت تکبیر بگوے و در پئے آن مرو و آن را نیز مخواہ و طالبِ مولیٰ جل شانہٗ باش نہ باین معنیٰ کہ بکار آخرت نہ پرداز د بلکہ منظور او دران وقت جز حق سبحانہٗ چیزے دگر نہ باشد۔ ہیہات ؎

صَرَفْتُ الْعُمْرَ فِیْ لَہْوٍ وَّلَعِبٍ	فَاٰھًا ثُمَّ اٰھًا ثُمَّ اٰھًا

عجب معاملہ ہست کہ با این ہمہ خرابی و شرمندگی و کمال خجالت از صرفِ عمر در لطائلات گاہے چنان موردِ عنایات بے غایات او سبحانہٗ خود را می یابد کہ زبانِ قلم و قلم زبان محرم آن نمی باشد خصوصاً در رمضان المبارک چندان دقائق و اسرار خلت و محبت و محبوبیت پے در پے سیما در نماز تراویح شرف ورود یافت کہ بے طاقت می ساخت و زبان از اظہار آن نہ داشت۔ شبِ بست و ہفتم آن لیلۃ القدر لصد آب و تاب و انوار و اسرار ظاہر گشت کہ قلم

از کثرت آن شکست ہمچنان حاضر و غائب بشارات نجات و مغفرت و غیر آن از عنایات بظہور پیوست وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ از این لاف و گزاف کالتُّرَابِ وَ رَبُّ الْاَرْبَابِ ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ　　لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

گناہ گار ہست و از اغرہ امید وار دعاء رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی پاینده باقی چندگاه در صحبت فقرا رگذرانیده و از فیوض و برکات بزرگان دین حظ وافر دید ۔ چون متوجہ وطن خود گشت بنا بر این دو کلمہ نامربوط بسمت تحریر پیوست ۔ باقی حقائق این جاے را حاجی مذکور بزبانی وا خواہد نمود ان شاء اللہ تعالیٰ فرزندان سعادت مند و ہمہ یاران را سلام خوانند و بکار اخروی و تطہیر باطنی تمام و کمال کوشند ہے

کار این ہست و غیر این ہمہ ہیچ　　والسلام علی من اتبع الہدیٰ

مکتوب ۱۴۵ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ قطعہ؛

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام　　تا زین دو کدام خوبتر کرد خرام

خورشیدِ جہان نواز جانبِ شرق　　یا ماہِ جہان گردِ من از جانبِ شام

عجب ہزار عجب کہ آن فرزند ارجمند بعد از مدت بسیار و در انتظار بے شمار از مدتے ہست نہ رسید اند و یاد این دور افتادگان کہ در کمالِ انتظار و اشتیاق شما بودند سلامے و پیامے ہم نہ نوشتہ ۔ مگر از تمام ایام مفارقت تسلیتے بحالِ دور افتادگان راہ یافتہ بلکہ از مدت مدیدہ مکتوبِ شما بہ این فقیر نہ رسیدہ ہست سببِ تعجب گردید با وجود آنکہ از این جانب متواترہ و متکاثرہ از تبخط و غیر آن چہ از راہِ تلوہ و اکسر و چہ از راہ غیر ذلک باین فرزند مرسل گردیدہ حَسْبُنَا اللّٰہُ

وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔ ہر سال در عین انتظار مکتوبے از نورچشمی اہل خانہ شما رسید و خبر رسیدن آن فرزند در نہم شعبان بسرہند گردید چون اشتیاق شمایان دران مندرج بود ازین طرف ہم کمال اشتیاق بود پس سبب توقف و استفسار چہ گردید ایام برسات نہ رسیدہ آمد تا انقطاع آن مدت مدیدہ درمیان است اگر راہی شدہ آید بہتر و الا بجرد رسیدن این رقیمہ خود را متوجہ این حدود سازید و از زیر بار انتظار برآرید۔ بیشتر ہر چہ صلاح دانید فقیر را قبل ازین بچند ماہ قصد زیارت حرمین الشریفین زادہما اللہ سبحانہ شرفاً بحدے مستولی شدہ بود کہ زمام اختیار از دست رفتہ بود و تا حال در ولایت می بود اما بجہت بعضے ضروریات فرزندان این معنی را در تعویق افتاد۔ درین بہار آیندہ محتمل کہ این متمنا بظہور رسد و سعادت ابدی حاصل گردد اگر آن دوست برسند بہتر ازین کہ دیدار یک دیگر میسر گردد۔ ہر چہ مقدر است از نیجا ہم چند مکتوب بہ آن فرزند نوشتہ است دیگر ہیچ معلوم نہ شد کہ مضمون فرمان حسب الحکم چیست اگر قبل از رسیدن خود بہ آن اطلاع دہند عین صواب است اَلْبَاقِیْ عِنْدَ الْبَاقِیْ۔ والسلام

مکتوب ۵۵۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی فرزندی ارشدی زید عمرہ و درجاتہٗ ازین فقیر سلام خوانند و زیادہ از حد مشتاق دانند مکاتیب متعددہ شما رسید و مضامین ہرکدام معلوم گردید مکتوب کہ مشتمل بر رودداد احوال بلند و ارادت ارجمند و ظہور اسرار محبوبیت و خلت و بشارت حصول مراتب قطبیت و غیر آن بود از مطالعہ آن بغایت محظوظ و مسرور گشت رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا فقیر درحق آن فرزند نیز ہمین قسم امید دارد بلکہ می باید وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی از قضیہ میر فقیر اللہ مرحوم چہ نویسد کہ بر جمیع دوستان چہ حالت روے دادہ و والدۂ او از آن وقت دیوانہ و مجنونہ شدہ است و والدۂ شمایان نیز در کمال تحسر و تحزن است

و از دنیا دل سرد گشته عزم مصمم بزیارت حرمین الشریفین براہِ خشکی بر بستہ و برین امر بہ جد نشستہ و بنا بران خبر بہ آن فرزند کردہ شد کہ چون ہوا غایت گرم ہست اگر ممکن باشد خود را بہ سبیل تجرد و بزودی درین جا رسانند و فرزندی محمد پارسا ہم درین نزدیکی ظاہراً درینجا برسد بعد از اطلاع بر مضمون فرمان ہر چہ مصلحت باشد بہ مشیت اللہ سبحانہ بہ عمل آوردہ شود۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔ وَالسَّلَامُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا۔

مکتوب ۵۶۔ بہ پادشاہِ دین پناہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى خُصُوْصًا عَلٰى سَيِّدِ الْوَرٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْبَرَرَةِ التُّقٰى عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى ثُمَّ السَّلَامُ عَلَى الْاَمِيْرِ الْكَبِيْرِ مِنْ لَّدُنِ الْحَكِيْمِ الْخَبِيْرِ۔ ذرۂ بے مقدار بعرض مقدس آن امام الابرار السلطان ذی الایدی والابصار بعد اظہار مراتب دعا و عجز و انکساری رساند ؎

سلامت ہمہ آفاق در سلامت تست	بہ ہیچ حادثہ شخص تو دردمند مباد

بعد ازان بعرض احوال کثیر الاختلال خود جرأت می نماید۔ قبلہ گاہا عمر بہ آخر رسید و پیام گور و قیامت از پیش دو دید و گناہان بے شمار و بے حد و عذاب آخرت ابقیٰ و اشد ؎

مَرَّتْ اُمُوْرٌ فِيْ لَهْوٍ وَّ لَعِبٍ	فَاٰهًا ثُمَّ اٰهًا ثُمَّ اٰهًا

آتش در کمال جوش و خروش و آن مرعاصیان را طبق دسر پوش لا چار حج بیت اللہ الحرام کہ مکفر ذنوب و آثام ہست بر خود فرض دیدہ و زیارت روضۂ مقدسہ نبی شفیع کہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔ مبین حال با کمال اوست بر خویش لازم فہمیدہ و اشجار ہا درین باب براہِ خشکی مساعد گردیدہ۔ چون اقدام برین مرام بے حصول اذن آن امام ترک ادب بودہ لہٰذا بہ این چند کلمۂ نامربوط از بندۂ کابل مصدع خدمت علیہ گشتہ امید وار از کرم بادشاہ دین پناہ

آن دارد کہ این احقر در نسبتِ این سعادتِ عظمیٰ ماذون گردد تا بدیدہ باین راہ بدود۔ قطعہ

گر ماندیم زندہ بردوزیم | دامنے کز فراق چاک شدہ
ور بمیریم عذرِ ما بپذیر | اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رُئِيَ الشَّيْطٰنُ يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَرُ وَلَا اَدْحَرُ وَلَا اَحْقَرُ وَلَا اَغْيَظُ مِنْهُ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ قَدْ رَاٰى جِبْرِيْلَ يَزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِيْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى عِبَادِيْ اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا رَبِّ فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ وَفُلَانٌ وَفُلَانَةٌ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرُ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ فَاُجِيْبَ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ فَاِنِّيْ اٰخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ قَالَ اَيْ رَبِّ اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ قَالَ اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَآئِيْ وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ اَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ وَيَدْعُوْا بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ

مِنْ جُنْ عِمِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَعَنْ رَجُلٍ اٰلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ مَاتَ فِیْ اِحْدَی الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ مَرْفُوْعًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ

کہ مواضع اجابت دعا است رسیدہ دعاے جان و ایمان حضرت .... را برخود لازم خواہد دید۔ اِنَّہُ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَعَلٰی مَا یَشَاءُ قَدِیْرٌ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ۷۵ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔ از واقعہ ہائلہ فرزندی میان ابوالعلیٰ کہ بتاریخ سیزدہم شہر شعبان المعظم ۱۱۰۸ھ گردید چہ نولید کہ داغہا در دل گذاشت و عالم را در چشم سیاہ ساخت چون ولی مادرزاد بود و امید ہست کہ غریق بحار انوار و مغفرت گردد۔ چنانچہ معائنہ این فقیر گردیدہ ہست و خواہد گردید۔ فرزندی خواجہ محمد زبیر الٰہی عمرش دراز باد بجاے آن فرزند مغفور مسرور دانستہ آنچہ لوازمہ دوستی و خصوصیت بآن مغفور مسرور می داشتند زیادہ ازان در حق فرزندی خواہند نمود و این معنیٰ را باعث کمال رضامندی این فقیر خواہند دانست می باید کہ این کتابت را جمیع یاران و مانوس بنماید و درین باب تاکید تمام دانند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ فرزندی محمد زبیر سلام می رساند۔

مکتوب ۵۸ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا ۔ حقائق و معارف دآگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی عبداللہ وجمیع یاران ہموارہ بعافیت و استقامت باشند و ازین جانب سلام خوانند و عمر گرامی در یاد خدائے متعال صرف نمایند ع۔ کار این است وغیر این ہمہ ہیچ

احوال این جا بخیر و خوبی گذران است خیریت دوستان دائماً مطلوب ماً مول است باید کہ بدست آیندگان احوال نولیسان باشند و این جانب متوجہ خود ہا شناسند بمشیت الٰہی جل شانہٗ عزم مصمم شدہ کہ بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول از دارالارشاد حضرت سرہند بمطلب عظمٰی راہی شدہ است دیگر از استماع واقعہ فرزندان شما نہایت در خاطر تفکر شدہ از خواست خداوند تعالیٰ راضی بودہ بہ صبر پردازند اللہ تعالیٰ سبحانہٗ اجر عظیم بجال شما کرامت فرماید مبلغ نیاز یاران بموجب تفصیل ذیل صوفی عبدالرحمٰن رسانیدہ فاتحہ سلامتی خواندہ شد اللہ تعالےٰ بیفزاید و ترقیات نماید ۔ والسلام

مکتوب ۵۹ - بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافتہ است ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ حقائق آگاہ برادر طریق حاجی عبداللہ وسعادت و رفعت مآبان ہریک نوروز بیگ و بہرام بیگ و پُر نظر بیگ وجمیع یاران خوش باشی ازین درویش دل ریش سلام عاقبت اندیش وانجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند ۔ چون در آخر عمر کمال تمنّا آن بود کہ بہر وجہ خود را بزیارت حرمین الشریفین برساند الحمدللہ کہ بمبالغہ تمام و کمال از بادشاہ دین پناہ رخصت گرفتہ در بندر مبارک سورت رسیدہ شد ۔ از انجا کہ جہاز بادشاہی در فتح شاہی بموجب حکم خلیفۂ وقت تمام و کمال در تصرف فقراء بودہ بنا بران فوج فوج از فقرا رخیلے ہمراہ این فقیر سوار شدند چون موسم اخیر بودہ بہزار جر ثقیل در بندر رسیدہ شد ۔ امید وار است کہ در ماہ ربیع الاول ازین جا روانہ پیشتر می شود ۔ در موسم آیندہ بزیارت حرمین الشریفین مشرف شدہ

روانہ ہندوستان گردد۔ و بعد رسیدن دران اماکن طیبۂ انشاءاللہ شبے ہم از دعاے دوستان و محبان تقصیر نہ خواہد نمود ؎ قطعہ :۔

گر بماندیم زندہ بر دوزیم ۔۔۔ جامۂ کز فراق چاک شدہ

ور بمردیم عذرِ ما بپذیر ۔۔۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جمیع یارانِ طریق سلام خوانند و بیادِ خداے عزوجل باشند فرزندی محمد نقی و محمد زبیر و غلام معصوم سلام با اشتیاق تمام مطالعہ نمایند۔ بہ جمیع مستورات خوش باہی از جانب والدہ فرزندان دعا رسانند۔

مکتوب ۶۰۔ بہ معارف آگاہ حاجی عبداللہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق و معارف آگاہ برادر عزیز حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین فقیر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند و مشتاق دانند الحمدللہ کہ پنجم رجب المرجب داخل بلدۂ خجستہ بنیاد گردید۔ غرۂ شعبان المعظم روانہ پیشتر ہست عبدالرحمٰن را ازین جانب رخصت نمودہ از حقیقتِ فرزند محمد زبیر آن حقائق آگاہ واقف اند کہ بعد وفات والد مرحوم خود بے کس ماندہ رعایت و احسان اخفاد ر مادۂ او مطلوب ہست کہ دیگرے نہ دانند۔ از جانب فرزندی محمد نقی و محمد زبیر سلام خوانند و مشتاق دانند۔

مکتوب ۶۱۔ بہ برادر دینی حاجی عبداللہ صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین درویش دل ریش سلامت و عافیت انجام مطالعہ نمایند۔ ہیہات عافیت در دنیا کراست کہ آن منحصر بیادِ مولا ہست جل و علیٰ۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ ہر کہ ہرچہ اینجا کاشت ثمرۂ آن در عاقبت برداشت حقائق آگاہا درین مدتہا مکتوب مرغوب شما مشتمل بر حقیقت خیر و عافیت و جمیع یاران اینجاے نہ رسیدہ۔ می باید کہ تا ہنگامِ ملاقات از حالات خویش

نولیسان باشند و خواہند بود۔ تا خاطر این جانب جمع گردد و قبل ازین بدست عبدالرحمٰن خادم نوشتہ بود کہ آنچہ نیاز این جانب بر شما جمع شدہ باشد در آنجا باخوی اعزی میر محمد فضل اللہ بدہند۔ یقین ہست کہ تا حال دادہ باشند جواب این خواہند نوشتہ و دین ولا باز برائے این معنیٰ مرقوم شد سبب برسات چند ماہ در برہان اقامت قرار شد عزم مصمم ہست کہ در ماہ جمادی الاول ازین جا روانہ وطن مالوف شوم ہرچہ آنچہ بخیر ہست او سبحانہٗ بمنصۂ ظہور آرد۔ چون لالو خادم قدیمی را روانہ آن حدود نمود بنا بر آن این چند کلمہ مرقوم نمود۔ اشتیاق ملاقات دوستان آن حدود زیادہ ہست او سبحانہٗ بخیر و خوبی میسر آرد۔ اہل خانۂ خویش و جمیع مستورات خوش بائی ازین فقیر و بگیم جیو و نور چشمی چنونی بیگم مع فرزندان و جان عمری خدیجہ بیگم دعا رسانند۔ حقائق آگاہا بہ سبب نہایت دیر کشیدن اقامت تصدیعات خرچ بسیار کشیدہ و قرض دار کردا گردیدہ۔ اگر نیاز یاران ہندوی کردہ بدست لالو بدہند گنجایش دارد۔ فرزندی محمد نقی سلام خوانند و مشتاق دانند۔ بہ اخوی میر محمد فضل اللہ وغیرہ مکاتبت را برسانند و لالو را ہمراہ برند۔

مکتوب ۶۲۔ بہ حقائق آگاہ حاجی عبداللہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق آگاہ برادر طریق حمداللہ و حاجی عبداللہ ازین درویش دل ریش سلام خوانند و مشتاق دانند للّٰہ الحمد کہ بتاریخ بیست و ہفتم شہر شوال بخیر و عافیت داخل شاہ جہان آباد گردید غالب کہ ایام برسات و گرما درین جا بگذارد۔ می باید کہ تا ہنگام ملاقات از احوال خیر مآل خود نولیسان باشند و خواہند بود اشتیاق ملاقات دوستان آن حدود

زیادہ از حدست او سبحانہٗ بخیر و خوبی میسر گرداند. صوفی عبدالرحمٰن ظاہر نمودہ بودند کہ دو روپیہ نیاز این جانب را بحقائق آگاہ مطابق نوشتہٗ ایشان باخوی میر محمد فضل اللہ دادہ اند۔ و نیاز فرزندان را کہ حوالہ من نمودہ بودند ہر یک از اینہا موافق گفتہٗ شما دادہ شد و نیز ظاہر نمودہ کہ بجانہٗ آن حقائق آگاہ حق تعالےٰ فرزندے عطا فرمودہ والتماس نام از ایشان کردہ او سبحانہٗ قدم او بر شما مبارک گرداناد۔ نامِ او محمد عبد اللہ کہ نام اخوی غفران پناہی میان حضرت بودہ نہادہ شد۔ حق تعالےٰ مبارک سازد و می باید کہ تا ہنگامِ ملاقات از احوالِ خیر مآلِ خود نویسان باشند و خواہند بود تا خاطر جمع گردد محمد رفیق جورہ غاسی و جمیع یارانِ طریق بہ یادِ خدا جلّ و علا باشند و سلام از این جانب فقرا زادہا محمد عمر و فرزندے محمد نقی و محمد زبیر سلام خوانند۔

مکتوب ۶۳۔ بہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادر عزیز حاجی عبد اللہ و ملا سکندر و ملا عاشور و جمیع یاران خوش باہی از فقیر سلام عافیت انجام خوانند و مطالعہ نمایند۔

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ ۔۔۔ وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ

مثنوی

عشق آن شعلہ است کو چون بر فروخت ۔۔۔ ہر چہ جز معشوق آن را جملہ سوخت

تیغِ لا در قتلِ غیرِ حق براند ۔۔۔ در نگر زان پس کہ بعد از لا چہ ماند

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت ۔۔۔ شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃُ کہ بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب داخل بلدہ خجستہ بنیاد گردیدہ غرہ شعبان المعظم ان شاء اللہ تعالیٰ روانہ پیشتر است مدتہا است کہ اخبار فرحت آثار آن برادر طریق بہ این جانب نہ رسیدہ خاطر نگران زین معنی است می باید کہ تا ہنگام

ملاقات از احوالِ خیر مآل خودہا نویسان خواہند بود تا خاطر جمع گردد۔ اشتیاقِ ملاقات دوستان از حد زیادہ الحمد ست او سبحانہ بزودی وخوبی میسّر گرداناد و محصّل سازد جمیع اہل ستر مستورات این جانب دعا خوانند۔ والسلام۔ از فقیر شاہ محمد و محمد صادق سلام خوانند و مشتاق دانند۔

مکتوب ۶۴۔ بہ برادر طریق حاجی عبداللہ صدور یافتہ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادرِ طریق حاجی عبداللہ و جمیع یاران خوش باہی ازین جانب سلام خوانند و مشتاق دانند بیادِ خدا جل و علیٰ باشند فرزندی رشیدی شیخ محمد ہادی کہ جامع فضائل و کمالات صوری و معنوی ہست عازم آن حدود ہست۔ چون کارِ خیر فرزندان در پیش دارد آن مصمم نمود کہ بعد فراغ این خود را پیش این فقیر رسانیدہ رفیقِ سفرِ حجاز شود۔ لہٰذا نوشتہ می شود کہ ہر خدمتے بہ فرزند مذکور خواہند نمود باعثِ اجرِ عظیم خواہد شد و مسرت این جانب خواہد بود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

مکتوب ۶۵۔ بہ حاجی عبداللہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ سعادت آثار حاجی عبداللہ وغیرہ برادرانِ طریق ازین جانب سلام سلامت انجام خوانند و بیاد خدا جل و علیٰ باشند مکتوب مرغوب مع ہندوی مبلغ سی صد و پنجاہ روپیہ کہ بمصحوب کریم داد فرستادہ بودند رسید۔ مطابق نوشتہ بعمل آورد حق تعالےٰ ترقی نصیب گرداند فاتحہ خیر خواندہ شد می باید کہ از احوال خیر مآل خود نویسان باشند بتاریخ ۲۱ شہر محرم الحرام از ہر وجہ رخصت از بادشاہ دین پناہ گرفتہ متوجہ بطرف ہندوستان شد۔ امید دارہست کہ چندین در سرہند ماندہ عازم جازم آن حدود شود۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی وقت کوچ نوشتہ شد۔

مکتوب ۶۶ - بہ حاجی عبداللہ صدور یافت۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ حقائق آگاہ برادر دینی حاجی عبداللہ و ملا اسکندر سلام خوانند و مشتاق دانند بزرگے گفتہ اِنْ اَرَدْتَ السَّلَامَةَ سَلِّمْ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنْ أَرَدْتَ الْكَرَامَةَ كَبِّرْ عَلَى الْآخِرَةِ۔ یعنی اگر سلامتی خواہی بر دنیا سلام گو دست از و بشو۔ و اگر کرامت و بزرگی خواہی آخرت را نیز وداع ساز بہ او خدا جل و علیٰ باش۔ طلب آخرت اگرچہ لابد است۔ امّا اگر از برائے خود است آن نیز منوط بہ تقویٰ و زہد است و اگر از برائے مولیٰ است پس آن اعلیٰ و اولیٰ است دین حال نصیب مقربان درگاہ است و آن نصیب مؤمنان ابرار است۔ ہیہات وقت کار است نہ ہنگام خورد و خواب فردا کار با جبار است فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔ قصہ مختصر از ہمہ چیز یاد خدا بہتر است۔ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ أَكْبَرُ۔ مکتوب مرغوب آن برادران دین مع مبلغ دواشرفی مصحوب محمد صادق رسید و مضامین خصوصیت آئین فہمیدہ فاتحہ خیر برائے ترقیات خواندہ شد حق تعالےٰ قبول فرماید و بیفزاید۔ می باید کہ تا ہنگام ملاقات از احوال خیر مآل نویسان باشند و این جانب را متوجہ حال خود ہا دانند از فقیر زادہا سلام خوانند و مشتاق دانند۔ والسلام اولاً و آخراً۔ جمیع برادران طریق سلام خوانند و بیاد خدا جل و علیٰ باشند برائے ملاقات دوستان آن حدود سفر آن صلاح آثار مع فرزندان و تابعان در آخر ماہ ربیع الاول مقرر است بیشتر تا چہ مقدر است۔ از استماع تولد فرزند سعادت مند یگانہ آن حاجی الحرمین الشریفین بسیار مسرور گردید۔ حق تعالےٰ صالح و نیک بخت گرداند۔ و در عمرش بیفزاید۔ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

مکتوب ۱۰۶ ۔ بہ صاحب زادہ والامنزلت ہدایت وارشاد مرتبت نتیجۃ الولایت والقطبیت مخدوم زادہ خواجہ محمد زبیر صدور یافت ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ۔ مکتوب مرغوب فرزند ارجمند زید عزہٗ وتوفیقہٗ رسید مضمونِ آن معلوم گردید لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بخیر و عافیت با متعلقان رسیدند حق تعالیٰ با ہمہ دوستان بخوبی وبخیر جمع سازد ۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ ۔ فقیر آناء اللیل واطراف النہار بہ دعاے خیر شما با والدہ و ہمشیرات شما وحصولِ مطالبات ومرادات نہ آن قدر مقید ست کہ احصاے آن توان نمود اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ۔ دیگر از احوال باطنی خود چیزے نوشتہ اند اَللّٰھُمَّ زِدْ ۔ یقین ست کہ شما یان ہم بہ دعاے دوستان در جمیت جمع امور مقید خواہند بود بالجملہ در ہیچ وقت سماز ازیاد خداے جل شانہٗ غافل نہ باشند وطالب مطلبے کہ بدست بیاید باشید آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد در طلب آن نہ باشند احوال را نویسان باشند بہ والدہ وہمشیرۂ خود وخالہ خود و بہ فرزندی محمد حسین با جمیع یاران و فرزندان و نور چشمی غلام احمد سلام رسانند ؎

ہر چہ جز ذکر خداے احسن است گر شکر خوردن بود جان کندن ست

بہ فرزند سعادت مند بہاء الدین احمد مشہور بہ کابلی ازین فقیر سلام سلامت انجام رسانند مشتاق دانند ۔ اَلنَّصِیْحَۃُ ھُوَ الدِّیْنُ وَمُتَابَعَۃُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ وَالسَّلَامُ ۔

مکتوب ۶۸ - بہ شیخ محمد مراد - صدور یافت -

بَعْدَ الْحَمْدِ وَالصَّلٰوۃِ وَتَبْلِیْغِ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ ۔ برادر عزیز شیخ محمد مراد بہ عافیت واستقامت بودہ از این فقیر سلام سلامت انجام خوانند وہموارہ بروظائف بندگی وطاعات وبرجادۂ شریعت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ مستقیم و مستدیم باشند وعمر گرامی را کہ غنیمت بے عوض وگوہرِ بے بدل ہست بیاد الٰہی جل شانہٗ مصروف ومعمور دارند ودر وقت اسحار بتوبہ واستغفار وگریہ زار مشغول باشند - و در اوقاتِ صالحات فقرا را از دعا فراموش نہ گردانند - دوکتابت آن برادر رسیدہ حقائق مرقومہ را آگاہی بخشید وفرحت فراوان رسانید - مامول کہ بہ ہمین منوال از احوال خیر مآل اطلاع می دادہ باشید کہ باعثِ یاد آوری غائبانہ ہست - دیگر قصد آن حدود درین سال بہ خاطر راہ یافتہ بود کہ بہ آن سرزمین رسیدہ ملاقاتِ دوستان نمودہ زیارت مزاراتِ آن دیار نماید امّا بواسطہ بعضے موانع وعوائق عزیمت این سفر در عقدۂ تعویق ومضیق توقف وتراخی نماید - والسلام

ختم شد



تصحیح نامہ

مکتوبات حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ

حصّہ اوّل



مصحّحہٗ

حضرت عبداللہ جان

عفی عنہ

جس کی تلافی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں کی جائیگی۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۵	محمد زبیرؒ عبدالاحد کو بھی صاحب زادگان بتاتے ہیں۔	خواجہ محمد زبیر حضور کا نواسہ ابو الاعلیٰ کا بیٹا ہے خواجہ عبدالاحد حضور کے چچیرے بھائی خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ کے برخوردار ہیں۔
۷	۱۲	شیخ الشیوخ حضرت احمد قدس اللہ تعالےٰ قرار گرفت	شیخ الشیوخ حضرت شیخ احمد سرہندی قدس اللہ تعالےٰ سرہٗ قرار گرفت۔
۷	۱۹	نظم بطریقۂ نثر ادا کیا ہے	قبل از شروع لفظ مثنوی لکھنا چاہیے (اے خامہ بکن الخ)
۸	۱	آن ہادیٔ خلق و رسر راہ	آن ہادیٔ خلق و رہبر راہ۔
۸	۲	معصومؒ صفات و احمدؒ	معصومؒ صفات و احمدؒ آئین۔
۸	۱۰	نظم بطریقۂ نثر نوشتہ	قبل از ان لفظ مثنوی باید نوشت۔ (از سلفِ خود خلعتِ ارجمند الخ)
۱۲	۶	لوذ توام ہیں قسم	لوذِ توہم ہیں قسم۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳	۵	به انواع حلی دید که نزدیک بود جمالِ خود	به انواع تجلّے دید که نزدیک بود بجمالِ خود واله وشیفته گردد۔
۱۴	۱۴	لبصد آب وباچندین	لبصد آب وتاب وباچندین۔
۱۵	۶	زمین وآسمان اگر بگذارند	زمین وآسمان اگر بگدازند
۱۵	۸	شعررابه نثر تضمین کرده۔	قبل ازشعر این علامت باید نوشت سه (دران روز کرفعل پرسند وقول)
۱۵	۱۰	فَتَذْکُرُوْ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ	فَسَتَذْکُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَکُمْ۔
۱۵	۱۹	اللہ تعلٰے ماگرفتان را	اللہ تعالےٰ ماگرفتاران را۔
۱۶	۲	دردعادارند۔	دردعادانند۔
۱۶	۵	مولای حقیقی مردص بوند	مولاے حقیقی مرتاض بوند۔
۱۶	۱۵	جزوے نیازے که لبقرا	جزوے نیازے که بقرار۔
۱۶	۱۶	ودرو برکاتهٔ بیفزاید	ودراو برکات بیفزاید۔
۱۶	۱۹	بخدمت سیّدی سندی سلم اللہ	بخدمت سیدی سندی سلمهُ اللہ۔
۱۷	۱۸	این معانی سرمایهٔ الخصوص	این معانی سهلة الحصول
۱۸	۲	استماع توفیق آن همشه	استماع توفیق آن همشیره
۱۸	۶	به شیخ پیرصدوریافت	به شیخ جیوصدوریافت۔
۱۹	۱۳	آن عارف سجایا از خود فانی	آن عارف سبحانی ازخود فانی
۱۹	۱۳،۱۴	هردو مصراع به نثر نوشته هست۔	له اے وقت توخوش..... سه من هیچم وکمتراز.....

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰	۱	بہ نثر نوشتہ ۔ خواہم شد از دیدہ ۔	ســ خواہم لبشد از دیدہ ۔
۲۰	۳	تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ	تَأْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسْمِ
۲۰	۱۳	وَالْغَیْبُ لَدُنْ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ	وَالْغَیْبُ مِنْ لَدُنِ الْعَلِیْمِ الْوَهَّابِ ۔
۲۱	۱	نظم بہ طریقہ نثر نوشتہ ۔	علامت بیت ســ من کہ باشم کہ بر آن خاطر عاطر گذرم ۔
۲۱	۲	اِیَّاسَ وَالْمَعْصِیَۃَ	اِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَۃَ
۲۱	۳	وسبب غضب من جل و علیٰ	وسبب غضب حق جل و علیٰ ۔
۲۱	۶	نظم بہ طریقہ نثر نوستہ	علامت بیت ســ در آن روز کز فعل الخ
۲۱	۱۲	راہ باید شناخت	را باید شناخت ۔
۲۳	۱	مکتوب بہ خان شالیستہ خان	مکتوب بہ سطر ۳ قبل از "حضرت فیاض علی الاطلاق" الخ
۲۴	۱۵	یوم لاظل الا ظلہ	یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ ۔
۲۵	۵	مصاب را تعزیو نمایند	مصاب را تعزیہ نمایند ۔
۲۶	۵	آن را ازات سیئات	آن را لذت سیئات ۔
۲۷	۱۰	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	لَہٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
۲۷	۱۴	بر امید یا نست	برامید ہا لیست ۔
۲۷	۱۸	جَذْبَۃٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ	جَذْبَۃٌ مِنْ جَذَبَاتِ الْحَقِّ تُوَازِیْ عَمَلَ الثَّقَلَیْنِ
۲۸	۳	طَلَبَ الْمَالِ وَالْجَاہِ	طَلَبُ الْمَالِ وَالْجَاہِ ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۴	عَنِ النَّارِ فِي الطَّاعَةِ وَاُدْخِلَ	عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔
۲۸	۴	وَالنَّارُ نَعُوْرُ	وَالنَّارُ تَغُوْرُ
۲۸	۱۲	در ترک انام و معاصی	در ترک آثام و معاصی ..
۲۸	۱۳	ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش	سہ ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش ۔
۲۸	۱۶	تا عقدۂ الہام فرمایقُ	تا عقدۂ ابہام فیں یقُ
۲۹	۳	حَامِدَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔	حَامِدًا لِلّٰہِ الْعَظِیْمِ ۔
۲۹	۵	وَتَجَنَّبَ عَنِ الْغَنِیِّ	وَتَجَنَّبَ عَنِ الْغِنٰی ۔
۲۹	۷	هِيَ دَارُ الْقَرَارِ وَالنُّوْرُ وَالظُّهُوْرُ	هِيَ دَارُ الْقَرَارِ وَالنُّوْرِ وَالظُّهُوْرِ
۲۹	۸	و معشوق این دیوان مجنون	و معشوق این دیوانہ و مجنون
۳۰	۳	عواقب امور محو گردد	عواقب امور محمود گردد ۔
۳۱	۳	واز ہوا و ہوس دارد	واز ہوا و ہوس دُور دارد
۳۱	۴	شعر بہ طریقہ نثر نوشتہ	علامت بیت سہ گوے توفیق و سعادت....
۳۱	۶	مکتوب نوشتہ ۔ باسمہ سبحانہ ۔	مکتوب ۴۲ ۔ بہ مخدوم زادہ بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ اَلْحَمْدُ .....
۳۱	۱۰	فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُ	فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ۔
۳۲	۲	آن بہ دل و جان عَظَّمَ اللّٰہُ	آن بہ دل و جان پیوست عَظَّمَ اللّٰہُ ...
۳۲	۵	کہ فردا کار تا جبّار	کہ فردا کار با جبّار
۳۲	۸	از راہ عوارض بشریتہ ... مفقر ماند	از راہ عوارض بشریہ مفتقر ماند
۳۳	۲	عَلٰى بَصِيْرَةٍ وَّمَنِ اتَّبَعَنِيْ	عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۴	۱۶	وَهُوَ اَعْلَمُ لِمَنِ اتَّقیٰ	وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقیٰ
۳۵	۱۳	یکرہُ المَوتُ	یَکْرَہُ الْمَوْتَ
۳۵	۱۴	مجذوگما	محذوما
۳۶	۵	درنیام اختیار	وزمام اختیار
۳۶	۶	رَاسِی الجَمِیْلُ	رَأْسُ الجَمِیْلِ
۳۶	۷	کَنَفِ العُلَمَاءِ	کَهْفِ العُلَمَاءِ
۳۶	۷	وَرَا القَبِیْحِ قَبِیْحٌ	وَرَأْسُ القَبِیْحِ قَبِیْحٌ۔
۳۶	۹	ہیچ نہ روید خیراو من زائد از شراو	ہیچ نہ روید خیراو۔ شر زائد از شراو چہ گفتہ آید۔
۳۶	۱۰	مهیب نہ خاست	مهیّا نہ خاست۔
۳۶	۱۸	وتجاقی داعراض	وتجافی واعراض
۳۷	۲	عَبْدٍ مُؤْمِنٍ	عَبْدِی الْمُؤْمِنِ
۳۷	۴	فَاَبْقَیْنَاهُ النُّوْرُ الحَقَّانِیْ	فَاَبْقَیْنَاهُ بِالنُّوْرِ الحَقَّانِیْ۔
۳۷	۸	هٰؤُلَاءِ لَا یَشْقِیْ جَلِیْسُهُمْ	هُمُ القَوْمُ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُهُمْ۔
۳۸	۶	اشفاق پناہا	اشفاق پناہ
۳۸	۱۸	کہ خبرے انان فرزند نہ داد	کہ خبرے ازان فرزند ندارد۔
۳۸	۱۹	اَلسَّلَامَةُ فِی اِدَامِ الطَّاعَةِ	اَلسَّلَامَةُ فِیْ دَوَامِ الطَّاعَةِ۔
۳۹	۲	کاشفہ۔ نحمدہٗ۔ جزو مکتوب سابق قرار دادہ۔	از نحمدہٗ مکتوب مستقبل شروع می شود

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۹	۳	وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ	وَهُوَ بِالْاِسْلَامِ مُشْتَبِقٌ
۳۹	۱۹	وعامیان را آن طبق	وعاصیان را آن طبق ۔
۴۱	۶	مخدومنا	مخدوما
۴۱	۷	مجدد الف ثانی وبلدہ متینہ	مجدّد الف ثانی در بلدۂ پتنہ
۴۳	۱۳	وآن مرعاصیان طبق دسرپوش	وآن مرعاصیان راطبق دسرپوش ۔
۴۴	۲	نور ربّ العلمین	نُوْرُ رَبِّهٖ الْعٰلَمِیْنَ ۔
۴۴	۸	مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَا	مَنْ اَغْبَرَتْ قَدَمَاهُ
۴۴	۸	رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ۔ مکتوب تاچہ	بعد از رواہ البخاری شروع مکتوب ۳۳ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ الخ ۔
۴۴	۱۱	از حال خود چہ نویسد	از حال خود چہ گوید ۔
۴۵	۵	عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ...	عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۔
۴۶	۳	.... مرغوب رسید	مکتوب مرغوب رسید
۴۷	۲	مکتوب ۳۶	مکتوب ۳۶ ۔ بہ بادشاہِ دین پناہ صدر یافت
۴۸	۶	مکتوب ۳۷	مکتوب ۳۷ ۔ ببادشاہ دین پناہ ۔
۵۲	۱۹	چگونہ بہ جمعیت دارم ۔	چگونہ بجمعیت بود ۔
۵۳	۸	واز درگاہ زنند	واز درگاہ رانند ۔
۵۳	۸	خوابم لبشد درین فکر جگر سوز	؎ خوابم لبشد از دیدہ درین فکر جگر سوز ۔
۵۴	۱۶	بیت بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد تاچہ خورم صیف چہ پوشم شتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۵	۲	اولیا رجلساء خداوند	اولیا جلساے خدا اند
۵۵	۱۰	مکتوب ۴۳ نوشتہ	اینجا مکتوب مثبیت ما بقیہ نیز حصہ مکتوب سابق است
۵۵	۱۷	....	غلط گفتم کہ گر سگ داند این راز زدرد و غم کند بس گریہ آغاز
۵۵	۱۸	....	نہ تنگ این سخن افغان برآرد کہ بدعہدی زما خود را شمارد
۵۵	۱۹	سگان خود صاحب خود را شناسد ہراسد کو بسے از ما شناسد	سہ سگان خود صاحب خود را شناسند ہراسند کو بسے از ما شناسند
۵۶	۳	چون این دین بکمال رسد	چون این دید بکمال رسد
۵۶	۱۶	ہر کجا ہست خدایا سلامت دارش	ع ہر کجا ہست خدایا بسلامت دارش
۵۶	۱۹	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت سہ آتش بدو دست خویش در خرمن خویش
۵۷	۱۴	گر بر سر کوے ماکشتہ شوی	گر بر سر کوے عشق ماکشتہ شوی
۵۷	۱۸	مکتوب ۴۶......	مکتوب ۴۶۔ بجامع علوم عقلیہ و نقلیہ عارف باللہ الصمد مخدوم زادہ شیخ عبدالاحد صدور یافت
۵۸	۳	ھیئات	ھیہات
۵۹	۱۴	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت سہ گوے توفیق وسعادت درمیان....
۶۰	۳	اَرَدْتَ السَّلَامُ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا	اَرَدْتَ السَّلَامَۃَ سَلِّمْ عَلَی الدُّنْیَا۔
۶۰	۵	فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ... را باید خواند	فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ را باید خواند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦١	١٥	صوفی قلندر .... ازین درویش	صوفی قلندر بیگ ازین درویش۔
٦١	١٦	در ترک انام شناسند۔	در ترک آثام شناسند۔
٦٢	٨	کثیر الاختلال تو دچہ نوشتند	کثیر الاختلال خود چہ نویسد۔
٦٢	٩	دکار آخرت ہیچ ہیچ۔	وکار آخرت ہیچ در ہیچ۔
٦٣	٧	وَعَلَیْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہ	وَعَلَیْكَ بِالْحُبِّ وَالْبُغْضِ فِی اللّٰہِ۔
٦٣	١٢	وَاَحِبَّ لِاَخِیْكَ بِالْحُبِّ لِنَفْسِكَ	وَاَحِبَّ لِاَخِیْكَ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِكَ۔
٦٤	٢	حضرت قبلہ گاہی بودند۔	حضرت قبلہ گاہی نوشتہ بودند۔
٦٤	٦	مکتوب ٥٥......	مکتوب ٥٥۔ بپادشاہ دین پناہ صدور یافت
٦٤	١٤	شوق الْاَبْرَارِ اِلٰی تعالٰی وَاَنَا اِلَیْھِمْ	شوق الْاَبْرَارِ اِلٰی لِقَائِیْ وَاَنَا اَشَدُّ اِلَیْھِمْ
٦٤	١٦	لمثنوی المعنی	لمثنوی المعنوی۔
٦٥	١٨	لَایَزَالُ رکاسمہٖ حَسْبُنَا اللّٰہ	لَایَزَالُ رکاسمہٖ حَبِیْبًا لِلّٰہِ سبحانہٗ۔
٦٦	٨	دگر خشم از ہمہ عالم فروبند	دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند۔
٦٧	٦	در کسے منگر چو آشنائے تو منم	در کس منگر چو آشناے تو منم۔
٦٨	١٢	ابواب فتوحات برایشان بکشاد	ابواب فتوحات برایشان بکشاید
٦٩	١	بہ بی بی جیو	مکتوب الیہ نامعلوم است
٧١	١٢	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ہے گر بدم ور نیک ہم زان توام
٧٢	١	درکمال احتیاج	درکمال احتیاج و دتو مَالِلتُّرَابِ وَرَبُّ الْاَرْبَابِ
٧٣	١٥	عجب ہست گناہگار کاستماع	عجب ہست گناہگار باستماع ...
٧٤	٢	مِقِرًّا بِالذُّنُوْبِ قَلَّ دُعَاکَا	مُقِرًّا بِالذُّنُوْبِ وَقَلَّ دُعَاکَا۔
٧٤	٧	معروض می دار—	معروض می دارد۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۵	۵	عنایات الٰہی الطاف رسالتپناہ	عنایات الٰہی والطاف رسالت پناہی۔
۷۵	۱۵	مکتوب ۶۰	مکتوب ۶۰۔ بپادشاہ زادہ صدور یافت
۷۶	۵	وعقبیٰ۔ اَلْعَاقِلُ و	وعقبیٰ رسد۔ اَلْعَاقِلُ و۔
۷۶	۱۳	کہ یدشمائل الیشان کو نفتے عارض	کہ بہ یدشمائل الیشان کو نفتے عارض۔
۷۶	۱۹	بدرجہ عالی متعالی قبول۔	بدرجہ عالی متعالی قبول باد۔
۷۷	۹	سپاس الٰہی شدہ جل شانہٗ	سپاس الٰہی جل شانہٗ۔
۷۷	۱۱	اما فقیر نیز می خواہم	اما فقیر نیز می خواہد۔
۷۷	۱۲	آن ثمرہ وشجرہ سعادت	آن ثمرۂ وشجرۂ سیادت۔
۷۷	۱۵	قدس سرہٗ برد	قدس سرہٗ بود
۷۷	۱۶	وامر بہ تخفیف مواجب	وامر بہ تحقیق مواجب
۷۷	۱۷	اگرچہ موافق بہ دعا درین	اگرچہ موافق بہ مدعا درین۔
۷۸	۱۸	یا خود ہم ازان وقت غالباً متوجہ بود۔ امید ہست	یا خود ہم دران وقت مشغول باشند۔ واین فقیر پُر تقصیر نیز ہمان وقت غائبانہ متوجہ بود امید ہست۔
۷۹	۱	البتہ درذکر وشغل مفید باید بود	البتہ درذکر وشغل مقید باید بود۔
۷۹	۱۸	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلیٰ ..... وجمیع نعمائہ۔	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ عَلیٰ ذٰلِکَ وَعَلیٰ جَمِیْعِ نَعْمَائِہٖ۔
۸۰	۴	کنون شرہم زکارم شرم سارہست	کنون شرمم زکارم شرم سار ہست۔
۸۰	۱۸	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالسَّلَامُ عَلیٰ نَبِیِّہٖ	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلیٰ نَبِیِّہٖ۔
۸۱	۳	باقی حقیقت آن جاہی راخوی	باقی حقیقت آن جاے را اخوی ....
۸۲	۵	وآن کفارت گناہان بشمار..	وآن کفارت گناہان بے شمار۔

267

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	لرزان باید بودو گورد قیامت	لرزان باید بود واز گور و قیامت
۸۴	۷	شعر بطریق نثر نوشته	علامت ؎ تا درمیان خواستهٔ کردگار حسیبت
۸۴	۱۲	واکثیر العیال وَ النساب ہست	وکثیر العیال والانساب ہست .
۸۴	۱۵	وبد علاۓ سلامی و ترقی درجات	وبد عاے سلامتی و ترقی درجات
۸۵	۱	یا سیدی یا رسول الله خذ بیدی . مالی من الله توب	یا حبیب الاله خذ بیدی مالعجزی سواک مستندی
۸۵	۲	شعر بطریقه نثر نوشته	علامت ؎ عمر گرانمایه درین صرف شد الخ
۸۸	۱	در اوقات مرجوع دعوات	در اوقات مرجو دعوات
۸۸	۲	بدل وجان معید ہست	بدل وجان مفید ہست .
۸۸	۱۵	وحصول آن میشر	وحصول آن مبشر
۸۹	۱۱	وتبلیغ التحیة وَالسلام رب المعبود ہست	وَتبلیغ التحیة وَالسلام ہزاران شکر و سپاس رب المعبود ہست .
۹۰	۵	فراموش نه سازند - الحمد لله	فراموش نه سازند بمکتوب ۵ بمیان شیخ محمد الحمد لله الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی
۹۰	۱۴	...... خالی	مشیخت وفضیلت ....
۹۰	۱۵	نعمد لتصدیع آنکه	بقیه لتصدیع آنکه .
۹۱	۳	ازین فقیر باب الله سلام عاقبت	ازین فقیر سلام عافیت انجام ...
۹۲	۳	شعر بطریقه نثر نوشته	علامت ؎ این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند
۹۲	۱۱	اطلاع بخشیده اند	اطلاع نه بخشیده اند .
۹۳	۷	مکتوب ۸۱ - به سید میر اعظم	مکتوب ۸۱ - (خالی باید داشت)
۹۳	۱۶	ایشان شامل حال ہست	ایشان را شامل حال ہست .
۹۴	۶	ترقیات سناشند .	ترقیات شناسند .
۹۶	۱	نه باید	نباید .

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۶	۴	دوستی این را	دو دوستی این را۔
۹۷	۶	وَالْآخِرَۃُ خَیْرٌ مِّنَ الْاُوْلٰی	وَالْآخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔
۹۹	۹	وشجاعت براقربان در توصیف	وشجاعت براقران در توصیف
۹۹	۱۹	ولفرہ عنوان سراپا لطف...	وَنُصَّ لَہٗ بِمَحَلِّی الْاَعْلٰی آہ می رساند بورودِ نشانِ عالی شان سعادت عنوان سراپا لطف
۱۰۰	۳ و ۴	ع ..... ع بر دند شکستگان الخ	علامت مصرع اول (ع ...) حذف باید کرد۔
۱۰۱	۵	وبجہت فتح ونصرت بندگان حضرت والاشان۔	وبجہت فتح ونصرت ختم حضرت خواجگان کہ برائے کشف مشکلات مجرب است ہر روز فقراء اینجا در حق آن حضرت با عظمت مشغول اند۔
۱۰۳	۴	بہ دعا مفید شود	بہ دعا مقید شود
۱۰۳	۱۱	وَالدُّعَاءُ یُظْہِرُ الْغَیْبُ	وَالدُّعَاءُ یُظْہِرُ الْغَیْبَ۔
۱۰۳	۱۵	بَلَّغَنَا اللّٰہُ بِبَرْکَۃِ دِعَائِکُمْ	بَلَّغَنَا اللّٰہُ بِبَرْکَۃِ دُعَائِکُمْ۔
۱۰۳	۱۹	مخدوم زادہ برجادہ زید عزہ	مخدوم زادہ برادرزادہ زید عزہ
۱۰۴	۱۰	گاہ گاہ مصحوب آیندگان	گاہ گاہ بمصحوب آیندگان۔
۱۰۵	۱۴	وَاَجِرْنَا مِنَ النَّارِ وَمِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ	وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ
۱۰۸	۱	پس تر ہم توقع بیشتر است	بیشتر ہم توقع بیشتر است
۱۰۸	۴	.....(خالی)	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔
۱۰۸	۱۶	در حق مومی الیہ مہربانگی می نمودہ باشند	در حق مومی الیہ مہربانی می نمودہ باشند۔
۱۰۹	۷	قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْرَ لِنَبِیِّہٖ	قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰمِرًا لِنَبِیِّہٖ۔
۱۰۹	۱۸	علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات	علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات
۱۱۰	۳	ہمہ آن ہست کان بہتر است	ہمہ آن ہست کہ آن بہتر است۔
۱۱۱	۱	مکتوب ۱۰۴ (خالی)	مکتوب ۱۰۴۔ بہ والد پیر بزرگوار صدور یافت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۳	۱	ھُوَ سُبحانَہٗ بِشَیئٍ	ھُوَ سُبحانَہٗ بِشَیئٍ مِّنْ لَا یَرَاہُ عَنْ ھٰذَا ھُوَ الْحَقُّ ...
۱۱۳	۲	خوش	خوش گفت ؎
۱۱۳	۵	درحق وے عنایت امیدم مزید است	درحق وے امید عنایت مزید است۔
۱۱۳	۸	مکتوب سابق جاری ساختہ	مکتوب ۱۰۵۔ بپادشاہ دین پرور۔ بِاِسْمِہِ الْعَظِیْم۔
۱۱۵	۶	محذوما ملازما۔	مخدوما ملاذما۔
۱۱۵	۹	فرزندان عیش این فقیر	فرزندان پیش این فقیر۔
۱۱۵	۱۱	دبے کس مادہ اند۔	وبے کس ماندہ اند۔
۱۱۶	۳	وعافیت کے است	وعافیت کراست۔
۱۱۶	۱۲	مُحَمَّدٍ وَّعَلَیْہِ وَعَلَیْھِمُ السَّلَامُ	مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
۱۱۷	۷	...... خالی	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
۱۱۷	۱۸	ھَلَکَ الْمُسْتَغْرِقُوْنَ	ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔
۱۱۸	۵	.... خالی	؎ ہمہ اندر زمن بتو این ست کہ تو طفلی وخانہ رنگین است
۱۱۸	۱۹	وما درعیش وعشرت	وما درعشرت وعیش۔
۱۱۹	۱۱	آن برگزیدہ خانہ وآن مجد وعلا	آن برگزیدہ خاندان مجد وعلا۔
۱۱۹	۱۳	شعر بطریقہ نثر نوشتہ	علامت ؎ عمر گرانمایہ درین صرف شد الخ
۱۲۰	۴	عزہ وتوفیق	عزہٗ وتوفیقہٗ
۱۲۰	۸	شوق ومحبت بہ کمال شود	شوق ومحبت بکمال برسد۔
۱۲۰	۱۸	ونہ گرانش پیدا	ونہ کنارش پیدا۔
۱۲۱	۹	بہ نثر نوشتہ۔ تا بجاروب لا نہ روبی نہ رسی۔	؎ تا بجاروب لا نہ روبی راہ نرسی درسرائے اِلَّا اللّٰہ
۱۲۱	۱۱	وفرزندی محمد پارسا خوانند	وفرزندی محمد پارسا سلام خوانند۔
۱۲۱	۱۸	حبیب اللّٰہ سَلَّمَہٗ لَازَالَ کَاسْمِہٖ	حبیب اللّٰہ سَلَّمَہُ اللّٰہُ لَازَالَ کَاسْمِہٖ۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۲	۶	نَسْلًا لَّنْ يَّ عَقِيْمٌ	نَسْلًا لِّنْ يَّ عُقُمٌ ۔
۱۲۵	۶	عَنِ النَّارِ فَقَدْ فَازَ	عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
۱۲۶	۶	اِنْ خَيْرًا فَخَيْرًا وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ	اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ
۱۲۷	۱۴	شیخ بالمشافہ	شیخ عبد اللہ بالمشافہ ۔
۱۲۸	۱۹	مصمم پرش وتفقد	مصمم پرستش وتفقد
۱۲۹	۱۵	وشنید می شود	وشنیدہ می شود
۱۲۹	۱۸	وہدایت کند وے درین باب	وہدایت کند درین باب
۱۲۹	۱۸	وَ اَنَا وَاِيَّاهُمْ	اَنَا اَوْ اِيَّاهُمْ
۱۳۰	۱۱	گر بدم یا کہ نیک از آن توام لبستہ طعمہ زخوان	گر بدم ور نیک از آن توام لبستہ طمع برسر خوان توام
۱۳۰	۱۷	خداوندی وکبریائی یکے رامعلم است	خداوندی وکبریائی یکے رامسلم است
۱۳۱	۱	حضرت شیخ عبد القادر راقدس سرہ دیدند	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ رادیدند
۱۳۱	۹	بانگ زد کردم اگر در دہ کس است	بانگ دو کردم اگر در دہ کس است
۱۳۲	۱۸	روایت است از معاذ جبل	روایت ست از معاذ بن جبل
۱۳۳	۹	خورانیدن طعام عام است ونفع آن ترقی کردن ... وبمردم بخلق	خورانیدن طعام است کہ عام است ونفع آن دیگر ترقی کردن در سخن بمردم بہ خلق ۔
۱۳۴	۱۴	فِيْهِ بِخَصْلَتِهِ - فِي لَيْضَةٌ	فِيْهِ بِخَصْلَةٍ - فِي لَيْضَةٌ فِيْهِ ۔
۱۳۴	۱۵	وَالصَّبْرُ يُعْطِي اللّٰهُ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ	وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ ۔
۱۳۴	۱۸	فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم هٰذَا الثَّوَابَ	فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ
۱۳۴	۱۹	لَبَنٍ وَاَشْرَبَهُ مِنْ مَاءٍ ... مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَتِهِ	لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ ... مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۵	۷	وکسے کہ بگذارد ہفتاد فرض را	وکسے کہ بگذارد فرض را چون کسے ہست کہ بگذارد ہفتاد فرض را۔
۱۳۷	۱	وصلی اللہ تعالی علی سیدنا محمد	وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ۔
۱۳۸	۴	درروز با ایشان باشند	درروز قیامت با ایشان باشند
۱۳۸	۷	مکتوب ۱۲۳۔......	مکتوب ۱۲۳۔ بحاجی عبد اللہ
۱۳۸	۱۸ ۱۹	بجمیع [illegible] ریق سلام رسانند [illegible] شی باشی خوانند	بجمیع یاران طریق خوش باشی را سلام خوانند
[illegible]۹		[illegible] ۱۲۴......	مکتوب ۱۲۴۔ بحاجی عبد اللہ۔
۱۳۹	[illegible]	نوروز بیگ و بہرام بیگ پر نظر بیگ	نوروز بیگ و بہرام بیگ و پُر نظر بیگ
۱۳۹	۷	اِنْ خیراً فخیرٌ واِن شراً فشرٌ	اِنْ خَیْراً فَخَیْرٌ وَاِنْ شَرّاً فَشَرٌّ
۱۴۰	۷	وسلامتی در ترک ومعاصی دانند	وسلامتی در ترک آثام ومعاصی دانند
۱۴۱	۷	مکرر شنیدہ در کشف خود نیز	مکرر شنیدہ در کشف خود نیز۔
۱۴۳ ۱۴۵	۱۱ تا ۱۹ ۱ تا ۲	وَعَن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر یوم من شعبان فقال ایھا النّاس قد اظلکم شہر عظیم شہر مُبارک شہر فیہ لیلۃ خیر من الف شہر جعل اللہ صیامہ فریضۃ وقیام لیلتہ تطوعا من تقرب فیہ بخصلۃ من الخیر کان کمن ادی فریضۃ فیما سواہ ومن ادی فریضۃ کان کمن ادی سبعین فریضۃ	وَعَنْ سلمان الفارسیؓ قال خطبنا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ وسلم فی آخر یوم مِنْ شعبان فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَقِیَامُ لَیْلِہٖ تَطَوُّعاً مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٣٥	١ تا ٢	فيما سواه وهو شهر الصبر والصبر يعطى الله ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر يزاد فيه رزق المؤمن. من فطر فيه صائما كان مغفرة ذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينقص من اجره شيء قلنا يا رسول الله ليس كلنا يجد نفطر الصائم فقال رسول الله هذا الثواب من فطر صائما على مذقة لبن واشربه من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله تعالى من حوضي شربة لا يظماء حتى يدخل الجنة. وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره نجاة من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر له واعتق من النار.	فِيمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتْقُ رَقَبَتِهِ مِنَ ا[illegible] مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِ[illegible] قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا يَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلَى مَذْقَةِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَةٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِي شَرْبَةً لَا يَظْمَاءُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوكِهِ فِيهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَاَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ.


www.maktabah.org




www.maktabah.org


www.maktabah.org